درایت

CHECKED

مترجم

حصۂ ا

آسمو

حصۂ اول میں ۹۲ صفحے نثر جو نہایت شستہ زبان اور
با محاورہ عبارت کے لحاظ سے لاثانی ہے اور بعد ازاں ۱۵۵۰
فقرات با محاورہ ۔ ضرب الامثال ۔ کہاوتیں اور ۶۰۰ الفاظ
با محاورہ و مشکلہ مع شرح و حل معانی درج ہیں

حصۂ دوم میں ۱۳۵۰ وہ با محاورہ اشعار جو خلاف تہذیب یا فحش الفاظ سے
بالکل پاک ہیں اور جن میں قومی و نیچرل نظم زمانۂ حال کے نامی شعرا کی
تصانیف سے انتخاب کرکے شامل کئے گئے ہیں مع شرح و بیان نکات ضروری درج ہیں

برائے استفادۂ امتحان دہندگان مڈل انٹرنس نورمل وغیرہ
منشی محمد عبد اللہ صاحب سکنڈ ماسٹر مڈل سکول منیمہ ریعہ ضلع انبالہ نے تالیف کیا
پہلی دفعہ ماہ مارچ سنہ ۱۸۹ء میں بڑی خوبی و خوش اسلوبی کے ساتھ
مطبع افتخار دہلی میں منشی محمد ابراہیم صاحب کے اہتمام سے طبع ہوئی

قیمت فی جلد حصہ اول ۵ /   حق کاپی رائٹ محفوظ ہے

قیمت فی جلد حصہ دوم ۶ /   تعداد جلد ہر ایک قسم ۵۰۰

جس کتاب پر مؤلف کے قلمی دستخط نہ ہوں گے وہ مسروقہ ہے
اور مؤلف کے سوا یہ کتاب کسی سے نہیں مل سکتی

ج ۱۷۶/۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نمبر ۱۶

دیباچہ و وجہ تالیف کتاب

بعد حمد خدا و نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم بخدمت جملہ ناظرین شائقین خصوصاً جناب ہیڈ ماسٹر صاحبان مدارس کمینہ بارگاہ آلہ نیاز مند محمد عبد اللہ گزارش پرداز ہے کہ ان ایام میں مولوی محمد عمر صاحب سابق ہیڈ ماسٹر مڈل سکول منیمزرعہ ضلع انبالہ کی کتاب خطوط نویسی و مضمون نویسی نظر سے گذری جسمیں شروع کی دو رقعے خاص بے ریش شاگردوں کے نام لکھے گئے ہیں جنکے اسمائے گرامی و حالات مدامی سے جملہ مدرسان ضلع انبالہ و ہر ایک باشندہ منی مزرعہ بخوبی واقف ہیں انمیں بہت سی بے بنیاد باتیں لکھکر نیاز مند کی طرف سے پبلک کو بدظن کرانیکی بیجا سعی کی گئی ہے اور دیگر لایق اشخاص و شرفای منی مزرعہ کی نسبت بہی بہت سے نا ملایم الفاظ و بیہودہ الزامات درج کئے گئے ہیں - اگرچہ ہر فرد بشر جسکو عقل سے ذرا بہی مس ہوگی اُس سے جو نتیجہ نکالیگا وہ اظہر من الشمس ہے یعنی یہ کہ اس قسم کی تحریرات کیسے لوگوں کی ہوتی ہے اور خود اپنے ضلع کے ہم پیشہ و معزز اشخاص و دیگر شرفا کو چہوڑکر ادنے طفل مکتب کے نام اس قسم کے رقعے لکھنے کیا معنے وہی مثل ہے " ٹوبہے کے گواہ ڈڈو " (تالاب کے گواہ مینڈک) مگر ضلع کے ہر ایک مدرس اور قصبہ منیمزرعہ و نیز گرد و نواح کے ہر وضیع و شریف کو اسکی اصلیت معلوم ہے لکہتے تو کسکو لکہتے اور کیا لکہتے - ماسوا اسکے کسیکو بے ننگ او ربے ایمان بتلانا کسیکو بیجا طمع اور بیوقوفی سے منسوب کرنا - دوسرے لایق و مشہور المولفین کی کتابوں کو نظر حقارت سے دیکہنا - اپنے آپ کو اپنے منہ سے میاں مٹھو بنانا کیا شیوہ ہے ایک رسالہ کیا تالیف کیا گویا علامۂ عصر بنگئے وہی مثل ہے " چوہے کو ہلدی کی گرہ ملی آپ پنساری ہی بن بیٹھے " چاہیئے تھا کہ اپنے گریبان میں منہ ڈالکر کچہہ شرمندہ ہوتے - شرمناک کارروائی کا خیال کرکے بچہتاتے اور تلافی مافات میں سعی کرتے مگر وہی مثل ہوئی " اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے " بلکہ صرف میری وجہ سے اور انصاف پسند و مظلمہ سے باز رکہنے والے کسکتا منیمزرعہ کی مذمت لکہکر دل کا بخار نکالا بیچارہ اپنی عادت سے مجبور (رع) آخو بدبلا بہانہ بسیار آپکا ایمان شاہد ہے پیساڈ صورہ پہنچکر زیادہ مستحکم ہوگیا جو دوسروں کے لیے بیان بتاتے تھے - تو سوچو ہر کہا کہ بلی حج کو چلی " اگر طبیعت قسم کی رنج کے لیے تکلیف دینے والے کرنیوالے اور تہذیب کو بٹا لگانیوالے کتابوں میں درج کرنا فضول ہے مگر چونکہ سبقت مولوی صاحب کی طرف سے ہوئی ہے مجبوراً مناسب سمجہا گیا کہ اسکی اصلیت پبلک و عام شائقین کی خدمت میں گزارش کیجائے - اول بار ماہ اکتوبر ۱۸۸۸ء میں نیاز مند و مولوی صاحب نے محنت شبانہ روزی سے کتاب بہار ادب تالیف کی جسکا حال اکثر مدرسان دہرکہ و مدرسکنائے منیمزرعہ کو بخوبی معلوم ہے اور جسکا تذکرہ اقرار نامہ باہمی فیصلہ شدہ میں صاف طور پر کیا گیا ہی اور جسکو خود مولوی صاحب نے تسلیم کیا پہر مولوی صاحب نے لکہا ہے کہ عبد اللہ نے کسی بے ایمان کی ترغیب سے نام لکہوایا سبحان اللہ (رع) ایچہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد + چونکہ مولوی صاحب چند روز کے میرے اُستاد بہی تہے اور افسر بہی اور خود لکہا نہ آپکے متعلق - انہی وجوہات سے کل خط و کتابت بابت انطباع کتاب مذکور مولوی صاحب ہی کرتے رہے اور انہی تعلقات کی وجہ سے کسی قسم کا باہمی اقرارنامہ ضروری نہیں سمجہا گیا تہا سو دل میں کچہہ ہو اور زبان پر کچہہ یہ خاصیت نہ تہی - خاک میں اُس سر زمین کے جس سے تہا اپنا خمیر + جب کتاب قریب انطباع پہنچی تو جناب منشی گلاب سنگہ صاحب کا خط آیا کہ کتاب تیار ہے اور آپکو ایک روز کیواسطے لاہور آنا چاہیئے مولوی صاحب نے جواب میں لکہدیا کہ میں منشی عبد اللہ کو جو اس کام میں میرا شریک ہے اور جسکا ساختہ پرداختہ مجہے منظور ہے بہیجتا ہوں اور مجہکو ایک ہفتہ کی رخصت بہانہ علاج مرض طحال دلاکر روانہ لاہور کردیا میں نے وہاں پہنچکر کل کارروائی کی اور اشتہاری کارڈ مطبوعہ بخدمت جملہ ہیڈ ماسٹر صاحبان مدارس لاہور ہی سے روانہ کردیئے اگر بغیر تعلق کتاب کے ہوتا تو خود اہل مطبع مجہے کس طرح دخل دیتے اور اہل مطبع جانتے ہونگے کہ میں نے وہاں پہنچکر علاج مرض طحال کرایا یا کتاب کی طبع میں سعی کی دراصل بات یہ ہے کہ بوجہ ہونے سرکاری انصاب کے روکے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

درایت الادب اردو حصۂ اوّل

خداوند کریم کا شکر اپنی گویائی کی بساط بھر تو ادا ہو ہی نہیں سکتا اسکی بندہ نوازیوں اور ہزاروں لاکھوں نعمتوں کی مکافات کا حوصلہ چھوٹا مُنہ بڑی بات - پیغمبر صاحب کی مدح اپنی ارادت ناقص کی قدر تو بن ہی نہیں پڑتی اُنکی شفقتوں اور دل سوزیوں کی تلافی کا دعویٰ اتنی سی جان اور گز بھر کی زبان +

مبتلا کے چچا میر متقی کا اپنی بھانجی یعنی مبتلا کی بی بی کے سامنے تعزیت کے طور پر وعظ کہنا

ماموں کا آنا سُنکر بھانجی کو ماں باپ اور ساس سُسر کے سُسر کا مرنا - بھائیوں کا ظلم اور سب سے بڑھکر مبتلا کا اُس سے بے تعلق رہنا - اپنی بے کسی - گھر کی تباہی - آیندہ کی نااُمیدی - غرض ساری داستان مصیبت اول سے آخر تک یاد آگئی - اور وہ دل ہی دل میں رونے کی تیاریاں کر چکی تھی - جوں ماموں نے اندر قدم رکھا اور بھانجی کے ساتھ نظر دوچار ہوئی اُس نے کسی طرح لڑکھڑاتے ہوئے کھڑے ہوکر سلام تو کر لیا اور پھر تو ایسی بلکی کہ غش کھا کر گر پڑی ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑ گئے دانت بچّی ہوگئے لخلخے سونگھائے منہ پر گلاب کے چھینٹے دئے بارے ہوش آیا تو اُسنے ایسے بَین شروع کئے کہ سُننے والوں کے کلیجے منہ کو آنے لگے دل دہل گئے آخر متقی نے سر پر ہاتھ پھیرا اور سمجھایا کہ مصیبت میں اسقدر رنج کرنا عبودیت کی شان نہیں ہے - رنج مصیبت کو نہ ٹال سکتا ہے اور نہ اُسکو ہلکا کر سکتا ہے - بلکہ اُلٹا مصیبت کو بڑھاتا ہے جیسی محبّت ماں کو اکلوتے بیٹے کے ساتھ ہوتی ہے اُس سے لاکھوں کروڑوں درجہ بڑھی ہوئی محبت خدا کو اپنے تمام بندوں کے ساتھ ہے - اگر خدا نہ چاہے تو کیا بندے آپسے آپ پیدا ہو جائیں - اور اپنے اختیار سے زندگی کریں - ایسا خیال کرنا تو کفر ہے علاوہ غلط صریح بھی ہے - بندے بھلے بُرے امیر اور غریب قوی اور ضعیف حاکم اور محکوم بادشاہ اور رعیت یہانتک کہ ولی اور پیغمبر سب کے سب اِسقدر عاجز اور بے اختیار ہیں کہ بدون خدا کی مرضی کے ایک پتّا ہلانا چاہیں تو نہیں ہلا سکتے - ایک ذرّہ کو جگہ سے سرکانا چاہیں تو نہیں سرکا سکتے کسی انسان کا نفع و ضرر نہ خود اُسکے اختیار میں ہے نہ کسی دوسرے انسان کے - دنیا میں جسکو

جس کسی کے ساتھ کسی طرح کی محبت ہے اُسکے یہی معنی ہو سکتے ہیں کہ جسکے ساتھ محبت رکھتا ہے اُسکو
فائدہ چاہتا ہے نہ یہ کہ اُسکو فائدہ پہنچاتا ہے یا پہنچا سکتا ہے۔ اِسی واسطے دنیا کی ساری محبتیں
از برائے نام ہیں۔ سچی اور اصلی محبت خدا کی ہے کہ ساری نعمتیں اور ساری برکتیں جو ہم کو حاصل
ہیں یہانتک کہ زندگی اُسی کی دی ہوئی ہے۔ با ایں ہمہ انسان کو اس زندگی میں ایذائیں بھی پہنچتی
ہیں مگر انمیں ضرور انسان کا کوئی نہ کوئی فائدہ مضمر ہوتا ہے۔ مثلاً طبیب لوگ کسی مریض کا علاج
کرتا ہے کبھی اُسکو کڑوی دوا پلاتا اور کبھی اُسکی فصد لیتا اور کبھی [illegible] زخم کو شگاف دیتا اور کبھی
شاید اُسکے کسی عضو کو کاٹ بھی ڈالتا ہے۔ مگر ایسا کرنے سے کیا کوئی شبہ کر سکتا ہے کہ طبیب اپنے
بیمار کے ساتھ عداوت رکھتا ہے اسی طرح جو تکلیفیں ہمکو دنیا میں پہنچتی ہیں وہ بیشک قدرت الٰہی کی [illegible]
مرضی سے پہنچتی ہیں۔ ظاہر میں تکلیف ہیں اور باطن میں آرام۔ ابتدا میں ایذا ہیں اور انجام
میں راحت۔ اول تو اسکا فیصلہ کرنا مشکل ہے کہ وہ تکلیف حقیقت میں بھی تکلیف ہے یا نہیں
فرض کرو کہ کسی عورت کا شوہر مرجائے۔ ظاہر میں بیوگی ایک بڑی مصیبت ہے مگر کیا ممکن نہیں کہ
مرد زندہ رہتا اور بیوی پر سوکن لاکر اُسکو زندہ درگور کرتا یا بیوی سے اسکا دل ایسا پھیرتا کہ
جیتا اُسکو سخت ایذا دیتا۔ یا ایسے امراض میں مبتلا ہوتا کہ سارے عمر کی زندگی دشوار کر دیتا اور
اسی طرح کے اور بہت سے احتمالات ہیں جنکی وجہ سے ایک عورت اپنی بیوگی کو ترجیح دے سکتی ہے
سہاگ پر۔ پس جبتک انسان کو علم مستقبلات یعنی علم غیب نہو اور وہ اُسکو نہ بولے اور نہ ہو
وہ کسی حالت کو جو اُس پر یا کسی پر طاری ہو بُرا کہہ نہیں سکتا۔ دنیا کے بہت واقعات کو ہم
پسند کرتے ہیں مگر جس طرح ہماری معلومات ناتمام ہے اسی طرح جو نتیجے ہم اپنی معلومات سے نکالتے
ہیں ناقص ادھوری روداد اور اُسپر فیصلہ ناکافی تحقیقات اور اُس پر تجویز اعمال کی نسبت
ہم کو پہنچی حقیقت میں تکلیف ہے۔ تو کیا شفیق باپ اپنے پیارے بیٹے کو منصف اور رحم دل بادشاہ
اپنی عزیز رعیت کو تادیب یا تنبیہ یا اصلاح یا کسی دوسری مصلحت سے ایذا نہیں پہنچاتا۔ ہمیشہ ایذائیں
پہنچتی رہتی ہیں نہ فریاد نہ شکایت۔ پس اگر خدا کی طرف سے کوئی ایذا پہنچ جائے (جانے دو اُسکے بیشمار
احسانوں کو اور بھول جاؤ اُسکی ناحصور نعمتوں کو) تو بندہ کیوں منہ پھلائے کس لئے تیوری چڑھائے

سب سے بڑا فائدہ جو مصیبت سے انسان کو پہنچتا ہے یہ ہے کہ مصیبت دل میں بالتخصیص عجز و انکسار
کی صفت پیدا کرتی اور خدا کو یاد دلاتی ہے۔ اور حقیقت میں مصیبت کے وقت بندہ خدا کی طرف
رجوع کرتا ہے تو وہ مصیبت نہیں رحمت ہے۔ لیکن خدا کو یاد کرنے اور اسکی طرف رجوع کرنے کے
یہ معنی نہیں ہیں کہ شکایت کرو۔ اور اس سے ناراض رہو بلکہ اسکے یہ معنی ہیں کہ اسکی رحمت پر
پورا بھروسا اور اعتماد کر کے صمیم قلب سے یقین کرلو کہ جو کچھ ہوا خوب ہوا بہتر ہوا مناسب ہوا اور
یوں ہی ہونا چاہیے تھا۔ یہ تو درجہ رضا اور تسلیم کا ہے اور اسی کا نام صبر جمیل ہے۔ اور آدمی کو
جس کا عقیدہ ضعیف اور جس کا دل کمزور اور جسکی ہمت کوتاہ اور جس کا ارادہ متزلزل ہے
اس درجہ پر پہنچنا دشوار ہے مگر اعلیٰ علیین پر نہیں پہنچ سکتے تو ایک سیڑھی دو سیڑھی جتنا ہو سکے کچھ
تو چڑھو کچھ بھی ہو تو ابھرو۔ کہ اسفل السافلین کفران سے نکلو۔ یوں کہنے کو تو منہ سے سبھی کہتے ہیں کہ دنیا
فانی ہے چند روزہ ہے خواب ہے سراب ہے سایہ ہے سحاب ہے برق بیتاب ہے مگر مصیبت کے وقت بخوبی
ظاہر ہو جاتا ہے کہ زبان ہمارے دل کا ترجمان نہیں۔ کیا کوئی فانی ایک فانی حالت کے لیے اتنا غل مچاتا
اور اسقدر روتا پیٹتا ہے مصیبت سے جو منفعت ہم نے ہمیشہ مترتب ہوتے دیکھی وہ تو یہ ہے کہ مصیبت آدمی
کے مستقبل کو اسکی ماضی سے ضرور بہتر کر دیتی ہے یعنی اگر انسان کاہل تھا تو مصیبت کے بعد ضرور چست چالاک
ہو جاتا ہے۔ آرام طلب تھا تو جفاکش، بھولا تھا تو سیانا، مسرف تھا تو کفایت شعار، بدپرہیز تھا تو محتاط
جلد باز تھا تو دھیما، آوارہ تھا تو نیک کردار۔ جس آدمی پر کبھی مصیبت نہیں پڑی نہ اسکی عقل کا ٹھکانا
نہ اسکی رائے کا بھروسہ نہ اسکا دین درست نہ اسکے اخلاق شائستہ۔ اسکے علاوہ آدمی کا دستور ہے
کہ ایک حالت کیسی ہی عمدہ کیوں نہ ہو۔ اگر ساری عمر یکسانی کے ساتھ چلی جائے تو اس حالت کی عمدگی کا
احساس باقی نہیں رہتا بلکہ اکتا کر خود اس حالت سے نفرت کرنے لگتا ہے۔ ایک باورچی کو میں جانتا ہوں
جو نمکین اور میٹھے چاول یعنی بریانی متنجن وغیرہ پکانے میں کامل استاد تھا۔ شہر میں کہیں نہ
کہیں شادی یا غمی کی کوئی نہ کوئی تقریب لگی ہی رہتی تھی جب کسی کے یہاں چاولوں کی
پخت ہوتی اسی باورچی سے پکواتا۔ اور اسکو مزدوری کے علاوہ دستور کے مطابق تہ دیگی کی
چوٹی دار رکابی بھی ملتی وہ ایک رکابی ایسی ہوتی تھی کہ اسکا سارا گھر اسکو کھا کر اٹل ہو جاتا۔

پس ان لوگوں کو دونو وقت عمدہ سے عمدہ بریانی اور بہتر سے بہتر متنجن کھانے کو ملتا تھا۔ پس یہ
ایک حالت تھی کہ اگر کسی غریب آدمی کے سامنے جو بریانی متنجن کو ترستا ہو بیان کیجئے۔ تو
سنتے کے ساتھ ہی رال ٹپک پڑے۔ مگر اس باورچی اور اُسکی اہل وعیال کا کیا حال تھا کہ متنبہ
کرکے بریانی متنجن کی رکابیاں ہمسایہ کے لوگوں کو دیتے اور آپ اپنے روٹی چٹنی مانگ کر کھاتے
پس ہمنے تندرستی کی قدر بیماری سے جانی۔ وطن کی پردیس سے تونگری کی مفلسی سے آرام کی
دُکھ سے۔ راحت کی مصیبت سے۔ تو جو شخص حقیقی راحت کا خواہاں ہے۔ ضرور ہے کہ مصیبت کا بھی
مزا چکھے۔ مصیبت زدہ کے لئے سب سے بہتر تدبیر یہ ہے کہ وہ دوسرے مصیبت زدوں پر نظر
کرے۔ مثلاً اگر اُسکو صرف بیوگی کی شکایت ہے تو پائیگی کہ اُس جیسی اور اُس سے بدتر لاکھوں بیوہ
عورتیں اور بھی ہیں۔ شاید یہ ایک مدت خانہ داری کرنے کے بعد بیوہ ہوئی ہے۔ اور ہزار ہا اللہ
کی بندیاں ایسی بھی ہیں جنہوں نے شوہر کی صورت تک نہیں دیکھی۔ پس وہ بیوگی کے علاوہ
لاولد بھی ہیں اور شاید اُنکو روٹی کا بھی کہیں سے آسرا نہو۔ پس بیوہ اور لاولد کے علاوہ محتاج
بھی نگھری بھی ندری بھی اور شاید دُکھیا بیمار بھی اور شاید اندھی اور لولی اور اپاہج بھی کیسا
اگر کھجلی کی ایذا ہے تو وہ دیکھیگا اپنے ہی جیسے آدمی کوڑھی اور کوڑھ میں کیڑے اور کیڑوں کے
ساتھ زخم اور زخموں میں سوزش العیاذ باللہ۔ جسکی آنکھ میں ناخنہ ہے کیا اُسکو اس سے تسلی
نہیں ہوگی کہ دوسروں کی آنکھ میں ٹینٹ یا دوسرے نا تر سے بلکہ اندھے بھی ہیں۔ غرض
دنیا کا حال یہی ہے کہ ایک سے ایک بہتر ہے۔ پس کیوں کوئی مغرور ہو اور ایک سے ایک بدتر ہے تو کیسا
کوئی ناصبور ہو۔ بیٹی میں یہ نہیں کہتا کہ تم پر مصیبت نہیں پڑی۔ مگر اس مصیبت پر جو تمہاری
حالت ہے شکر کے قابل ہے کہ خدا کے فضل و کرم سے تندرست ہو۔ عزت آبرو کے ساتھ گھر میں بیٹھی ہو
تم نے کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلایا۔ تم نے در دروازے بھیک نہیں مانگی۔ تم نے پیٹ
کے واسطے کسی کی خدمت نہیں کی۔ ٹہل نہیں کی۔ گو ماں باپ کو خدا نے اُٹھا لیا مگر ابھی تمہارے
غمگسار تمہارے خبر گیر تمہارے سرپرست موجود ہیں۔ اور اُنمیں سے ایک میں بھی ہوں کہ باپ
جتنی نہیں کرونگا تو اس سے تھوڑا اطمینان رکھو کہ انشاء اللہ بقدر مقدور بعید تمہاری حال کی اصلاح

تمہارے معاملات کی درستی میں کسی طرح کی کوتاہی بھی مجھ سے نہ ہوگی۔ لاؤ اسی شہر سے بلکہ اسی محلّہ سے بلکہ اسی کوچے سے بلکہ تمہارے پڑوس سے جتنی عورتیں کہو میں بلا لاتا ہوں جن کو دیکھ کر تم ضرور رحم کروگی اور سمجھوگی کہ یہ مجھ سے زیادہ دُکھیا ہیں۔ ایک حکیم کا قول ہے کہ دنیا میں ہر شخص خوش تر ہے اس واسطے کہ وہ اپنی حالت کو کسی دوسرے کی حالت کے ساتھ بدلنا نہیں چاہتا۔ جس دن پہلے پہل میں نے یہ بات کتاب میں لکھی دیکھی تو میں ذرا اس پر ٹھٹکا۔ پھر میں نے سوچا کہ اسکو میں اپنی ہی اُوپر کیوں نہ آزماؤں۔ تو میں نے اپنی جان پہچان کے پانچ چھ آدمی تجویز کئے جن کی حالت کو بنظر ظاہر میں اپنی حالت سے بہتر سمجھتا تھا لیکن اچھے طور پر جو غور کیا تو ایک لاولد تھے۔ دوسرے بیٹے تو رکھتے تھے مگر ناہموار۔ تیسرے دائم المرض۔ چوتھے شدت سے کنجوس۔ پانچویں بیوی کی بدمزاجی اور بدسلیقگی اور بدزبانی سے عاجز۔ چھٹے لا مذہب۔ غرض کسیکو بے داغ نہ پایا تب اُس حکیم کے مقولہ کی تصدیق اور میرے دل کی تشفی ہوئی۔ اور پھر ایک بات اور بھی سوچنے کے قابل ہے کہ غم کیسا ہی سخت اور صدمہ کتنا ہی بھاری کیوں نہو۔ رفتہ رفتہ خود بخود اُسکا اثر مضمحل ہوتے ہوتے آخرکار محو ہو جاتا ہے کبھی ہمارے باپ بھی مرے تھے۔ ہم بھی اُنکے فراق میں تمہاری طرح بہتیرا روئے دھوئے غمگین اور اداس رہے۔ آخر بھول بسر گئے۔ غرض انسان کو چار و ناچار صبر تو کرنا پڑتا ہے۔ کیا کرے دیوار سے سر ٹکرا کر کوئیں میں گر کر افیون کھا کر حرام موت مرے مگر اسکو صبر محمود نہیں کہتے۔ صبر محمود وہی صبر ہے کہ نزول مصیبت کے وقت ہو جب کہ رنج دل کو نچوڑتا اور کلیجے کو کھرچتا ہے۔ آنسو ہیں کہ نکلے چلے آتے ہیں اور سانس ہے کہ پیٹ میں نہیں سماتا۔ وہ بندہ کے لئے سخت آزمایش کا وقت ہے۔ معاذ اللہ اگر خدا کی شان میں شکایت کا کوئی کلمہ اُسکے منہ سے نکل گیا یا اُسکے دل میں خدا کی نسبت جل و علا شانہ بے رحمی یا بے انصافی کا خیال وسوسہ کے طور پر بھی آگیا تو بس دنیا خراب عاقبت برباد۔ متقی نے جو یہ باتیں عقل کی دین کی نصیحت کی بیان کیں تو بھابجی پر ایسا اثر ہوا کہ گویا گرتی ہوئی دیوار کو تھونی لگا دی۔ ڈوبتے ہوئے کو اُچھال کر کنارے پہنچایا۔ مرجھائے ہوئے درخت کو پانی دیا +

عالیجناب مولوی الطاف حسین صاحب حالی کا عرض حال تمہید مسدس میں

بچپن کا زمانہ جو کہ حقیقت میں دنیا کی بادشاہت کا زمانہ ہے ایک ایسے دلچسپ اور پُر فضا میدان میں گذرا - جو کلفت کے گرد و غبار سے بالکل پاک تھا - نہ وہاں ریت کے ٹیلے تھے - نہ خار دار جھاڑیاں تھیں - نہ آندھیوں کے طوفان تھے - نہ بادِ سموم کی لپٹ تھی - جب اس میدان سے کھیلتے کودتے آگے بڑھے تو ایک صحرا اس سے بھی زیادہ دلفریب نظر آیا - جس کے دیکھتے ہی ہزاروں ولولے اور لاکھوں اُمنگیں خود بخود دل میں پیدا ہو گئیں - مگر یہ صحرا جس قدر نشاط انگیز تھا اُسی قدر وحشت خیز تھا اُسکی سرسبز جھاڑیوں میں ہولناک درندے چھپے ہوئے تھے - اور خوشنما پودوں پر سانپ اور بچھو لپٹے ہوئے تھے - جونہیں اُسکی حد میں قدم رکھا ہر گوشہ سے شیر اور چیتے اور مار و کژدم نکل آئے - باغِ جوانی کی بہار - اگرچہ قابلِ دید تھی مگر دنیا کی مکروہات سے دم لینے کی فرصت نہ ملی نہ خود آرائی کا خیال آیا - نہ عشق و جوانی کی ہوا لگی - نہ وصل کی لذت اُٹھائی نہ فراق کا مزا چکھا

(بیت)	پنہاں تھا دام سخت قریب آشیان کے	اُڑنے نہ پائے تھے کہ گرفتار ہم ہوئے

البتہ شاعری کی بدولت چند روز جھوٹا عاشق بننا پڑا - ایک خیالی معشوق کی چاہ میں برسوں دشتِ جنوں کی وہ خاک اُڑائی کہ قیس و فرہاد کو گرد کر دیا - کبھی نالۂ نیم شبی سے ربعِ مسکوں کو ہلا ڈالا - کبھی چشمِ دریا بار سے تمام عالم کو ڈبو دیا - آہ و فغاں کے شور سے کرّوبیوں کے کان بہرے ہو گئے - شکایتوں کی بوچھاڑ سے زمانہ چیخ اُٹھا - طعنوں کی بھرمار سے آسمان چھلنی ہو گیا - جب رشک کا تلاطم ہوا تو ساری خدائی کو رقیب سمجھا - یہانتک کہ آپ اپنے سے بدگمان ہو گئے جب شوق کا دریا اُمڈا - کشش دل سے جذبِ مقناطیسی اور قوتِ کہربائی کا کام لیا - بارہا تیغ ابرو سے شہید ہوئے - اور بارہا ایک ٹھوکر سے جی اُٹھے گویا زندگی ایک پیراہن تھا کہ جب چاہا اُتار دیا - جب چاہا پہن لیا - میدانِ قیامت میں اکثر گزر ہوا - بہشت و دوزخ کی اکثر سیر کی - بادہ نوشی آئی تو خم کے خم لنڈھا دیئے - اور پھر بھی سیر نہ ہوئے - کبھی خانۂ خمار کی چوکھٹ پہ جبیں سائی کی کبھی میفروش کے در پر گدائی کی - کفر سے مانوس رہے - ایمان سے بیزار رہے - پیرِ مغاں کے ہاتھ پر بیعت کی

برہمنوں کے چیلے بنے - بت پوجے زنار باندھا - قشقہ لگایا - زاہدوں پر پھبتیاں کہیں واعظوں کا خاکا اُڑایا - دیر اور بتخانہ کی تعظیم کی - کعبہ اور مسجد کی توہین کی - خدا سے شوخیاں کیں - نبیوں کی گستاخیاں کیں - اعجاز مسیحی کو ایک کھیل جانا - حسن یوسفی کو ایک تماشا سمجھا - غزل کہی تو ایک شہدوں کی بولیاں بولیں - قصیدہ لکھا تو بھاٹ اور بادخوانوں کے منہہ پھیر دیے - ہر مشت خاک میں اکسیر اعظم کے خواص بتلائے - ہر چوب خشک میں عصائے موسیٰ کے کرشمے دکھائے - ہر نمرود وقت کو ابراہیم خلیل سے جا ملایا - ہر فرعون بے سامان کو قادر مطلق سے جا بھڑایا - جس کے مداح بنے اُسے ایسا بانس پر چڑھایا کہ خود ممدوح کو اپنی تعریف میں کچھ مزا نہ آیا - غرض نامۂ اعمال ایسا سیاہ دیکھا کہ کہیں سفیدی نہ چھوڑی

چو پرسش گنہم روز حشر خواہد بود		تمسکات گناہان خلق پارہ کنند

بائیس برس کی عمر سے چالیسویں سال تک تیلی کے بیل کی طرح اُسی ایک چکر میں پھرتے رہے - اور اپنے نزدیک سارا جہان طے کر چکے - جب آنکھیں کھلیں تو معلوم ہوا کہ جہاں سے چلے تھے اب تک وہیں ہیں

شکست رنگ شباب و ہنوز رعنائی ✣		دراں دیار کہ تا دی ہنوز تر سنجائی ✣

نگاہ اُٹھا کر دیکھا تو دائیں بائیں آگے پیچھے ایک میدان وسیع نظر آیا جسمیں بے شمار راہیں چاروں طرف کھلی تھیں - اور خیال کے لئے کہیں عرصہ تنگ نہ تھا - جی میں آیا کہ قدم آگے بڑھائیں اور اس میدان کی سیر کریں - مگر جو قدم بیس برس تک ایک چال سے دوسری چال نہ چلے ہوں اور جنکی دوڑ گز دو گز زمین میں محدود رہی ہو - اُن سے اس وسیع میدان میں کام لینا آسان نہ تھا - اسکے سوا بیس برس کی بیکاری اور نکمی گردش میں ہاتھ پاؤں چور ہو گئے تھے - اور طاقت رفتار جواب دے چکی تھی لیکن پاؤں میں چکر تھا - اسلئے نچلا بیٹھنا بھی دشوار تھا - چند روز اسی تردد میں یہ حال رہا کہ ایک قدم آگے بڑھتا تھا - دوسرا پیچھے ہٹتا تھا - ناگاہ دیکھا کہ ایک خدا کا بندہ جو اس میدان کا مرد ہے - ایک دشوار گذار رستے میں رہ نورد ہے - بہت سے لوگ جو اُسکے ساتھ چلے تھے تھک کر پیچھے رہ گئے ہیں بہت سے ابھی اُسکے ساتھ افتاں و خیزاں چلے جاتے ہیں - مگر ہونٹوں پر پیڑیاں جمی ہیں - پیروں میں چھالے پڑے ہیں - دم چڑھ رہا ہے - چہرے پر ہوائیاں اُڑ رہی ہیں - لیکن وہ اولوالعزم آدمی جو ان سب کا رہنما ہے اُسی طرح تازہ دم ہے - نہ اُسے رستے کی تکان ہے - نہ ساتھیوں کے چھوٹ جانے کی پروا ہے

نہ منزل کی دوری سے کچھ ہراس ہے۔ اُسکی چتونوں میں غضب جادو بھرا ہے کہ جسکی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھتا ہے۔ وہ آنکھیں بند کرکے اُسکے ساتھ ہو لیتا ہے۔ اسکی ایک نگاہ ادھر بھی پڑی۔ اور اپنا کام کر گئی۔ بیس برس کے تھکے ہارے خستہ اور کوفتہ اُسی دشوار گذار رستے پر پڑ لئے نہ یہ خبر ہے کہ کہاں جاتے ہیں۔ نہ یہ معلوم ہے کہ کیوں جاتے ہیں۔ نہ طلب صادق ہے نہ قدم راسخ ہے۔ نہ عزم ہے۔ نہ استقلال ہے۔ نہ صدق ہے۔ نہ اخلاص ہے۔ مگر ایک زبردست ہاتھ کھینچے لئے جاتا ہے + (شعر)

اس دل کہ رم نمودے از خوبرو جواناں +		دیرینہ سال پیرے بُردش بیک نگا ہے

زمانے کا نیا ٹھاٹھ دیکھکر پُرانی شاعری سے جی سیر ہو گیا تھا۔ اور جھوٹے ڈھکوسلے باندھنے سے شرم آنے لگی تھی نہ یاروں کے اُبھاروں سے دل بڑھتا تھا نہ ساتھیوں کی ریس سے کچھ جوش آتا تھا مگر ایک ایسے ناسور کا منھ بند کرنا تھا۔ جو کسی نہ کسی راہ سے تراوش کئے بغیر نہیں رہ سکتا اسلئے بخارات درونی جن کے رُکنے سے دم گھٹا جاتا تھا۔ دل و دماغ میں تلاطم کر رہے تھے۔ اور کوئی رستہ ڈھونڈتے تھے (قوم کے ایک سچے خیر خواہ نے جو اپنی قوم کے سوا تمام ملک میں اسی نام سے پکارا جاتا ہے۔ اور جس طرح خود اپنے پُرزور ہاتھ اور قوی بازو سے بھائیوں کی خدمت کر رہا ہے۔ اسی طرح ہر نکمے اور نکمے کو اسی کام میں لگانا چاہتا ہے) آکر ملامت کی اور غیرت دلائی کہ حیوان ناطق ہونے کا دعویٰ کرنا۔ خدا کی دی ہوئی زبان سے کچھ کام نہ لینا۔ بڑی شرم کی بات ہے + (بیت)

چو انساں لب بجنباں در دہن +		در جمادی لاف انسانی مزن +

قوم کی حالت تباہ ہے۔ عزیز ذلیل ہو گئے ہیں۔ شریف خاک میں ملتے ہیں۔ علم کا خاتمہ ہو چکا ہے دین کا صرف نام باقی ہے۔ افلاس کی گھر گھر پکار ہے۔ پیٹ کی چاروں طرف دہائی ہے۔ اخلاق بگڑ گئے ہیں۔ اور بگڑتے جاتے ہیں۔ تعصب کی گھنگھور گھٹا تمام قوم پر چھائی ہوئی ہے۔ رسم و رواج کی بیڑی ایک ایک کے پاؤں میں پڑی ہے۔ جہالت اور تقلید سب کی گردن پر سوار ہے۔ امراء جو قوم کو بہت کچھ فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ غافل اور بے پروا ہیں۔ علما جن کو قوم کی اصلاح میں بہت بڑا دخل ہے۔ زمانے کی ضرورتوں اور مصلحتوں سے محض ناواقف ہیں۔ ایسے میں جس سے جو کچھ بن آئے بہتر ہے۔ ورنہ ہم سب

ایک ہی ناؤ میں سوار ہیں - اور ساری ناؤ کی سلامتی میں ہماری سلامتی ہے - ہر چند لوگ بہت کچھ لکھ چکے ہیں اور لکھ رہے ہیں - مگر نظم جو کہ انسان کو بالطبع مرغوب ہے - اور خاصکر عرب کا ترکہ اور مسلمانوں کا موروثی حصہ ہے - قوم کے بیدار کرنے کے لئے اب تک کسی نے نہیں لکھا - اگرچہ ظاہر ہے کہ اور تدبیروں سے کیا ہوا جو اس تدبیر سے ہوگا - مگر ایسی تنگ حالتوں میں انسان کے دل پر ہمیشہ دو طرح کے خیال گذرتے رہتے ہیں - ایک یہ کہ ہم کچھ نہیں کر سکتے - دوسرے یہ کہ ہمکو کچھ کرنا چاہئے پہلے خیال کا نتیجہ ہمیشہ یہ ہوا کہ کچھ نہ ہوا - اور دوسرے خیال سے دنیا میں بڑے بڑے عجائبات ظاہر ہوئے

در فیض ہست منشیں از کشایش ناامید اینجا +
برنگ دانہ از ہر قفل میروید کلید اینجا +

ہر چند اس حکم کی بجا آوری مشکل تھی - اور اس خدمت کا بوجھ اٹھانا دشوار تھا - مگر ناصح کی جادو بھری تقریر جی میں گھر کر گئی - دل ہی سے نکلی تھی - دل ہی میں جا کر ٹھہری - برسوں کی بجھی ہوئی طبیعت میں ایک ولولہ پیدا ہوا - اور باسی کڑھی میں ایک ابال آیا - افسردہ دل اور بوسیدہ دماغ جو امراض کے متواتر حملوں سے کسی کام کے نہ رہے تھے - انہیں سے کام لینا شروع کیا اور ایک مسدس کی بنیاد ڈالی - دنیا کے مکروہات سے فرصت بہت کم ملی - اور بیماریوں کے ہجوم سے اطمینان کبھی نصیب نہ ہوا - مگر ہر حال میں یہ دھن لگی رہی - بارے الحمد للہ کہ بہت سی دقتوں کے بعد ایک ٹوٹی پھوٹی نظم اس عاجز بندہ کی بساط کے موافق تیار ہو گئی اور ناصح مشفق سے شرمندہ ہونا نہ پڑا - صرف ایک امید کے سہارے پر یہ راہ دور و دراز طے کی گئی ہے - ورنہ منزل کا نشان نہ اب تک ملا ہے نہ آیندہ ملنے کی توقع ہے +

خبرم نیست کہ منزلگہ مقصود کجاست
اینقدر ہست کہ بانگ جرسے مے آید +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسمت اور پرالبدھ

نیک یا بد

مسلمانوں کی قسمت گو ہمارے ہندو بھائیوں کے پرالبدھ سے ظاہری صورت میں ملتی ہوئی معلوم ہوتی ہے مگر اُنکے اُصول مختلف ہیں۔ ہم اُن دونو کا ذکر اس سلسلہ مضامین میں علیحدہ علیحدہ کرینگے + ایک بڑی شامت جو ہماری قوم پر نازل ہوئی ہے وہ اِس قسمت کے نامراد مسئلے کا نتیجہ ہے جب میں اس پر سوچتا ہوں تو حیران ہوتا ہوں کہ انسانی دماغ میں اِسقدر بیوقوفی کا مادہ رکھا گیا تھا۔ اور نیچر میں اسکے دیکھتے رہنے کی جرأت تھی۔ گو اُسنے خاموشی کے ساتھ نہیں دیکھا۔ دو چیزیں خدا نے دنیا میں پیدا کی تھیں "کرنا" اور "نہ کرنا" جو لینے اور دینے کے شریک تھے۔ یہ تیسری آفت کہاں سے پیدا ہو گئی۔ میں اب تک حیران ہوں اور میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کیونکر پیدا ہوئی۔ لیکن ہم کسیکو بدنام کیوں کریں بیوقوفی اور بدنامی کے اگر ایسے نتایج نہوتے تو اُنکو کون بُرا کہتا وہ دنیا میں اچھی چیزیں ہوتیں + الفاظ کے تمام لغت میں ایک لفظ بھی مجھے ایسا نہیں دکھائی دیتا جس کی لوگوں نے اور جس نے لوگوں کی اِس سے بڑھکر مٹی خراب کی ہو جیسے کہ یہ لفظ "قسمت" خدا کا گناہ کرنیوالے اور اپنا گناہ کرنیوالے لوگ کام نہ کرنیوالے مصرف اور عیاش جب ذلیل اور تنگدست ہو کر پڑ رہے۔ ہاتھ پاؤں تو بیکار ہیں لیکن دماغ میں کسی وقت تحریک سی پیدا ہوتی ہے مگر اسیقدر کہ "اچھے دن بھی آئینگے" اُن کو قسمت لے آئیگی گو ایسا ہو کسی نے کبھی نہ سُنا ہو اُن پر اچھے دن کبھی نہیں آتے۔ البتہ وہ اچھے دلوں کے پاس چلے جاتے ہیں۔ دنیا کے جھگڑوں سے نجات پا جانے میں ہم اسیقدر کہینگے کیونکہ مرکر اگر کوئی عذاب اُنکو ہوتا ہوگا تو وہ ایک دوسری صورت میں ہوگا۔ ہاں ہاں لوگوں نے اسکی مٹی خراب کی اور اُس نے لوگوں کی + ایک دیوالیے سے پوچھئے جس نے اپنے خیالی پلاؤ کے اسباب میں فضول خرچی اور ناقابلیت سے دن کو دیا جلا دیا ہے تو جواب ملیگا کہ "پرالبدھ میں ایسا لکھا تھا۔ اپنی تمام غلطیوں اور بیہودگیوں کو شمار کریگا اور ساتھ ساتھ کہتا جائیگا کہ

کہ یہ سب کرایا تو پرالبدھ نے کرایا۔ میرے بس میں کچھ نہ تھا۔ اُس وحشی کے پاس جائیے جس نے اپنے
ایک ہمجنس انسان کے خون میں ہاتھ رنگ لئے ہیں۔ یا کوئی اور وحشیانہ جرم کیا ہے۔ اور تو پوچھئے
کہ تم سے یہ کیونکر ہوا تو کہتے ہیں کہ قسمت میں ایسا ہی لکھا تھا ہو گیا۔ اُس شخص کو دیکھئے جسکے ضعف
اور ناکارگی نے اُسکو دربدر بھیک مانگنے کے لئے نکالا ہے وہ بھی اِسی میں اپنا اطمینان کئے
ہوئے ہیں کہ قسمت کا نوشتہ تھا۔ یہاں تک کہ ایک بیمار جو اپنے بنائے ہوئے بستر رنجوری پر
پڑا ہوا ہے۔ جب بیماری کی کیفیت بیان کر جاتا ہے تو بیماری کے پیدا ہونے کا سبب آخری یا
اول قصور قسمت کے سر تھوپتا ہے۔ جواری جب جوا کھیلتے ہیں تو اپنی قسمت کو "قسمت الٰہی" کے
سپرد کر دیتے ہیں۔ اور ہار جیت کا اُسکی ناراضگی یا خوشنودی پر فیصلہ ٹھیراتے ہیں۔ جن لوگوں کے
جہاز ڈوب جاتے وہ قسمت کا گناہ شمار کرتے ہیں جن سخت محنتی لوگوں کو کم محنت کرنیوالوں کی
نسبت کم دستیاب ہوتا ہے وہ اپنی قسمت کی ضمانت سے کام چلائے جاتے ہیں۔ ہمارے طالبعلم
بھائیوں کے دماغ میں بھی اپنے بزرگوں کی موروثی حشمت اُتر آتی ہے اور انہیں کے نقش قدم پر
اُنکو چلاتی ہے۔ گو بہت سے ایسے بھی ہیں جو اس بے رحم آفت کے پنجے سے نجات پا کر منزل مقصود
کو پہنچنے والے ہیں۔ اب دیکھنا چاہیئے کہ قسمت کے متوکلین کے ساتھ جو کچھ کیا قسمت نے کیا یا کسی اور نے
گو اس بے دقوقی نے بھی کچھ نہ کچھ ضرور کیا ہوگا۔ مگر زیادہ حصہ انہیں قدرتی اسباب کا وہی نتیجہ ہے
جو ہمیشہ سے اُن کے لئے ملزوم کر دیا گیا ہے۔ جس نے کام کیا اُسکو مزدوری ملی جس نے صرف ہاتھوں سے
کیا اس کو تین آنے۔ جس نے عقل سے بھی اُس کو زیادہ جس نے فضول خرچی کی اور وہ کام کیا جسکے
کرنے کی قابلیت اُس میں نہ تھی۔ اسکا دیوالہ نکلا۔ اور جس نے جہالت اور وحشت کی سوچ اور سمجھ سے
کام نہ لیا۔ انسانی حقوق کو نہ دیکھا۔ وہ دوسرے کے قتل کرنے کے لئے پھانسی دیا گیا۔ جس نے بے اعتدالی
اور بے پرہیزگاری کی وہ بیمار ہوا۔ جس نے اپنے ہاتھ پاؤں سے کام لینے کا طریقہ نہ سیکھا۔ اسکو بھیک مانگنی
پڑی۔ جس ملاح نے چلتے وقت جہاز کے تختوں کی تقویت نہ کی۔ اسکا جہاز غرق ہوا۔ جسنے ہوا کے
سمت اور حالت کو نہ پہچانا۔ وہ تباہ ہوا۔ جس طالبعلم نے محنت کوشش ثابت قدمی احتیاط سے
اور باقاعدہ طور پر تعلیم نہ پائی - وہ ہشیار رہا۔ مجھکو ان سب باتوں میں اس تیسرے شریک کے شامل

کرنے کی کہیں بھی ضرورت نہیں ہوئی - اور میں اسی یقین کے ساتھ پھر کہتا ہوں - کہ عالم اسباب میں جن اسباب کے لئے جو نتائج ملزوم بنا سے گئے ہیں - وہ ہمیشہ ویسے ہی رہیں گے + ۹

شکستہ دل نہو انساں عوض ہر شے کا ملتا ہے
مُوا فرزند گر تو داغ دل نعم البدل پایا

اے معزز ناظرین دنیا میں سب کی کامیابی کا بہت سا حصہ اس پیچیدہ مسئلہ کے حل کرنیکے ساتھ وابستہ ہو گیا ہے - پس واجب آیا - کہ ہم اسکو اسکے صحیح معنوں میں کھولکر دکھاویں "قسمت" کے معنی اگر ضرور کچھ اسی مفہوم سے ملتے ہوئے ہونے چاہئیں - جسکی صورت کو بگاڑ کر "خالص شیطان" بنا دیا گیا ہے - تو یہ معنی ہونگے کہ ایسے اُمور کا نام جن کو ہم اتفاقیہ طور پر پیدا ہوئے کہتے ہیں - اور در اصل جنکا اندازہ اور قیاس ہم اپنی ناواقفیت کے باعث نہیں کر سکتے - قسمتی اُمور ہے - یا یوں کہو - کہ جن افعال کے لئے جو نتائج مُستلزمہ مقرر ہو چکے ہیں اُن کے وقوع کے بعد نتیجہ کا نام قسمت ہے - یا یوں سہی کہ سوسائٹی میں پیشوں کی تقسیم جن پرانے اصول پر تھی - اُن کے نتائج میں جو پیشہ موروثی طور پر اور قدرتی سمجھا جا کر ایک شخص کے حصہ میں آتا تھا اُس کا نام قسمت تھا اب ہم اُن تینوں مہمل تعریفوں کی امثال سے تشریح کرتے ہیں۔

پہلی مثال - ایک شخص نے بیماری سے تنگ ہو کر خودکشی کا ارادہ کر لیا - اور چھری سے ایک رگ اپنی کاٹ ڈالی - اُس رگ کے کٹ جانے سے اُسکی بیماری جاتی رہی +

دوسری مثال - ایران میں ایک شخص کے لئے جو تتلاتا تھا کسی جرم کے پاداش میں زبان کاٹ دینے کی سزا تجویز ہوئی - زبان کاٹنے والے کا ہاتھ خطا کر گیا اور ایک ایسا ریشہ کٹ گیا جس سے اُسکی طاقت گویائی اُس میں پیدا ہو گئی +

تیسری مثال - ایک مصور سے ایک تصویر درست نہیں ہوتی تھی - مہینوں اُسکے تیار کرنے میں مصروف رہا مگر کامیابی نہ ہوئی - ایک روز غصہ میں آکر برش کو تصویر پر دے مارا اُس سے اُسکی مطلوبہ غرض پوری ہو گئی اور نشان ویسے ہی بنگئے جیسے وہ چاہتا تھا - اس قسم کی اور بہت سی مثالیں ہیں جو زبان زد عام ہیں انسے ہماری پہلی تعریف کا منشا بخوبی ظاہر ہو گیا ہے کہ یہ ایسے اُمور ہیں جنکا ہم پیشتر سے بسبب اپنی ناواقفیت

اندازہ اور قیاس نہیں کر سکتے تھے۔ لیکن اگر یہی افعال اُن کے نتائج سے آگاہ ہو کر کئے جاتے تو یہی
نتائج پیدا کرتے۔ اِس سے انسان کے ہمیشہ ترقی کرنیوالے علم میں اسقدر ایزادی واقع ہوئی اور قریبًا جملہ
معلومات کے اسباب ایسے یا مثل اُن کے تھے لیکن اگر ان سے یہ نتیجہ نکالا جائے کہ ہر ایک بیمار کو اپنی رگ
کاٹ دینی چاہیئے یا ہر ایک تحتے شخص کو ایک اُسی قسم کا جُرم کرکے زبان کٹوانے کا حکم حاصل کرنا چاہیئے
یا ہر ایک مصور شکل کے وقت تصویر پر بُرش دے مارے تو نہایت درجے کی حماقت ہوگی جہانتک
انسانی علم وسیع ہو چکا ہے۔ اور مختلف اسباب کے مختلف نتائج قرار پا چکے ہیں عام طور پر اُنہیں کی پیروی
سے وہ مقاصد حاصل ہونگے۔ مگر اتفاقی اُمور کی نسبت اس سے کچھ زیادہ بیان ہونا چاہیئے۔ بڑے بڑے
فاضل لوگوں کو ہم اتفاقی امور کا قائل پاتے ہیں (جریمی بنتھم) جیسے علامہ کی زبان سے ہم سنتے ہیں کہ
اُسکے تمام کامیابی کی بنیاد ایک فقرہ تھا جو خوش قسمتی سے ایک پمفلٹ کے خاتمہ پر لکھا ہوا اُسکی نظر
پڑ گیا تھا۔ اسی قسم کا بیان ہم نیلسن۔ کرامول۔ برونس۔ سمرو۔ اور سیزر۔ وغیرہ بہت سے
نامی گرامی آدمیوں کی زبان سے سنتے ہیں اور ان سب سے بڑھ کر یہی ایک ثبوت ہمارے پاس ہے۔ ان سب
ہمکو کیا سمجھنا چاہیئے مسئلہ آسان ہے ایک غیر معمولی واقعہ کسی حکم کے اندر نہیں آ سکتا لیکن جب صدہا
واقعات ایک ہی قسم کے ایک خاص صورت کی زندگی بسر کرنیوالے لوگوں میں ہمکو ملتے ہیں تو ہم اُنکو اِس
قسم کے واقعات اور اسباب کا لازمی نتیجہ قرار دے سکتے ہیں۔ انسانی طبائع قدرتًا مختلف بنائی گئی ہیں
پس اُنکے غیر معمولی کارنامے جو اِس کثرت سے پائے جاتے ہیں اُن قدرتی اسباب کا نتیجہ ہیں جو ہر شخص کو
مہیا نہیں ہیں۔ اجسام گرتے نیوٹن نے اسی نظر سے دیکھے تھے جس سے لوگ دیکھتے ہیں۔ مگر جو مطلب اُسکا
نیوٹن سمجھا اور کسیکی سمجھ میں نہ آیا تو اگر ہر ایک شخص اسکے یہ سمجھ بیٹھے کہ ان معمولی کاروبار کا کرنا چھوڑ کر جو قدرت
کا قانون صاف طور پر تعلیم کر رہا ہے ایک فقرہ کسی کتاب میں تلاش کیا جائے یا جیسے کہ ہمارے بہت سے
بھائیوں کو عرض ہے کہ خضر کی تلاش میں راتوں دریا میں ایک پاؤں کھڑے ہو کر بڑبڑایا کرتے ہیں اور
اُس سے پورے دیوانے ہو جاتے ہیں۔ خضر کی تلاش کیجائے تو بیشک کوئی کم درجہ کی بے وقوفی نہ ہوگی
دوسری تعریف ہماری بالکل صاف ہے۔ مختلف کاموں کے مختلف نتائج ہر وقت ہر شخص کو دکھائی دیتے
ہیں وہ اسباب اور اُن کے نتائج کی تقسیم ہے۔ بلے چلنے راستہ طے نہیں ہوتا۔ بلے کھائے پیٹ نہیں بھرتا

بے جوتے اور بوئے کھیتی حاصل نہیں ہوتی۔ بے کام کئے کام نہیں ہوتا - اگر کوئی شخص کہے کہ ایسا ہو سکتا ہے - تو سمجھنا چاہیئے کہ اسکو بیماری ہے جو بہت غالبًا مالیخولیا ہوگا - تیسری تعریف بھی اسی قسم کی ہے لیکن اب وہ اصول غلط ہوگیا ہے وہ زمانہ جاتا رہا جب برہمن برہمن - ویش ویش - چھتری چھتری اور شودر شودر رہنے کو مجبور کیا جاتا تھا - اب جوتا بنانیوالوں اور کپڑے دھونیوالوں کے بیٹے ہمارے ملک کا انتظام کرنے کے لئے سول افسر ہوکر آتے ہیں - پس اے دوستو قسمت کو صرف ایک آئینہ سمجھئے جس میں ہمارے افعال کے نتائج دکھائی دیتے ہیں - جیسے افعال ہونگے ویسے ہی نتائج پیدا ہونگے جو اسکے سمجھنے میں بھی غلطی کرینگے وہ اس غلطی کی ضرور سزا پائینگے - دنیا کے ہزاروں برس کے تجربہ اور دانائی اور قابلیت نے جو بات لکھدی ہے وہ یہ ہے کہ اُٹھ کھڑے ہو اور کمر ہمت مضبوط باندھو وہ کرو جو آپ کو کرنا چاہئے قسمت کے فسانے - بہت سُن چکے ہیں - ہم اس مضمون کے تمام پہلوؤں پر جہانتک ہماری سمجھ میں آئیگا گو مجمل لکھیں مگر ضرور لکھینگے - مفصل اور زیادہ وسیع معنوں میں سمجھنا ہمارے لائق ناظرین کا کام ہے لیکن ہم یہ بات کہنے کی جرات کرتے ہیں جو غیر معمولی واقعہ قسمت کے ضمن میں ہم سے دریافت کیا جائیگا ہم اُسکا متشفی جواب دینے کی کوشش کرینگے + ۵

جو کہ لکھا خوب لکھا بس میں ہوتا گر مرے	چومتا میں ہاتھ اپنے کاتب تقدیر کا

قسمت کی قدیمی رشتہ داروں میں تقدیر ہے - مگر اُسکے مضمون اور مفہوم کو تو لوگوں نے یہانتک بدنام کیا ہے کہ لفظ قسمت سے کہیں زیادہ ناپاک کردیا ہے - قسمت کی تو صرف اُنکی اس دنیا پر حکومت تھی لیکن اسکی وسعت کو آخر تک جا پہنچایا ہے یعنے وہ کہتے ہیں کہ جو کچھ ہم نیک و بد کرتے ہیں نوشتہ تقدیر کے جبر و اختیار سے کرتے ہیں - تقدیر کے آگے آدمی بیچارہ ہے (ع) پیش آتی ہے وہی جو کچھ کہ پیشانی میں ہے - وغیرہ وغیرہ حیف ہے اُن لوگوں کی سمجھ پر جو یہ کہتے ہیں - نیک بخت ایک ادنی سی مثال سے سمجھ سکتا ہے - کہ جب ہم ایک شئے کو اُٹھانا چاہتے ہیں تو آنکھوں سے دیکھتے ہیں دل سے ارادہ کرتے ہیں اور ہاتھوں سے اُٹھاتے ہیں - تقدیر کدھر گئی - تو اب وہ کہینگے کہ حکم تقدیر نہ ہوتا تو ہم دیکھتے بھی نہیں ہم کہتے ہیں کہ اگر اندھے ہوتے تو البتہ نہ دیکھتے - اس صورت میں تقدیر کے معنی اندھا ہونا ٹھیرے لیکن ہمنے تقدیر سے کسیکو اندھا ہوتے بھی نہیں دیکھا - جتنے اندھے ہوتے ہیں بیماری سے ہوتے ہیں اور بیماری

کے اسباب معلوم ہوسکتے ہیں - اگر لوگ چیچک سے اندھے ہوا کرتے ہیں تو چیچک ایک بیماری ہے جسکا علاج ٹیکا لگانے سے ہوسکتا ہے - تقدیر بھی اگر کوئی بیماری ہوتی تو جس طرح وہ نامعلوم شئے ہے اسیطرح اُسکے اسباب بھی نامعلوم ہوتے مگر ایسا نہیں ہے ✤

یہ سب تو اس دنیا کی باتیں ہیں آخرت کی نسبت تقدیر کا مسئلہ ابھی تشریح طلب ہے یعنے جبکہ سب افعال انسانی تقدیر کی منشا سے عمل میں آئے تو انسان کیوں کسی سزا و جزا کا مستحق ٹھیرایا گیا - تقدیر ایک اٹل آفت ہے (اُنکے لئے ضرور ہے) پس جو کرنا چاہو کرو زبان سے جھوٹ بولو - دل سے بدنیتی کرو - ہاتھوں سے چوری کرو شراب پیو - بدکاری کرو - بیکار پھرو (بشرطیکہ کھانے کو گھر میں ہو کیونکہ بغیر اسکے بھیک مانگنی پڑتی ہے) القصہ جو چاہو کرو اور رات کو سوتے ہوئے یا جس وقت ایمان دولاتیں کمر میں مارے کہدو کہ نوشتۂ تقدیر یہی تھا ہم بے قصور ہیں - نعوذ باللہ من ذلک - لیکن ہم اپنے دوستوں سے اتنا دور کیوں بہاگیں ہم اُنکے قریب آتے ہیں اور تسلیم کر لیتے ہیں کہ نوشتۂ تقدیر بھی کوئی شئے ہے یعنے جو کچھ ایک آدمی کو اس دنیا میں کرنا ہے یا جو کچھ اُسکو پیش آتا ہے وہ سب قدرت الٰہی سے پیشانی میں یا کسی کتاب پر لکھا ہوا رکھا ہے تو پھر کیا؟ اسکے یہ معنی ہونگے کہ آگ پر ہاتھ رکھدیا تھا - اگر تیرنا جانتے ہو تو دریا میں کود پڑو نوشتۂ تقدیر کے حساب سے ہاتھ جلیگا یا نہ جلیگا - اور ڈوبوگے یا نہ ڈوبوگے نہیں صاحب ضرور جلیگا اور ضرور ڈوبوگے اگر یقین نہ ہو تو امتحان کرکے دیکھ لیجے

مگر جب ہمنے مانا ہے کہ خدا کے پاس پہلے سے تقدیر کا لکھا ہی ہوسکتا ہے - تو اسکے جو کچھ معنی ہمکو سمجھنے چاہئیں - واجب آیا - کہ ہم اُسکو بھی بیان کردیں - فرض کرو - کہ ہمارے پاس ایک گیند ہے اسے ہم ایک شہر میں کسی مقام پر رکھ دیتے ہیں - اور تمام شہر میں ڈھنڈورا پٹوا دیتے ہیں کہ جو شخص اس گیند کو اُٹھا کر لیجاویگا - اُسپر پانچ روپے جرمانہ ہوگا - اور ہر فرد بشر اس سے مطلع ہوگیا ہے - لیکن اسیوقت ہم اپنے ایک خاص علم کے ذریعہ سے جانتے ہیں - کہ فلاں شخص اسکو اُٹھا کر لیجائیگا - اور وہی شخص اُسکو اُٹھا کر لیجاتا ہے - ہم جان ہی سکتے ہیں - کہ وہ لے گیا - تو اب جبکہ تلاشی میں گیند اسکے برآمد ہو - تو وہ مستوجب جرمانہ کا ہے یا نہیں - کوئی بیوقوف کہدے - کہ نہیں ہے - یہی تعلق ہم میں اور ہمارے خدا میں ہے اسکا علم جو ماضی حال مستقبل سب پر یکساں حاوی ہے - جانتا ہے - کہ فلاں شخص یہ کریگا - اور فلاں شخص یہ - لیکن کسیکو بتایا نہیں گیا - کہ وہ کیا کریگا - ہاتھ - پاؤں - آنکھ - کان - ناک - عقل وغیرہ دیکے

اس دنیا - اور اس کے اس تمام اسباب کے درمیان انسان چھوڑ دیا گیا ہے - اور بتا دیا گیا ہے - کہ اسکو
کیا کرنا چاہیئے - اور کیا نہ کرنا چاہیئے کیئے اور نہ کیئے کا وہ جواب دہ ہے - سوائے ان آنکھوں کے جن سے
ہم دن رات اسباب ور واقعات دنیا کو دیکھتے ہیں - اگر غور اور انصاف سے دیکھتے ہیں - تو معلوم
ہوتا ہے کہ مطابق کئے کے نیک و بد پیش آتا ہے - یعنے سوائے اس خارجی مشاہدے کے انسان کے
دل میں بھی آنکھیں ہیں - اُن آنکھوں سے دیکھنے کے عمل کا نام اخلاق ہے - اور جس طرح انسانوں
میں خارجی مشاہدے کے حالات مختلف ہیں اسی طرح باطن سے دیکھنے والے مختلف صورتیں رکھتے ہیں
سب لوگ رات کو سوتے ہوئے آسمان پر ستاروں کو دیکھتے تھے لیکن جس نظر سے وہ غریب (نرگیوسن)
دیکھا کرتا تھا - کسی نے نہ دیکھا تھا (نیوٹن) کا سبب ایسا نہ تھا جیسا اور لوگوں کا ہوا کرتا ہے - ایک آدمی
گھاس کو اسلئے دیکھتا ہے - کہ جب سوکھ جائے جلانے کے کام آئے - دوسرا اسلئے دیکھتا ہے کہ اُسکی کیمیاوی
خاصیتیں معلوم کرے ایک شخص مکھی کو اسلئے دیکھتا ہے اگر کمرے میں ہو تو انکو سونے کے وقت باہر نکالدے
دوسرا اسلئے کہ دنیا میں اُسکے پیدا کئے جانیکی اغراض معلوم کرے علے ہذا القیاس بہت آدمی دنیا کی اشیا
اور اسباب کو اسلئے دیکھتے ہیں کہ وہ نظر آتے ہیں اور دیکھنے پڑتے ہیں گو ایسا دیکھنے والوں کو آنکھوں والے
اندھے کہتے ہیں اور بہتیرے ایسے ہیں جو خاص مطالب کے ساتھ اُنہیں چیزوں کو دیکھتے ہیں - اسیطرح جب
بعض لوگوں کی دل کی آنکھیں کھلی ہیں اور اُن سے دیکھتے ہیں تو بہت ہیں جو کور باطن ہیں اور
آنکھوں والے اندھوں کی مانند دل والے اندھے ہیں - یہ تمام مسائل قسمت ور تقدیر کے اُنہیں لوگوں کی
ایجاد ہیں اُنہیں سمجھ نہیں ہے مگر زبان ہے - تمام اعضائے انسانی جو خداوند تعالیٰ نے مختلف اغراض کے لئے
پیدا کئے تھے وہ اُنسے سوائے ایسی چند احمقانہ دلائل کے اور کوئی کام نہیں لیتے - زبانہ کی آسمان کی
خدا کی - اُسکے قانون کی - شکایت کرنا اُنہوں نے اپنی پیدائش کی غرض سمجھی ہے - اور اس سبب پر مطلب
یہ ہے کہ کوئی قصور اپنی ذات کی طرف منسوب نہیں کرتے - سب آسمان اور اُسکے ستاروں کا ذمہ بتاتے
جاتے ہیں - کیونکہ سوائے اسکے اُنکو اور کچھ دکھائی نہیں دیتا - اُنہوں نے کبھی کیوں سوچا ہوگا کہ ۵

از عقدہ ہائے دوران دل بد مکن نظیری		آں را کہ واگزارند جز از عقب بتاشد

لاکھوں نہیں کروڑوں ہیں جو انہیں اخلاقی جرایم کی خوفناک سزاؤں کے متحمل ہو رہے ہیں - قانون

انکو متنبہ کرتا جاتا ہے اور پھر سمجھنے کا موقع دیتا ہے لیکن وہ نہیں سمجھتے اور نہیں سنبھلتے۔ پھر سزائیں زیادہ سخت ہوتی جاتی ہے اور سختی سے سمجھاتے ہیں لیکن وہ پھر بھی نہیں سمجھتے جس کا نام (اٹل تقدیر) لکھا ہے۔ درحقیقت وہ قانون الہٰی کی (اٹل سزا) ہے جو بے وجہ کسی پر نہیں آتی کیونکہ اُس منصف شاہنشاہ کا قانون بھی ہمہ تن انصاف ہے +

توکار غیب چہ دانی کہ حلیت طعنہ مزن		کہ جز بمصلحت نشکند سفینۂ ما

اِن تقدیر کے گرفتاروں کو کون شخص ہے جو شب و روز اپنے گرد و پیش نہیں دیکھتا لیکن ہم کو ایک مثال ایک ایسے باُاصول شخص کی بھی یاد ہے جسکی دنیوی عظیم الشان کامیابی ابتک حیرت اور تعجب کی نگاہوں سے دیکھی جاتی ہے۔ وہ کون ہے (ہز بر فرانس نپولین بونا پارٹ)۔ تواریخی واقعات کے تلاش کرنیوالے اور خارجی اسباب سے نتائج پیدا کرنیوالے کچھ ہی کہیں لیکن اخلاقی دنیا کی راہ رو اور محقق خوب جانتے ہیں کہ وہ کیا چیز تھی جس نے اِس یورپ کے شاہنشاہ کو جسکا نام سنکر ایک وقت دنیا تھراتی تھی۔ اس عظمت کی بلندی سے ایسی پستی کے گڑھے میں گرایا تھا کہ دوسرے وقت (وہی نپولین) کرایہ کے لئے پیسوں کا بھی محتاج تھا۔ اِس خوفناک شخص کا حال جاننے والے لوگ جانتے ہونگے کہ (نپولین) ستاروں کی گردش کے اثرات اور قسمت و تقدیر کے مسائل کا قائل تھا جس بدنصیب آدمی کے ذہن میں شروع سال سے یہ بات سماگئی ہو کہ یہ سال اسکے لئے منحوس ورنا مبارک ہے - اُسکے ہاتھ پاؤں سے جو کچھ توقع ہو سکتی ہے۔ سب جانتے ہیں! اور اندھیرے میں سوکھے درختوں کے بھوت دیکھنے والے اور بھی اچھی طرح ہمارے مطلب کو سمجھ جائینگے۔ پس اے دوستو جن تک ہمارے لفظ پہنچتے ہیں آپ اُن لوگوں میں سے نہ بنیں میں آپ کو ایک بہادر شخص کا مقولہ بتاتا ہوں وہ اس قابل ہے کہ اُسپر عمل کیا جائے - کہتا ہے زندگی بہت تھوڑی کہ قسمت کی شکایتوں میں اسکے کچھ لمحے بھی کھو دیئے جائیں۔ ہمیں کامیابی کی تلاش میں جانا چاہئے کیونکہ وہ ہماری طرف نہیں آئیگی اور ہم زائد وقت نہیں رکھتے +

عمر عزیز قابل سوز و گداز نیست		این رشتہ را مسوز کہ چنداں دراز نیست

پہلا بیان ہوا قول ایک انگریزی فاضل کا تھا - نیچے کا شعر ایک ایرانی فیلسوف کا ہے اور دل تعریف

ہونے کو چاہتا ہے۔ اُس عرب پر جسکے مقولہ کا ترجمہ یہ ہے۔ پس ایک نیک بخت نہ بننے والے کو اور کیا چاہئے
تھوڑی سی سمجھ جس سے وہ اپنے پر رحم کرنا سیکھے کہ جنہوں نے دل کی آنکھوں سے دیکھنا عادت کیا ہے
اُنہوں نے ہر زمانے میں سچی اور صحیح باتیں کہی ہیں اور سب سے بڑھکر یہ کہ ہاتھ اور پاؤں آسمان کی
طرف شکایتی اشارہ کرنے کے لئے نہیں بنائے گئے ہیں جو کچھ ہونا نہیں ہے ہوا اور جو کچھ ہونا نہیں ہے ہوگا

ہمت ز دست و پائے خود ت کن طلب کہ ہست		اخبارِ خضرؑ و چشمۂ آبِ بقا غلط

لیکن سب سے پہلے اور سب کے بعد اے دوستو خداوند تعالیٰ سے سیدھے راستہ کی ہدایت اور اپنے
کام کے لئے مدد مانگنا شرط ہے۔ کوئی معمولی شرط نہیں اس سے بڑھکر کامیابی کے لئے تمام اغراض
میں جو انسان کی پیدائش سے مقصود ہیں کوئی چیز ضروری نہیں ہے اور یہ بات کہ وہ مانگا
ہوا دیتا ہے۔ کہ نہیں۔ ہاں + ۵

کافر ہے منکر اسکی کریمی کی شان کا		خالی پیالہ کب کفِ سائل میں رہا

سچ کی شہادت جسقدر تلاش کی جائے ملتی جاتی ہے + ۶

کار چوں در گرہ افتد بہ دعا دست برآر		شانہ در عقدہ کشائی ید طولیٰ دارد

اب ہمارے ہندو بھائیوں کی پرالبدھ باقی رہگئی ہے گو وہ اُسکے کسی بااثر سے کم متاثر ہوتے
ہوں مگر جبکہ ایک غلطی کا وجود ہے تو اُسکی اصلاح کی کوشش کرنا ہمارا فرض ہونا چاہئے مسلمانوں
کی قسمت و تقدیر اُنکی اپنی بدبختی نے پیدا کی ہے لیکن ہمارے ہندو بھائیوں کی پرالبدھ ایک
حکیمانہ مسئلہ پر مبنی ہے یعنی جبکہ وہ (آواگون) تناسخ کے قائل ہیں جسکے معنی یہ ہیں کہ انسان
کی روح اپنی ایک زندگی کے کرموں (افعال) کے نتیجہ میں دوسری زندگی ایک انسانی یا حیوانی قالب
میں شروع کرتی ہے پس انسانی قالب میں جسقدر صورتیں نظر آتی ہیں اپنی موجودہ زندگی میں جو
نیک و بد اُنکو پیش آتا ہے اُس سے اُنکی گزشتہ زندگی کے افعال کی جزا و سزا مقصود ہوتی ہے
ہمارے ناظرین اس سے سمجھ گئے کہ پرالبدھ کا مسئلہ تناسخ کے مسئلہ پر مبنی ہے تو اس امر کی ضرورت
ہوئی کہ ہم مسئلہ تناسخ کی غلطی یا صحت کو کھولکر دکھا دیں۔ تناسخ کے مسئلہ کی صرف ہندی حکما ہی
قائل نہ تھے بلکہ یونانی حکما کی قدیم فلسفہ میں ہم اسکا وجود دیکھتے ہیں۔ حکیم فیثاغورس اور افلاطون

جیسے نامور حکما تناسخ ارواح کے قائل تھے۔ فیثا غورس اسی سبب سے گوشت خوری کا مخالف تھا وہ کہا کرتا تھا کہ گوشت کھانے سے مزاج انسانی میں تندی اور درشتی پیدا ہوتی ہے اور چونکہ تند اور سخت جیسے قالب حیوانی میں تبدیل ہوتی ہیں پس گوشت نہ کھانا چاہیئے +

افلاطون نے چند دلچسپ مثالیں تناسخ ارواح کی لکھی ہیں کہ آرفی اس کی روح سُریلی [illegible] اور عورتوں سے نفرت کرنیوالی ہونے کے باعث ایک راج ہنس کے قالب میں چلی گئی اور اجاکس کی روح جو بہت تندی اور غضب رکھتی شیر کے قالب میں۔ آگامیمنن خونخوار اور شاہانہ روح رکھنے کے باعث عقاب ہوا اور تھرسی ٹیز کی روح مسخرہ اور نقال ہونے کے باعث بندر کے قالب میں آگئی +

تناسخ ارواح کے قائل اگرچہ نہ جانتے ہوں لیکن ہم خوب جانتے ہیں کہ ہندی حکیموں نے کس حکمت پر اس مسئلہ کی بنیاد رکھی تھی جبکہ وہ ایک سب سے آخری زندگی یعنی قیامت کے بھی قائل تھے تو وہ اس غرض کو اس سے حاصل نہیں کیا چاہتے تھے اُنکا منشا صرف گوشت خوری کی ممانعت تھی یعنی جبکہ لوگوں کے دلوں میں یہ ڈالا جائے کہ تمام جانور اُنکے برادر اور روحیں رکھتے ہیں جو اُس سے پہلے زندگی میں انہیں کی تھیں یا آئندہ اُنکی مانند ہونگی تو اُنہیں جانوروں کی طرف رحم اور محبت پیدا ہوا اور گوشت کھانے سے باز رہیں۔ ہم اس رحم اور محبت پیدا کرنے کے فلسفی کو یہانتک بڑھا ہوا پاتے ہیں کہ اُنہوں نے موذی جانوروں مثلاً سانپ اور بچھو وغیرہ کا مارنا بھی بیرحمی قرار دیا۔ چنانچہ ہم ابتک اپنے ہندو بھائیوں کو سانپ کو دودھ پلاتے اور مارنے سے منع کرتے دیکھتے ہیں سوائے اسکے انسانی زندگی کے لئے ہم اور کوئی فائدہ اس مسئلہ سے منتج ہوتا نہیں دیکھتے بلکہ ترتیب اور تکمیل مسئلہ میں جسقدر ضرورتیں ان حکیموں کو پیش آئی ہیں اُنہوں نے نہ صرف اسکو کمزور بلکہ کسیقدر نقصان رسان بنا دیا ہے جو بمنزلہ اسی قسمت اور تقدیر کے ہے جسمیں مسلمان گرفتار ہیں۔ میں نے ایک عزیز ہندو نوجوان سے پوچھا کہ سب سے پہلے زندگی دنیا میں انسان نے شروع کی تھی اُس میں اُسکی اور اُسکے افعال کی صورت اور نیک و بد جو اُسکو پیش آتا تھا وہ کس زندگی کے متعلق تھا اُس نے جواب دیا کہ اُس زندگی میں آرام اور تکلیف کچھ بھی نہ تھا لیکن اب نہ تو وہ بتا سکتے تھے اور نہ میں ہی سمجھ سکتا تھا کہ اُس حالت کا نام کیا رکھا جائے جو آرام اور تکلیف ہے۔ گو اس ابتدائی مقام پر بہت سے اعتراض مسئلہ

میں پیدا ہوتے ہیں مگر ہم اپنے دوستوں کو بہت تنگ نہیں کرنا چاہتے اُن کو وہ حصہ معاف کر دیتے ہیں اور آگے نکلکر پوچھتے ہیں کہ جب ایک زندگی کے افعال دوسری زندگی کے نتائج سے عوض معاوضہ ہو گئی تو تیسری زندگی کونسی قالب میں جو شروع ہوگی وہ کس انداز پر ہوگی ایک بڑی گھبراہٹ میں ڈالنے والا مقام ہے اور نتیجہ بھی نکلتا ہے کہ اس پر زیادہ نہ سوچنا چاہئے سوائے دماغ خالی کرنے کے اور کوئی فائدہ اُس سے حاصل ہوگا۔ مَیں نے اپنے اُسی عزیز سے ایک دن یہ بھی پوچھا کہ جب آپ کے مذہب میں بھی دنیا کا شروع کرنیوالا صرف ایک شخص مانا گیا ہے یا دو تو اُس کی اولاد جب دو سے زیادہ ہوئے تو ان زیادہ قالبوں میں کس کی روحیں ڈالی گئی تھیں اور کس کے افعال نے اُنکے اُس زندگی کی صورت پکڑی تھی۔ اُنکے جواب سے مجھے سوائے دو چار منٹ کی ہنسی کے اور کچھ نہ حاصل ہوا ایک زیادہ تیز طبیعت بہادر بول اُٹھینگے کہ اور حیوانوں کی روح انمیں آئی تھی مگر دیگر حیوانات کا وجود ہم اسوقت نہیں مانتے اور نہ ماننے سے ہم اپنے دوستوں ہی سے رعایت کرتے ہیں کیونکہ اگر دنیا کے شروع میں بھی دیگر حیوانات تسلیم کر لئے جائیں تو چونکہ حیوانی زندگی کو اُنہوں نے تکلیف کی زندگی اور انسانی افعالِ بد کا نتیجہ سمجھا ہوا ہے اُنکو اور مشکل ہوگی کیونکہ ہم تو دنیا میں دو انسانوں سے زیادہ انسانی وجود نہیں مانتے تو پہلے حیوانات کس کی بدعملی کی سزا تھے۔ آج ہم دنیا میں (جہاں تک انسانی تحقیقات پہنچ سکتی ہے) انسان اور دیگر حیوانات دونو کی تعداد میں ترقی ہوتی پاتے ہیں اور یہی نتیجہ قانون خدا کا ہونا چاہئے کہ ضرورتیں اور اسباب مساوی پیدا ہوں تو تناسخ ارواح کا صرف تبادلہ ہی دنیا میں ہوتا ہے تو انسان کے بڑھنے سے دیگر حیوانات کا کم ہونا اور حیوانات کے بڑھنے سے انسان کا کم ہونا لازم آتا تھا۔ اب ہم چاہتے ہیں کہ اس غلطی کو پورے طور پر کھولکر دکھائیں جو لوگ تناسخ ارواح کے قائل ہیں وہ سب سے بڑی دلیل اپنے پاس یہ رکھتے ہیں کہ اگر پچھلی زندگی کے افعال کا دوسری زندگی نتیجہ نہیں ہوتی تو ایک بچہ غریب کے گھر میں اور دوسرا امیر کے گھر میں کیوں پیدا ہوتا ہے۔ بعض بچے پیدائشاً کیوں بیمار ہوتے ہیں یعنی جبکہ وہ افعال پر قادر نہیں ہوتے تو نتائج کی برداشت کرنیوالے کیوں ہوتے ہیں۔ ہم جب یہ سب سوال سن چکے ہیں تو اُسکا ایک مختصر جواب یہ دینگے کہ وہ لوگ آرام اور تکلیف کے فلسفے کو نہیں سمجھ سکے۔ اور

اسکے بعد ہم اسی کی تشریح کرینگے یہ بات قریباً تمام لوگ مانتے ہونگے کیونکہ ایک یہ ہی تھی یا
اور کسیکو اُسکے مال لینے سے کچھ نقصان بھی نہیں پہنچتا کہ تکلیف یا آرام کا فیصلہ قلب انسانی کی
محسوسات پر ہے جسم سے اُسکا کچھ تعلق نہیں ایک صدمہ جسم پر واقع ہو سکتا ہے مگر آرام یا تکلیف
اسکا نام اُسیوقت رکھا جائیگا جبکہ قلب انسانی اس سے محسوس ہوگا۔ دن میں جب ہم کو مچھر
یا کھٹمل کاٹتا ہے تو اُسکا درد ہوتا ہے کیونکہ دل اِس تکلیف سے محسوس ہوتا ہے لیکن رات کو جب کہ
قوائے انسانی سو جاتے ہیں اور حسی قوت اُنمیں کم ہو جاتی ہے تو اُن جانوروں کے کاٹنے سے تکلیف
نہیں ہوتی۔ دماغ کے اثرات بھی قوائے قلب کے ساتھ تکلیف یا آرام کے محسوس کرنے میں شریک ہوتے ہیں
یہ ثابت ہو سکتا ہے لیکن اگر کسیکو اُسکے تسلیم کرنے میں تامل ہو تو ہمارا اُس سے کچھ حرج بھی نہیں ہے جب
ہم اپنے گزشتہ بیان میں یہ کہہ چکے ہیں کہ دولتمندی اور مفلسی اور اس سے متعلقہ خوشی اور رنج انسان کے
اپنے افعال پر منحصر ہے۔ کام کرنیوالے اور قانون الٰہی کی اغراض پوری کرنیوالے اور قانون کے مجرم
مفلس اور رنج اُٹھانیوالے ہوتے ہیں تو ایک دولتمند اور آسودہ شخص کا بیٹا اِسلئے اُس دولتمند
اور آسودہ شخص کے گھر میں نہیں پیدا ہوتا کہ وہ پچھلے کرم کی جزا بھگتے بلکہ اسلئے کہ جو شخص دولتمندی
اور آسودگی کا مستحق ہے اور جس نے محنت اور مشقت سے دنیا کی دولت جمع کی ہے وہ اپنے دل میں یہ خیال
کرے کہ اسکا بیٹا اس دولت سے آسودہ رہیگا اور اپنی زندگی آرام سے بسر کریگا اِس خیال سے وہ خوشی اور
مسرت حاصل کرے جسکا وہ مستحق ہے اور مفلس آدمی برعکس اسکے جہانتک کہ موروثہ اور پدری حیثیت کا
خیال تعلق رکھتا ہے اپنے بیٹے کی آئندہ حالت کے تصور سے واجبی رنج اُٹھائے ایک بچہ کے دماغی اور ذہنی
قوای جب تک پختہ ہو کر اس قابل نہیں ہوتے کہ قوت حسی اُنمیں پیدا ہو جائے اور تمول کی خوشی اور مفلسی کا
رنج اُسکے دل کو محسوس ہو اُسوقت تک ایک دولتمند کا بیٹا ہونا یا ایک غریب کا لڑکا ہونا اُسکے لئے
مساوی ہوتا ہے۔ جب یہ خاصیت اُنمیں پیدا ہو جاتی ہے تو وہ وقت اور زمانہ وہ ہوتا ہے جب وہ
خود مختار زندگی کے میدان میں پاؤں رکھتا ہے اور اپنے نیک و بد افعال کا ذمہ وار ہو کر اُنکے لئے جوابدہ
قرار پاتا ہے اگر یہ نہیں تو ہم ایک دولتمند آدمی کے بیٹے کو مفلس اور مفلس کے بیٹے کو دولتمند ہوتا کیوں
پاتے ہیں اگر اسکی ابتدائی آسودگی (جسے ہم آسودگی خیال کرتے ہیں) اُسکی گزشتہ زندگی کے نیک اعمال کا

نتیجہ تھا تو موجودہ تنگدستی اور اُسکی تکلیف کس شئے سے منسوب ہوتی۔ چاہیئے گزشتہ زندگی کے کسی جزو کی طرف یا اُس عیاشی۔ بدکاری۔ بے اعتدالی اور غفلت جسکے سوائے کوئی وجہ تباہی دولت کی نہیں ہوسکتی ہے یہانتک تو ہمنے بہ خیال اپنے دوستوں کے دنیوی دولت کو آرام اور مفلسی کو رنج اور غم کا باعث تسلیم کیا ہے لیکن اب ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ کیا دنیوی دولت کا ہونا اور دنیوی نگاہ سے ظاہرا آسودگی کا حاصل ہونا ہمیشہ خوشی اور آرام کا باعث ہوسکتا ہے یا نہیں +

ایک شخص نے قسمت اور تقدیر کے مسئلہ پر گفتگو کرتے ہوئے مجھ سے کہا کہ اگر قسمت اور تقدیر کوئی شئے نہیں ہے تو تم کیوں ہو اور مہاراجہ مہاراجہ کیوں ہے یعنی دنیوی حیثیت میں یہ فرق تمہارے اور مہاراجہ کے درمیان کیوں ہے مَیں نے اسکا جواب دیا کہ مَیں اِس نظر سے اپنے آپ میں اور مہاراجہ میں کوئی فرق خیال نہیں کرتا۔ قدرت کے انعام میرے لئے اور مہاراجہ کے لئے مساوی ہیں جو قوتیں اور خاصیتیں خداوند تعالیٰ نے مہاراجہ کو بخشی ہیں وہی مجھ کو عطا کی ہیں۔ کھانا۔ پینا۔ چلنا پھرنا سونا جاگنا دیکھنا۔ سننا خوشی اور غم کو محسوس کرنا نیک و بد میں تمیز کرنا اور ایسی سب چیزیں جو نیچر کا انعام ہیں مجھ کو اور مہاراجہ کو یکساں دیگئی ہیں کھانا لطیف غذا کا یا سادی روٹی کا چلنا سواری میں یا پیادہ سونا نرم بستروں پر یا خالی چارپائی پر اور زمین پر یہ سب باتیں مساوی امر جو فضل ایک آدمی کے لئے عادت ہوجاتا ہے اور جس صورت میں وہ ہمیشہ صبر کرتا ہے اُسکا جاری رہنا نہ اُسکے لئے تکلیف کا باعث ہے نہ آرام کا تکلیف اور آرام ان صورتوں کے تغیر کا نام ہے جو بے وجہ نہیں ہوتا مَیں اپنی سادی روٹی سے پیٹ بھر کر اور اپنے کام سے فارغ ہو کر جب سوجاتا ہوں تو مَیں نہیں خیال کرتا کہ لطیف کھانا کھا کر سویا ہوا مہاراجہ اِس حالت میں مجھ پر کیا فضیلت رکھتا ہے اور آخر میں مَیں نے اِس شخص سے یہ بھی کہا اور یہی کہنا سب سے بڑی اہم بات اِس معاملہ میں تھی کہ اگر مہاراجہ کے دل کو وہ تشفی اور اطمینان اور اصلی اور حقیقی خوشی حاصل نہیں ہے جسکو مَیں اپنی نسبت جان سکتا ہوں کہ مجھے حاصل ہے تو مَیں مہاراجہ کو بجائے اُسکے کہ اپنے پر فضیلت دوں میں کہونگا کہ اُسکی حالت مجھ سے کم درجہ کی ہے انسان کو جب آپس میں مل جلکر رہنے کی ضرورت ہوئی یا مل جلکر رہنے کی خواہش سے اُس نے سوسائٹی بنائی تو ترقی کرتے کرتے انسانی سوسائٹی کی نوبت یہانتک پہنچی کہ زیادہ سہولت اور

آرام سے زندگی بسر کرنے کے لئے پیشوں کی تقسیم کی گئی یعنی اس سے پہلے ہر ایک شخص اپنا کسان اپنا درزی اپنا موچی اپنا دھوبی اپنا لُہار اپنا سقہ اپنا بھنگی آپ ہی ہوتا تھا لیکن جبکہ وہ طریقہ زندگی کا کم درجہ کا خیال کیا گیا تو یہ طریق اختیار کیا گیا جسمیں ہم بسر کرتے ہیں اور ایسے انتظام میں انسانی زندگی محفوظ اور زیادہ آرام دہ بنانے کے لئے مہاراجگی یا بادشاہی یا سرداری وغیرہ بھی ایک پیشہ قرار پایا اور اور پیشہ وروں کی مانند اسکے فرائض قرار دیے گئے۔ چونکہ اسکے فرائض اور تمام پیشہ وروں کے فرائض سے عظیم الشان تھی پس اسکے حالات بھی سوسائٹی کی اجازت سے عظیم الشان قرار پائے۔ ایک شخص کے فرائضی اسباب اور سامان دوسرے سے کم و بیش ہونے کی صورت میں اسکی انسانی حیثیت میں کوئی تغیر نہیں پیدا کرتی۔ جب ایک مہاراجہ انسان ہے ویسا ہی ایک ڈرائنسان ہے گو انکے پیشوں میں ایک عظیم فرق واقع ہے مگر جیسا غم اور خوشی ایک کا دل محسوس کرتا ہے ویسا ہی دوسرے کا بھی اور جن اسباب سے ایک کی غم اور خوشی پیدا ہوتی ہے اُنہیں سے دوسرے کی وہ اسباب کیا ہیں میں بھر بتاتا ہوں وہ اسباب اپنے فرائض کا جو خدا کے ہیں اور وہ جو سوسائٹی کی کہلاتے ہیں پورا کرنا یا نہ کرنا ہے اگر دنیا میں صرف مہاراجہ کے گھر میں پیدا ہونا یا مہاراجہ ہونا ہی کوئی عمدہ شے ہوتی تو مہاراجہ جموں اور کشمیر کو ہم یہ چٹھی لکھتا نہ دیکھتے جو اس نے ویسرائے ہند کو لکھی ہے کہ میری اس زندگی سے تو یہ بہتر ہے کہ مجھے گولی سے مار دیا جائے۔ دنیوی دولت اُسکے پاس اب بھی موجود ہے لیکن اپنے فرائض کے کسی حصہ پورا نہ کرنے کی وجہ ہے ہم اُسے اس نوبت کو پہنچا دیکھتے ہیں ایک اور مہاراجہ ہماری آنکھوں کے سامنے ہے وہ میسور کا مہاراجہ شمشیر پرکاش ہے اُسکے چہرے پر جو اطمینان اور اصلی خوشی کی نشانیاں ہیں وہ کسی دنیوی دولت کا نتیجہ نہیں ہیں وہ اُن فرائض کے ادا کرنے کی خوشی ہے جن کو وہ سمجھتا ہے اور قرار واقعی طور پر ادا کرتا ہے پس یہ خیال بالکل غلط ہونا چاہیے کہ پیدا ہونا ایک مہاراجہ یا ایک غریب کے گھر میں کچھ امتیاز رکھتا ہے یا کسی گزشتہ زندگی کا نتیجہ ہے اسی طرح اب ہم اُس بچے کی طرف دیکھتے ہیں جو پیدائشاً بیمار ہے یا جو اپنے سن بلوغت کو پہنچے اپنے افعال پر قادر ہونے نیک و بد کی سزا و جزا کا مستحق قرار پانے سے پہلے ہمکو کسی جسمانی تکلیف میں گرفتار دکھائی دیتا ہے ہمکو حیرت ہونی چاہیے کہ ہمارے رستہ میں

ایک مشکل واقع ہو گئی ہے اور ہم اسکو عبور نکر سکینگے مگر ہمکو سیر مو حیرت اور مشکل نہیں دکھائی دیتی
جبکہ ہم ذرا سے تامل کے ساتھ یہ سمجھ لیتے ہیں کہ جس تکلیف کو ہم بچہ سے منسوب کر رہے ہیں
اور جس میں بچہ تڑپتا دکھائی دیتا ہے دراصل اسکا درد اور رنج اسکے ماں اور باپ کو ہے وہی
پریشان ہو رہے ہیں۔ اُنہیں کو کوئی شے اچھی نہیں معلوم ہوتی۔ اُنہیں کو کھانا پینا اور
حرام ہے وہی اسکے مستحق تھے کیونکہ بچہ کی تکلیف انہیں کی بے احتیاطی کا نتیجہ ہے۔ ہمارا
کوئی بہادر تماری کہہ اٹھیگا کہ روتا تو بچہ ہے اور پھر یہ کیونکر مان لیں کہ اسکو تکلیف نہیں ہے
ہم یہ بھی سمجھا دینگے بچہ کا رونا ضروری ہے کیونکہ اسکا اُسکے ماں باپ کی بے احتیاطی کی انکو
سزا پہنچانے کا آلہ ہے اور انکو اپنی غفلت کی طرف متوجہ کرنے کا ذریعہ ہے تکلیف کی تعریف
جبکہ قلب و دماغ انسانی کو محسوس ہونا اُس حالت کا ہوگا تو قلب و دماغ انسانی میں جب حسی
قوت پیدا ہوتی ہے تو اُسکے ساتھ ہی حافظہ کی قوت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ کیونکہ حافظہ بھی قلب
و دماغ کے اثرات کے جمع اور پختہ ہونے سے بنتا ہے تو اب میں اس امر کا امتحان کرنے کے لئے کہ ایک
تکلیف جو ظاہرا طور پر ایک بچہ اٹھا رہا ہے اُس بچہ کی تکلیف ہے یا نہیں اِس سے بہتر کوئی معیار
نہیں ہو سکتا کہ ہم دیکھیں کہ وہ تکلیف اِس بچہ کے حافظہ میں قائم رہتی ہے یا نہیں تو جب
یہ دیکھنا چاہینگے تو تھوڑی سی سوجھ سمجھ میں ہونے سے کہدینگے کہ وہ اسکے حافظہ میں نہیں قائم رہتی
اِس صورت میں ہم بھی کہینگے کہ وہ اُس بچہ کی تکلیف نہیں ہے بلکہ اُسکے ماں باپ کی ہے۔ کیونکہ
ہم کہہ آئے ہیں اور صحیح کہہ آئے ہیں کہ تکلیف اور آرام رنج اور خوشی اُس سے منسوب ہو سکتی ہے جو اسکو
محسوس کرے۔ تکلیف اور آرام۔ رنج اور خوشی کا اگر ایک شخص اسبات پر فیصلہ کرنا چاہے کہ جو شے
اُسکی ذات کو رنج اور تکلیف دینی والی ہے وہی دوسرے کے لئے بھی تکلیف اور رنج دینے والی ہوگی
تو یہ اُسکی ایک بہت بڑی غلطی ہے اور تناسخ ارواح کے قائل اسی میں بہت دھوکا کھائے ہوئے ہیں
ہم دیکھتے ہیں کہ ایک حالت جو ایک شخص کے لئے تکلیف دہ حالت ہے وہ آرام دہ ہے۔ ایک بنگالی
ایک بڑی دستار باندھے ہوئے شخص سے اُسے خوفناک پنجابی سمجھکر بھاگ جائیگا۔ ننگی تلوار کا دیکھ لینا
تو اُسکے لئے دنیا میں قیامت کا سامنا ہے۔ لیکن ایک کابلی افغان دوسروں کو کاٹ کر جب سمجھ لیتا ہے

کہ میں غازی ہوگیا ہوں تو بخیال خویش شہید بننے اور شہادت کا درجہ حاصل کرنے کے لئے سر کو خونخوار تلوار کے نیچے جھکا دیتا ہے اُسکی خوشی اسی میں ہے کیونکہ اسکا عقیدہ ہے کہ اسمیں ابدی نجات ہے ایک ہندوستان کی عورت اسلئے رو بیٹھی کہ اُسکے خاوند کے پاؤں میں کانٹا چبھ گیا ہے یا شہادت دینے کے لئے عدالت میں گیا ہے لیکن ایک کابلی عورت اپنے خاوند کو اسلئے کوسیگی کہ جنگ میں سے بغیر شہادت یا شہید ہوئے کے کیوں گھر واپس آیا۔ ایک نرم بستر پر سونیوالا اور جسمانی آرام کا طالب ذرا سی تکلیف معلوم کرتا ہے کہ ایک رات کے لئے اسکے معمولی اسباب آسایش مہیا نہ ہوسکیں لیکن روحانی خوشی کا شائق ننگے بدن بھوکے پیٹ کانٹوں والی زمین پر لیٹا ہوا اُسکو تکلیف نہیں سمجھ رہا ہے بلکہ وہ اپنا آرام سمجھ رہا تھا ان تمثیلات سے صاف ظاہر ہے کہ آرام اور تکلیف کی فلسفی پر تناسخ ارواح کے ماننے والے لوگ کسقدر غلطی پر ہیں اور کسقدر کم سوچکر وہ نیک یا بد پیدائش کو اس اُصول پر قائم کرتے ہیں تناسخ کے مسائل میں اس سے زیادہ ضعف ہیں جنکے بیان کرنے کا یہ مناسب وقت نہیں ہے گو ہم اپنے دوستوں کو بڑی خواہش کے ساتھ کہتے ہیں کہ وہ غور کریں اور دیکھیں کہ اس مسئلہ کے تسلیم کرنے کی کسقدر ضرورت باقی ہے۔ یہ بات بھی کچھ کم حیران کرنیوالی نہیں ہے جیسا ہم دیکھتے ہیں کہ موجودہ زندگی کے نیک و بد آئندہ کو گزشتہ زندگی کا نتیجہ قرار دینے والے لوگ اپنی قسمت میں نجوم کی گردش اور ستاروں اور سیاروں کے اثرات کو بھی شریک کرتے ہیں جس سے تمام سلسلہ کی صورت ہی تبدیل ہوجاتی ہے نجوم کی گردش اور ستاروں اور سیاروں کے اثرات کو بری بھلی قسمت کا مالک ٹھہرانا بھی ایک بدبختی ہے جو ہمارے بھائیوں میں پائی جاتی ہے جہانتک علم ہیئت کی تحقیقات پہنچ چکی ہے کوئی بنیاد ایسی خیالات اور توہم کی نہیں پائے جاتے بلکہ برعکس اسکے روز بروز یہ ثابت ہوتا جاتا ہے کہ جسقدر چیزیں انسان کو اپنی گرد و پیش اور اوپر نیچے دکھائی دیتی ہیں۔ یہ سب اُسی کی خدمت اور اُسی کی خاطر کو بنائی گئی ہیں آفتاب کو ہم آجتک صرف ہمارے دلوں کو روشن کرنیوالا چراغ سمجھتے تھے لیکن آج معلوم ہوا ہے کہ اسکی خدمتیں ہمارے لئے اس سے بہت زیادہ وسیع ہیں ہماری غذا ہمارا پانی ہمارا ایندھن ہمارے سمندروں کا رنگ و لہر ہماری زمین کی کیمیائی قوت بھی آفتاب اور اسکی شعاعیں ہیں یہی حال دیگر نجوم اور سیاروں کا ہے جو ایک نہ ایک خدمت ہمارے لئے کرتے ہیں تو کسقدر ہنسنا چاہئے اس کی حماقت پر

جو اس چیز کو جو اس کی خدمت کے لئے ہے اپنی قسمت کا مالک سمجھے۔ اور اسی غلطی کی سزا میں دن رات رنج کی میں مبتلا ہے اور پھر بھی نہ کہے کہ میں غلطی کر رہا ہوں۔ ستاروں کا اثر ہمارے واقعات پر اسیقدر ہے جسقدر ہمارے ایک ذرّت میں اور مرحوم نوجوان دوست نے سوچ سمجھ کر کہدیا ہے کہ ٥

حوادث راز تاثیرِ نجوم آسماں بینی +		ز ترتیب نظام آفرینش چوں نئی آگہہ

مگر مضمون کے اس حصہ کو ہم کسی اور وقت کے لئے رکھتے ہیں ورنہ ایک صلاح جواب دوستوں کے لئے ہمارے پاس ہے وہ یوں دیتے ہیں کہ اُٹھتے قسمت کے نیک و بد کے سوچنے میں وقت ضائع نہ کیجے - خدا کی خدا کے قانون کی آسمان کی ستاروں کی اپنی اور اپنی زندگی کی شکایت کو چھوڑ دیجئے کیونکہ میں جانتا ہوں کہ جو شکایت آپ سبارہ میں کر رہے ہیں وہ آپکے دل سے پیدا نہیں ہوتی - صرف زبان سے پیدا ہوتی ہے اگر دل سے پیدا ہوتی تو آپ اُسکا علاج کر سکتے تھے +

حکیم ابی کورس نے کیا دل لگتی ہوئی بات کہی ہے کہ ظالم ہے وہ جو یہ کہتا ہے کہ کیا اچھی بات ہوتی اگر پیدائش نہ ہوتی اور جب پیدا ہو چکتی تھی تو زندگی کا رستہ جلد طے ہو جاتا اگر فی الحقیقت دل سے اُسکا یہ عقیدہ ہے تو کیوں وہ اس دنیا سے نہیں چلا جاتا کوئی روک اسکی راہ میں نہ ہو گی اگر اُس نے در اصل سچتہ طور پر یہ نتیجہ نکال لیا ہوگا مگر یہ کہکر بھی ہمارا ہی دل دُکھتا ہے۔ گو یہی شکایت کا ثبوت دینے والا ایک بھی نہ نکلے۔ ایک بات نہایت پختہ سمجھ کر یاد رکھنی چاہئے کہ دنیا کو جس نظر سے دیکھیں وہ اسی نظر سے دکھائی دیتی ہے - اگر تکالیف کی نظر سے تو سوائے تکالیف کے اسمیں کچھ نہ دکھائی دیگا اور اسی طرح آرام اور خوشی کی نگاہ سے آرام اور خوشی دکھائی دیگی لیکن سب سے بہتر طریقہ اُسے دیکھنے کا کونسا ہے جو ہمنے آخر میں بیان کیا ہے + ٥

	بچشم مصلحت بنگر مصافِ نظم ہستی را + کہ ہر خارے درآں وادی درفش کاویاں بینی	

اپنے آپ پر بھروسہ کرنا

انگریزی زبان میں ایک لفظ مرکب سلف ڈی پینڈینس جس کا ترجمہ ہماری آج کے مضمون کا پانچ لفظوں میں بیان کیا گیا عنوان ہی۔ جب ہم اپنی زبان میں یا اپنی اور قوموں کی زبانوں میں کوئی عام مروج لفظ اس مفہوم کے لئے نہیں پاتے تو بلا قصد یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ یا تو سلف ڈی پینڈینس یعنی اپنے آپ بھروسہ کرنا ہم میں نہ تھا یا یہ کہ دوسروں پر بھروسہ کرنا اور دوسرے کی مدد کا حاجتمند ہونا۔ ہمنے کوئی شے نہیں سمجھا تھا کہ اپنے آپ بھروسہ کرنے کے لئے ایک لفظ مدون کرتے اور ان دونوں میں تمیز قایم کرتے۔ اگر اس بات کا فیصلہ ہماری آج کی حالت دیکھکر کرنا ہو تو تمام زمانہ بھی کہے گا کہ اپنے آپ بھروسہ کرنا ہم نہیں چاہتے تھے لیکن جنہوں نے ہمارے خواب خوش گوار کا کوئی فسانہ سن پایا ہے وہ بخوبی بتا سکتے ہیں کہ دنیا میں مجموعہ اوصاف انسانی تھوڑے ہی دن ہوئے ہیں کہ کس کے گھر میں تھا اور کس کی غلامی وہ اپنا فخر سمجھتا تھا +

ــہ

عیب جتنے دنیا میں ہیں وہ ہم پہ چھپ جاتے ہیں سب
کیا زمانے میں ہمیشہ تھے یوں ہی بدنام ہم

ہم اس مضمون کو مفصل اور مسلسل لکھیں گے۔ بعض گذرے ہوئے اور مشہور انگریزوں فاضلوں کی تمثیلات اور مستند اقوال اپنے بیان کی تائید میں تحریر کرینگے خدا کرے کہ ہمارا منشا جو اس مضمون کے لکھنے سے ہے پورا ہو اور ہماری قوم کے لوگ سمجھیں جو کچھ ہم انکو سمجھانا چاہتے ہیں خداوند تعالی نے ہمکو دنیا میں پیدا کیا ہے اور سمجھایا ہے یا سمجھنے کے اسباب بخشے ہیں کہ ہم کن اغراض کے لئے پیدا کئے گئے ہیں ان اغراض میں کامیاب ہونے کے واسطے جس قدر وسائل ہیں ان میں نہایت مفید اور بیش قیمت ایک یہ ہے جس کا نام ہمنے اپنے آپ پر بھروسہ کرنا رکھا ہے یا یوں کہو اگر ان تمام وسائل سے ایک خوب صورت اور دلچسپ کرہ بنایا جائے تو مرکز کو زینت دینے کے لئے ہم اس سے بہتر کسیکو نہ سوچ سکیں گے اس کا نام بعض لوگوں نے شخصی نمو اور قوت کا راز اور زندگی کے تمام پیشوں کے قفل کھولنے کے لئے کلید عام رکھا ہے فرانسیسی زبان کی ایک مشہور مثل ہے کہ اپنے آپ مدد کرو خدا تمہاری مدد کریگا۔ جو لوگ چاہتے ہیں کہ دنیا میں اپنے آپ کو مفید بنا سکیں اور دنیوی دولت اور

عزت کے مالک ہوں وہ اس مثل کو اپنی زندگی کا واجب العمل اصول قرار دیں سخت سے سخت بدبختی ایک قوم کی یا ایک شخص کی سب سے پہلے یہی علامت رہتی ہے کہ اس شخص یا قوم کو خیرات کی طرف دیکھنا سکھایا جائے یا دوسروں کی مدد پر سہارا لگانا تعلیم کیا جائے۔ کیونکہ جو بچہ ابتدا میں اپنے بل پر کھڑا ہونا اور اپنے پاؤں چلنا نہ سیکھیگا وہ ہمیشہ اُس عصا کا محتاج رہیگا۔ جسکے سہارے پر وہ کھڑا ہوتا ہے اور چلتا ہے انسانی بناوٹ ہی کا نتیجہ ہے کہ اندرونی امداد سے اُس کے اعضا مضبوط ہوتے ہیں اور بیرونی معاون سے کمزور۔ خدا کی جاندار مخلوقات ہی میں یہ وصف محدود نہیں ہے بلکہ اگر ایک محفوظ اور پناہ دار باغیچے کے درختوں کو کوہ قاف کے بلند اور مضبوط درختوں سے مقابلہ کیا جائے تو جس پر زور اور سخت طوفان کے سامنے اور جس بے پروائی کے ساتھ پرورش پائے ہوئے درخت اپنا سینہ سپر بنا کر کھڑے رہیں گے وہ اس باغیچہ میں ایک ساعت کے لئے بھی نہ دیکھی جائے گی ایک اس سے بھی زیادہ صاف مثال ہے ہم کیوں نہ سمجھاویں کہ جس روز چڑھے ہوئے دریا کے عبور کرنے کے لئے دو پیراک کنارے پر کھڑے ہوں گے پانو ہی اُتریگا اور اُتر سکے گا۔ اور جو انمردوں کی طرح دریا میں کود پڑیگا جیسے پچھلے کیٹس اور قیصر کی مانند تیرنے ہی سے مضبوط بنائے گئے ہیں نہ کہ وہ جس نے گھڑی تونبے اور مشک کے سہارے تیرنا سیکھا ہے وہ یقین ہے کہ غرق ہو جائے۔ وہ شخص جو اپنے خود مختار فیصلہ متبع نہیں ہوتا اور ہمیشہ نصیحت حاصل کرنے کے لئے دوسروں کے پاس دوڑا جاتا ہے اخلاقی کمزوری اور بدبختی کی اسکی اٹل قسمت ہوتی ہے ایسے اشخاص میں اپنایت نہیں ہوتی۔ وہ جانتے ہی نہیں کہ انسانی خود مختاری بھی کوئی چیز ہے کہتے ہیں کہ جب جھینگا ایک بار کسی اونچا اور خشک سا ٹیلے پر رہ جائے تو اس میں واپس آنے کے لئے کافی سمجھ اور طاقت نہیں ہوتی اور وہیں پڑا ہوا دریا سمندر کی موج اور طغیانی کا انتظار کرتا ہے اگر وہ نہ آئے تو اسی جگہ سوکھ کر مر جاتا ہے اگرچہ تھوڑی سی ہمت نے اُسکو وہاں تک پہنچا دیا ہوتا جہاں تھوڑے سے فاصلہ پر موجیں اور لہریں ٹکرا رہی ہوں۔ دنیا بھی انسانی جھینگوں سے بھری ہوئی ہے اور کاروبار کے ٹیلہ پر پھینکے گئے ہیں جو بجائے اپنی قوتوں کے استعمال کرنیکی خوش قسمتی کی موج کے انتظار میں ہیں جو ان کو کامیابی کے پانی تک پہنچا دے ایک شخص کو ہم نے دیکھا ہے جو بازار میں کئی گھنٹوں تک اسلئے کھڑا رہا کہ اُسکے گھر پہنچانیکے واسطے دو چار منٹ کا رستہ تھا

کوئی گاڑی اُدھر سے نہ گذری تھی اسیطرح بعض نوجوان اشخاص بجائے اسکے کہ اپنا موزوں بوجھ خود اٹھائیں کسی اُٹھانیوالے کے انتظار میں کھڑے رہتے ہیں اور بعض یا جو کسی فیاض بوڑھے آدمی کی تاک میں رہتے ہیں یا کسی ایسے لاولد شخص کی تلاش کرتے ہیں جس کے پاس کثیر دولت ہو اور رہن ناموں اور بیع ناموں کا بھرا ہوا بکس گھر میں رکھا ہو جو اُنکی حسن قابلیت کو ضرور پسند کریگا۔ اور دس پندرہ ہزار روپیہ دیدیگا جس سے وہ لاکھوں پیدا کر لینگے ایک شخص نے کہا ہے کہ خیرات خور سے بھونکنے والا کتا ہونا بہتر ہے اور ایک لائق انگریز اپنے سلسلہ خطوط میں بیان کرتے ہیں کہ اُس سے بڑھکر کوئی شے بددلی کرنیوالی نہیں ہے کہ ایک نوجوان شخص تندرست خون۔ فراخ کندھوں۔ مضبوط پنڈلیوں۔ سو اور پچاس یا کم و بیش ہڈیوں اور پٹھوں کے پاکٹ میں ہاتھ ڈالے مدد کے انتظار میں کھڑا ہو۔ خدا کا یہ منشا کبھی نہ تھا کہ مضبوط تندرست اور خوبصورت آدمی عشق پیچاں کی طرح سہارے کے لئے کسی درخت کے گرد لپٹے زندگی کی مشکلات تکالیف اور آزمائشیں اور راہ کی دقتیں عین خداوند تعالیٰ کی برکتیں ہیں۔ یہ پٹھوں کے جوڑ کو مضبوط کرتی ہیں۔ اور اپنے آپ پر بھروسہ کرنا سکھلاتی ہیں۔ جیسے کہ اپنے سے مضبوط پہلوان کے ساتھ کشتی کرنے سے ہماری طاقت بڑھتی ہے اور اسکے ہنر کا راز ہم پر کھلتا ہی خطرہ ہماری قوت کے بڑھانیکا اصول ہے۔ فیثا غورث نے کہا ہے کہ ضرورت اور قابلیت ایک دوسرے کے قریب بستی ہیں۔ کارلائل کہتا ہے کہ جس شخص نے مفلسی اور جہد کے ساتھ جنگ کی ہے وہ اُس سے زیادہ مضبوط اور چست ہو گا۔ جو ذخیرے کے مٹکوں کے پیچھے چھپ کر گھر میں بیٹھا ہوا ہے فاضل برک کہا کرتا تھا کہ میں مخالفت کے مقابل میں کھڑا ہونا چاہتا ہوں۔ دنیا کے تمام بڑے آدمی کہہ چکے ہیں کہ انکی عقلمندی قابلیت اور بیش بینی ناکامی سے پیدا ہوئی ہے نہ کہ کامیابی سے دنیا کی عظیم الشان اور حیرت انگیز ایجادیں اُنکی استقلال اور اپنے بل پر مضبوط کھڑا رہنے کا نتیجہ ہے۔ اگر ایک ناکامی نے موجد کو ڈرا دیا ہوتا تو انکا وجود عدم ہی میں ملتا۔ لارڈ تھرلو کی ایک حکایت بیان کرتے ہیں کہ کسی شخص نے اپنے بیٹے کی کامیابی کے لئے اس سے مشورہ طلب کیا۔ اُس نے جواب دیا کہ اُسے اپنی دولت صرف کر لینے دے۔ اور اپنی بی بی کے کپڑے بھی فروخت کر لینے دے۔ پھر تحصیل علم کے لئے بھیج دے۔ ناکامی کا کھٹکا قطعاً نہ رہیگا۔ یہ ایک عجیب مشورہ ہے۔ مگر تھرلو کا کامل یقین ظاہر کرتا ہے کہ بیتہ ہاکوئی نہیں لگاتا۔ جبتک دولت کا سہارا دل سے دور نہ ہو جائے۔ لارڈ ڈوالڈن خود اقرار کرتا ہے کہ یہ

اسکی مہربانی تھی۔ کیونکہ اسکو اس بیچ امر کا یقین ہوگیا تھا کہ میں فطرۃ سست بنایا گیا ہوں اور میرے محنت کش ہونیکے لئے بھی ضروری تھا۔ اس سے زیادہ حماقت کی اور کوئی بات نہیں ہوسکتی ایک باپ اپنے بیٹے کے لئے صرف روپیہ جمع کرکے چھوڑ جانا اپنا فرض سمجھے۔ وہ عمر بھر مشقت اور کفایت شعاری کرتے ہیں کہ اپنی اولاد کے دنیوی کاروبار کے آغاز کے لئے کچھ روپیہ چھوڑ جائیں۔ لیکن اگر کوئی شخص اپنی اولاد سے دشمنی کرنا چاہے تو اس سے بہتر کوئی اور ذریعہ انکو عمر بھر مفلس اور نادار رکھنے کا نہیں پا سکتا ہم ممالک کے گذرے ہوئے زمانوں کی مفلسی اور تمول کی تاریخ پڑھنی چاہیئے اور معلوم ہوگا کہ خوش قسمتی کی عمارت پر وہی پڑھ سکتے ہیں جنھوں نے سبک دوش اور خالی ہاتھوں ہوکر ابتدائی زینہ سے چڑھنا شروع کیا ہے اور خراب ہوکر وہ گرے ہیں جنکے والدین اُنکے سر پر بوجھ رکھکر سہارا دیکر اور اُٹھاکر سیڑھی کے درمیان میں چھوڑ گئے ہیں۔ مہذب ممالک میں یہ ایک مثل ہے کہ نوجوان دولتمند آدمی اپنی دولت کو وہاں پہنچاکر چھوڑتا ہے جہاں سے اسکے باپ نے شروع کی تھی موروثہ دولت ترقی کا باعث نہیں ہوسکتی وہ صرف کاہلی کا ممسک ہے۔ جس طرح کہ باپ کے بدن کے کپڑے بیٹے کے جسم پر ٹھیک نہیں آتے اسیطرح باپ کی کمائی دولت سے بیٹا فائدہ نہیں اُٹھاتا۔ دنیا کے شریف اور معزز اور دولتمند قومیں ذلت و ادبار اور تباہی میں کیوں جا پڑے ہیں یہ انقلاب جو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے کیوں واقع ہوا اونچے محلوں میں سونے والوں کو آج جھونپڑی کیوں نہیں ملتی۔ باغوں کی خوشگوار ہوا میں ٹہلنے والوں کو ڈیوڑھیوں پر پڑا کیوں دیکھ رہے ہیں۔ مخملی بستروں پر سونے والوں کو کیوں فرش خاک بھی نہیں ملتا۔ جو لاکھوں کے مخدوم تھے۔ وہ کیوں آج خدمتگاروں میں بھی نہیں لئے جاتے یہ خمار و مستی کس شراب کی ہے جو آنکھوں کو بند کئے ہوئے ہے۔ ہائے موروثہ دنیاوی دولت تیرا بھی برا ہو تجھپر بھی تباہی آوے ہائے دوسروں کی مدد کے سہارے تو پکڑا جائے۔ اور تیری سزا جلاوطنی ہے۔ تو ایک خوفناک کیڑا ہے جو ہمارے پیچھے پڑا ہے۔ تو ایک بے رحم ڈاکو ہے۔ جس نے ہمکو غارت کیا ہے۔ مگر ضرور ہے کہ تو بھی ایک دن غارت ہو اور اپنا تجھ سے بدلہ لیں۔ یہ کون ہیں جو آج دنیوی دولت کے مالک ہیں۔ یہ کون ہیں جو آج عزت کے تخت زیب بنا رہے ہیں۔ یہ کون ہیں جنکے سر پر حکومت کا مرصع تاج ہے۔ اور یہ کون ہیں جنکے دنیوی بہشت میں ہم دنیا سے بہتر حالت میں رہتے ہیں یہ وہ جنکی آیندہ نیک بختی نے موروثہ دولت اُنتک نہیں

پہنچائی تہی - خدا کی ودیعت کو اُنہوں نے جائز طور پر استعمال کرنا سیکہا تھا - دوسرے کے سہارے پر کھڑے ہونیکے سامان اُنکے پاس نہ تھے - پس وہ اس آفت سے محفوظ رہے - دولت دنیا کی نظر اُبیر رہتی ہے جو ذلیل جھونپڑوں کے اندر گہواروں پر جُہلائے جاتے ہیں - کیونکہ خود مختاری - خود اتحادی - اور خود انحصاری وہ اسی جھونپڑے سے لیکر باہر نکلتے ہیں - دنیا کی دولت اُنکو بہلا دیتی ہے - جو جانتے ہیں اور اُنکی عقل کی آنکھیں بند کرلی ہیں جو تیز نگاہوں سے دیکھنے والی ہوتی ہیں - اسلئے اُسکا سہارا اور اُسکے بعد شیاءِ اور معاونت وغیرہ کی عادت طبیعت بنجاتی ہے - اور یہ ظاہر کھلی ہوئی آنکھیں اندر سے بند ہوئی جاتی ہیں - خواجہ حالی کے بلے نظیر فکر کے نتیجہ کو کہ ؎

ہم شتربانی سے پہنچے تھے جہاں بانی تلک
اس لئے باقی شتربانوں کی عادت ہم میں تھی

ایک خاص واقعہ کے لئے محدود نہ رہنے دینا چاہیئے آیندہ اسی پر قیاس کرنا چاہیئے اور ایک عام قاعدہ قرار دینا چاہیئے کہ جہاں بانی نہیں ملسکتی اور نہیں قایم رہ سکتی - جبتک کہ شتربانوں کے نیچرل عادات ویسے ہی برقرار نہ رہیں - ہماری قوم اگرچہ دولت کے سہارے سے اور معاونت غیری کے اعتماد سے اس درجہ ذلیل حالت کو پہنچ گئی ہے - لیکن اگر وہ سمجھے اُسکی عقل کی آنکھیں کھلیں اور وہ اب بھی اپنے سہارے پر کھڑا ہونا سیکھے اور چلے تو وہی عزت اور وہی شوکت اُنکی راہ دیکھ رہی ہوگی ؞

ولیم میتھیو ایل ایل ڈی نے ایک جگہ اسی مضمون پر لکہا ہے کہ اکثر لوگ گورنمنٹ کی طرف دیکھتے رہتے ہیں کہ وہ اُنکی سوسائیٹی اور تمدن کی اصلاح کردیگی - اُنکی تعلیم کے لئے وسائل بہم پہنچا دیگی اور تعلیم خانوں کی ترقی اپنے ذمہ لیگی - اور ادر کام کرنیوالے لوگ اور انجمنیں اُنکی باقی ضروریات کا انصرام کرینگی لیکن اس بات کی طرف اُنکا خیال ہی نہیں جاتا کہ اُنکے ہاتھ دل اور دماغ بھی انہیں لوگوں کے مانند اور انہیں اغراض کے لئے بنائے گئے ہیں - لیکن یاد رکہنا چاہیئے کہ اچھے سے اچھا تعلیم خانہ بھی اپنی زبان میں کوئی مدد نہیں رکہتا - مدبرانہ انضباط قوانین محنت کے پھل اور ماحصل کی حفاظت کا ذمہ وار ہوسکتا ہے - لیکن انسان کی عقل کوئی ایسا قانون نہیں تیار کرسکتی جو سست کو محنتی مفلس کو متمول اور شرابی کو صوفی بنا سکے دنیا اگرچہ سخت ہے مگر آخر کار سب سے اچھا معلم ہے - کتابوں سے اچھا اور مطالعہ اچھا

کیوں یہ آدمی کو آپ اپنا معلم بناتی ہے - اور وہ عملی تعلیم دیتی ہے - جو کوئی مدرسہ کوئی سکول کوئی مکتب اور کوئی کالج نہیں دیسکتا - کسی دانا کی یہ کہاوت ہے کہ تعلیم کا سب سے بڑا نکتہ یہی ہے کہ اپنے پڑھنے کے لئے اور دنکو پڑھائیں - اور اس کہاوت کی بھی مخالفت نہیں کیجا سکتی کہ ایک خود آموز اپنے استاد کو جاہل دیکھتا ہے - بلور نے خوب کہا ہے کہ دل اور جسم میں ہم پہلے بچے ہوتے ہیں کہ بعد میں بنتے ہیں - دوسروں پر ہمارا اسقدر حصر ہونا چاہیئے کہ اپنے آپ پر حصر کرنیکا سبق سیکھیں اور راستہ دیکھیں دوسروں کے سمجھانے میں وہ نسبت ہے جو قانون اور ایمان میں ہے - قانون کی مضبوطی اور درستی ایسی اہم نہیں ہے جیسی کہ ایمان کی - یہ بارہا کہنے کی کیا ضرورت ہے دانا آدمی کو ایک دفعہ بتادینا کافی ہے کہ یہ اعانت نہیں بلکہ قدرتی مشکلات ہی ہیں جنہوں نے آدمی کو انسان بنایا ہے - پھول جبتک مٹی میں نہ ڈالے جائیں وہ اپنی خوشبو نہیں دیتے اور کہتے ہیں کہ سون چڑی کے گلے میں جبتک ایک تیز سوئی نہ چبھوئی جائے وہ اپنا دل فریب گانا نہیں گا سکتی - بعض لوگ اپنی فطرتی اور قدرتی ناقابلیت کی شکایت کرتے ہیں - اور اسی وجہ سے وہ اپنے آپ پر اعتماد کر کے دنیا میں کچھ کر دکھانے کی راہ پر چلنے سے رہ جاتے ہیں - اور شکستہ ہمت ہو کر اوروں کے منہ کی طرف حیرانی سے دیکھا کرتے ہیں جو اپنی محنتوں کے نتائج عجیب و غریب صورتوں میں انکے سامنے لا رہے ہوتے ہیں یہ بالکل صحیح اور درست ہے کہ ہر ایک شخص حکیم سقراط نہیں ہوسکتا - افلاطون اور ارسطو نہیں ہوسکتا - حکیم بوعلی سینا نہیں ہوسکتا - ہر ایک شخص غزالی نہیں ہوسکتا - شکسپیر نہیں ہوسکتا ملٹن - اور نیوٹن نہیں ہوسکتا - ہر ایک شخص سید احمد نہیں ہوسکتا - لیکن یہ بھی ویسا ہی درست ہے کہ خداوند تعالی نے ہر انسان کے بیج میں کم و بیش وہی مادہ رکھا ہے - وہی بیج بویا ہے اور وہی جوہر پوشیدہ کئے ہیں جو ایک دوسرے میں ہیں - اور تربیت پا کر وہی نتائج پیدا کر سکتے ہیں اور وہی روشنی پھیلا سکتے ہیں جو کسی اور نے بسبب دوسرے نے پھیلائی ہے - کھیت کے پودے چھوٹے بڑے ہوتے ہیں - مگر اپنے اپنے قسم کا پھل سب میں لگتا ہے اور سب اپنے اغراض کو پورا کر کے دکھاتے ہیں ایسے لوگوں کو چاہیئے کہ وہ سمجھیں اور غور کریں اور دیکھیں کہ دنیا میں سب سے پہلے وحدانیت الہی کی روشنی لانیوالا کون تھا دنیا کے لئے قانون اور شریعت لانیوالا کیا ایک آدمی سے کچھ زیادہ تھا؟ دنیا میں اخلاق کا دفتر کھولنے والا کیا ہم جیسے بنی آدم کا بیٹا نہ تھا - دنیا میں قانون شریعت اور اخلاق کو مکمل کر دینے والا انسانی اصلاح کو بدرجہ کمال

پہنچانیوالا آئندہ اصلاح کی ضرورت کا خاتمہ کرجانیوالا خداوند کریم کی بخششوں کی حد دکھا جانیوالا وہ بے عدیل عدیم المثال اور بے نظیر انسان وہ انسانیت کا فخر کیا وہ آمنہ کا غریب بچہ اور عبداللہ کا یتیم فرزند نہ تھا۔ کیا اونٹ چرانے والی قوم نے اسکو پیدا کیا تھا۔ ایک ریتلی اور بے آباد ملک اور ایک وحشی اور جاہل قوم کا یہ معجزہ تھا + اسی طرح جب ہماری نظر یورپ کے اس عالم پر جاتی ہے اور مشہور آدمی بلحاظ اُنکے مخارج کے دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ پوپ گریگوری ہفتم ایک بڑھئی کے گھر میں پیدا ہوا تھا اور سکٹس پنجم ایک گڈریا اور اڈرائین چہارم ایک ملاح تھا۔ کوپدی کس ایک نان بائی کا بیٹا تھا اور مشہور کیلڈ ایک بھٹیارے کا۔ فن چھاپہ کا موجد ایک درویش تھا اور تواریخ میں ایسے ہی صدہا اور ہزارہا مثالیں ہیں کہ ایک دیو کا کام ایک چیونٹی نے کیا ہے۔ اور سوسائٹی کو نیکی پہنچانے کے ارادہ والے ایک ضعیف شخص نے وہ کام کر دکھایا ہے جو رستم سے نہ ہوسکا + اکثر نوجوان ایسے دکھائی دیتے ہیں جو تعلیم یافتہ ہیں قابل ہیں دماغ اچھا ہے۔ خیالات بھی سلجھے ہوئے ہیں اور کچھ نہ کچھ کرنے کی قابلیت رکھتے ہیں مگر کرتے نہیں اور کہتے ہیں کہ اُس سے خوش حالت میں پہنچکر کرینگے لیکن وہ غلطی پر ہیں اور اُنکا ضعیف دل اُنہیں دھوکا دے رہا ہے خوش حالت کبھی کسی کی خدمت کے لئے اُسکے پاس نہیں آتی جب تک کہ اُسکو طلب نہ کیا جائے تو وہ طلب کیونکر کی جاتی ہے اسی کام کے کرنے سے جسے وہ خوش حالت کے حاصل کرنیکے بعد کرنے کا خیال دلمیں لئے ہوئے ہیں ایک فاضل شخص کا قول ہے کہ انسان حالت کا مخلوق نہیں بلکہ خالق ہی حالت اسکو نہیں بناتی وہ خود حالت کو بناتا ہے ہماری قوت کا اندازہ اُس بنانیوالی طاقت سے ہوتا ہے جو ہمارے اندر ہے اُسی سامان سے ایک شخص محل بنا لیتا ہے جس سے دوسرا جھونپڑا بناتا ہے۔ ایک قلعہ بناتا ہے اور دوسرا ذخیرہ گاہ اینٹیں اور مصالح اسوقت تک اینٹ اور مصالح ہی رہتا ہے جب تک کہ معمار اُسنے کوئی ایک صورت نہ تیار کرے اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ ایک ہی خاندان کے دو آدمیوں میں سے جنہوں نے اپنی زندگی قریباً ایک ہی جیسی حالت سے شروع کی تھی۔ ایک شخص امیرانہ شان و شوکت کا مالک ہے درآنحالیکہ دوسرا یعنی اُسکا بھائی ہمیشہ مفلس و تنگدست رہتا ہے اب سمجھ لینا چاہئے کہ حالت اُنکی بنانیوالی تھی یا وہ حالت کے

بنانیوالے۔ ایک پتھر کا کنڈہ جو ایک کمزور راستہ چلتے شخص کے راستے کی روک تھا دوسرے کے زینے کا کام دے رہا ہوتا ہے وہ مشکلات جو ایک آدمی کو بے دل اور بے حوصلہ بناتی ہیں دوسرے کے پٹھوں کو مضبوط کرتی ہیں جو انکو صرف اسی نگاہ سے دیکھتا ہے جیسے ایک قابل تسخیر مخالف کو دیکھتے ہیں یا ایسے دریا کا گھاٹ سمجھتا ہے جنکو عبور کرکے یقیناً کامیابی کی مضبوط زمین پر پہنچ جائیگا ایک فاضل شخص نے کہا مجھے کھڑے ہونے کی جگہ دیدو مَیں خود دنیا میں مچل جاؤنگا لیکن یہ بھی ہمکو تسلیم کرنا پڑیگا کہ دنیا میں اقرار کرنیوالے اور قول کی خوبی کو تسلیم کرنیوالے نوجوان بہت ہیں لیکن کر دکھانیوالے اور عمل کرنیوالے بہت کم صرف زبانی اقرار یا اچھی سمجھ سے کچھ فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ کیونکہ لینے کے مستحق صرف کام کو کرنیوالے ہوتے ہیں +

اے عزیزو نوجوانو اپنے آپ ایمان لاؤ اور زندگی کو مضبوط پکڑو۔ عصا بہت مضبوط پکڑو دیکھیو وہ ہاتھ سے نکل جاتی ہے۔ روک تھام پشتوں اور سہاروں سب کو چھوڑ دو۔ کوئی عصا اور لکڑی اگر ہاتھ میں ہے تو پھینک دو۔ اس بات کو دل میں ٹھان لو کہ خدا کی مخلوقات میں ایک دوسرے کی مدد اور دعاوت کی مرضی اور قابلیت کسی میں نہیں ہے۔ کوشش کرو کہ بجائے وارث بننے کے مورث بنو۔ قرضدار ہونے کی نسبت قرض دو اور قرضخواہ اچھا ہے اپنے بہادر باپ دادا کی زنگ خوردہ تلوار سے کام لینا مردمی نہیں ہے اپنے لئے آپ ہتھیار تیار کرو کیونکہ جو کچھ تمہارے باپ دادا کو دیا گیا تھا وہ تمکو بھی دیا گیا ہے اپنی تیغ برچھی لو اور وہی بہادرانہ لڑائی لڑو جو پہلے لڑ گئے تھے کہ تم کو اسی نام کے حاصل کرنے کا حق حاصل ہو۔ خدا پر بھی بھروسہ کرو کیونکہ اُس سے بڑھکر قابل یقین بات مجھے آجتک کوئی نہیں معلوم ہوئی کہ کرنیوالوں کی مدد کرتا ہے اور مانگنے والوں کو دیتا ہے بشرطیکہ مانگنے کی صورت بنا ہو وہ صورت کیا ہے ؎ بر توکل زانوے اُشتر بہ بند ؎ وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ اگر انکے پاس علم کا سرمایہ یا دوست ہوتے تو دنیا میں یہ کام کرتے اور وہ شے ہو جاتے وہ دوربین کی اُلٹی جانب سے دیکھ رہے ہیں اگر وہ یا وہ کرنیوالے ہوتے اور کوئی شے ہوتی تو بڑی آسانی سے اُن تمام شرائط کو پورا ہوتے دیکھ لیتے جنکے نہونیکی شکایت کر رہے ہیں +

قسمت کی بازیوں پر سہارا لگاکر بیٹھنے والے دنیا میں بیشمار ہیں۔ مَیں حیران ہوں اُنہیں رات کو نیند

کس طرح آجاتی ہے۔ اے دوستو انہیں سے نہ بنو حکمی بہادر بننے کی کوشش کرو جنہوں نے سترطبدہ اور شکیبہ اور احتمالی صیغوں کی گردانیں نہیں پڑھیں اور اُنکی لغت کی کتاب میں لفظ ناممکن نہیں لکھا ہوا ہے صرف امر کا صیغہ انکو ازبر ہے اپنے آپ پر بھروسہ کرو کیونکہ یہ اوصاف صرف اسی سے حاصل ہو سکتے ہیں خاتمہ پر ہم چاہتے ہیں کہ چند لفظ اِس مضمون پر براہ راست بہ تعلق اپنے قوم کے ہم کہیں ایک فاضل شخص کی تائید میں کہ آئے ہیں کہ خوش قسمتی کی بلند عمارت پر وہی چڑھ سکتے ہیں جنہوں نے سبکدوش اور خالی ہاتھ ہوکر ابتدائی زینہ سے چڑھنا شروع کیا ہے اور جب ہم ایک فاضل کے اس قول پر غور کرتے ہیں کہ چلنا اُنہوں نے ہی سیکھا ہے جن سے سہارا چھوٹا ہے اور اس قول کی سچائی پر یقین رکھتے ہیں تو اپنی قوم کی موجودہ حالت کا خیال کرکے بے ساختہ یہ شعر پڑھنے کو دل چاہتا ہے +

بہ ہمیں کرامت بت خانہٴ مرا اے شیخ + گہ چوں خراب شود خانہٴ خدا گردد

دولت و دنیا کی اگر ہم سے چھن گئی ہے مفلس ہوگئے ہیں اور کوئی سہارا ہمارے پاس نہیں رہا تو اچھا ہوا + ؎

اے فلک مرہون احساں تو نہ تیرے ہم ہوئے شکر ہے ہمکو خدا نے بے سر و ساماں کیا +

لیکن یہ شکر کس صورت میں ہو سکتا ہے اور کب شکر کرنا چاہئیے جبکہ ہم یہ دیکھیں کہ ہماری قوم نے اپنے بل پر کھڑا ہونا اور اپنے ہی پاؤں چلنا سیکھ لیا ہے اور اسطرح چلکر وہ منزل مقصود پر پہنچنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ لیکن جبتک دلمیں یہ خیال ہے کہ ہماری قوم سوتی تھی اور سوتے میں اسکو چور اور ڈاکو لوٹ کر لیگئے ہیں لیکن اتبک وہ سوتی ہے اپنے لٹ جانیکے بھی) اسکو خبر نہیں نہ وہ چوروں کا تعاقب کرتی ہے نہ نقصان سے آگاہ ہوکر اور کمائی کے لئے کام کرنے کی طرف متوجہ ہوتی ہے تبتک تو ہم یہی کہیں گے + ؎

خورشید قوم برسر دیوار و خفتہ ایم
فریاد از درازی خواب گراں ما +

حب وطن

میں نے جب وادیٔ غربت میں قدم رکھا تھا
دور تک یادِ وطن آئی تھی سمجھانے کو

مندرجہ بالا شعر جو دی ہوئی سرخی کے نیچے کسیقدر ممتاز قلم سے لکھا گیا ہے ایک پرانا مقولہ ہے اُسکے ایک ایک لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی دل جلے غریب الوطن اور حرمان نصیب مسافر کے دل کا بخار ہے جسنے غالبًا اپنی پیاری زندگی کا ایک معقول حصہ صحرا نوردی اور بادیہ پیمائی میں صرف کیا ہے اور جو خدا جانے کتنی مصیبتوں کا مہمان رہ چکا ہے اور نہ معلوم کسقدر سختیوں کو اسنے خود اپنا مہمان بنایا ہے۔ سرسری نظر اپنی معمولی جولانی کے ساتھ جب اِس شعر پر سے گذرتی ہے تو وہ اُسکے سوا اور کچھ نہیں محسوس کر سکتی کہ حقیقت میں غربت بڑی بلا ہے خدا دشمن کو بھی سفر کی صورت نہ دکھلائے۔ دوست آشناؤں کو چھوڑنا اعزا و اقارب سے منہ موڑنا ایسے صدمے نہیں ہیں جن سے انسان اپنی طرز معاشرت اور اطوار زندگی میں کوئی فرق معلوم کر سکے جبکہ غربت میں اپنے ماں باپ کا پیار اور لاڈ یاد آتا ہے اِنکی شفقت اور عنایت کا خیال ہوتا ہے تو آنکھیں ان صورتوں کو ڈھونڈھتی ہیں لیکن جب کسیکو نہیں دیکھتیں تو دل پر ایسا سخت صدمہ پہنچتا ہے جس کا اندازہ اُسی سے ممکن ہے جو اپنے دل پر اس چوٹ کو اُٹھا چکا ہے جب بھائیوں کی محبت اور حمایت یاد آتی ہے جو اسکے پسینے کی جگہ اپنا خون گرانیکو ہروقت موجود اور نام پر مرمٹنے کو تیار رہتے تھے تو اسکا کلیجہ جوش میں ہاتھوں بڑھا خود بخود مسل جاتا ہے اور دل جو صرف اِس یاد سے شگفتہ ہوا پڑا تھا کملا جاتا ہے اور جب بال بچوں کی پیاری صورت کو اسکی مشتاق آنکھیں ڈھونڈھتی ہیں اور کان اُنکی بھولی بھولی باتیں سننے کو چاہتے ہیں۔ تب اُسکے دل کا صبر او تامل بھی جاتا رہتا ہے وہ وحشت اور پیچ وتاب میں ادھر اُدھر اپنی گھبرائی ہوئی نظر دوڑانے لگتا ہے تو اُسکو بجائے اِن شکلوں اور صورتوں کے جن کی تلاش میں وہ نکلے تھے اپنے گرد وپیش خوش نما اور دلفریب چیزیں دکھائی دیتی ہیں تب وہ اُن سے مخاطب ہوکر کہتا ہے کہ میرا دل لبھانیکے لئے تمہاری کوشش محض بیکار ہے مجھے یہاں چاہیئے جیسے آرام اور آسایش کے سامان ملیں رہنے کو بلند اور وسیع محل ہیں اور خدمت کرنے کے لئے ہروقت خدام مستعد ہیں لیکن

میں اِن سب آسائش اور آرام کے سامانوں سے اپنے تنہا پھوس کے جھونپڑے کو جو کیسا ہی ادنی کیوں نہ ہو بہتر اور بہت ہی بہتر جانتا ہوں کیونکہ وہاں کا منظر ایسا دلفریب ہے کہ آسمانوں پر سے ایک قسم کا نور نازل ہوتا ہوا دکھائی دیتا ہے اور وہ نور ایسا ہے جو اگر دنیا بھر میں تلاش کیا جائے تو کبھی اور کہیں نہ ملیگا۔ جب اس قسم کے خیالات اسکی وحشت کو اور بھڑکاتے ہیں تو وہ گھبرا کے اُٹھتا ہے۔ یا بارالہ مجھ سے یہ سب کچھ لے لے اور اسکی عوض میں میرا تنہا جھونپڑا جہاں میرے دل کو آرام ملتا ہے مجھے دیدے وہ چیز جو انسان کے دل کو فرحت دے سکتی ہے یہی ہے اور یہ سب سے پیاری اور بہت پیاری ہے۔ سرسری نظر تو اُس شخص پر بھی رائے دیگی۔ کہ حب وطن دنیا بھر کے لئے جسقدر تھی وہ سب کی سب اسی کی قسمت ہو گئی ہے جو کہ اُسکے کلیجہ کو پھونک دیتی ہے۔ لیکن جب عمیق نظر سے دیکھا جائیگا تو صورت حال برعکس نظر آئیگی اور معلوم ہو جائیگا کہ جو کچھ اپنے جوش وحشت میں کہہ رہا ہے اسکو حب وطن سے کوئی نسبت اور کوئی تعلق ہی نہیں۔ حب وطن ایک علےٰ جوہر ہے جو اقبالمند قوموں اور لوگوں کے دلوں میں نہاں ہے اور وہ تو اپنے دل بھلانیوالی چیزوں کو یاد کر رکھا ہے اور آسمان سے اُترے ہوئے نور کی تلاش میں ہے اِس لطیف جوہر سے جس کا نام حب وطن ہے اسکو مس تک نہیں ہوا۔ ہم میں کمی تو اسی بات کی ہے اگر حب وطن ہی ہم میں ہوتی تو ہماری آج ابتر حالت کیوں ہوتی۔ گھر کی دولت اور اپنی سلطنت کیوں کھو بیٹھتے۔ سات سمندر کے پرے رہنے والی قوم اتنی لمبی دریائی مسافت طے کر کے ہم پر حکومت کرنے کسطرح اور کیونکر آتے اگر دنیا میں حب وطن کہیں ہے تو ہماری حکمران قوم میں باوجودیکہ بہت محنت کر کے اور سفر کی بڑی سختیاں اُٹھا کر لوگ آتے ہیں اور یہاں پہنچکر بڑی آسائش اور آرام پاتے ہیں تو ایسا ہو سکتا تھا کہ یہاں کی دلفریب اور خوشنما چیزیں انکا دل بھالیتیں اور وطن کا خیال بھی کبھی نہ آتا لیکن ایسا نہیں ہوتا بلکہ ہر آن اور ہر لحظہ اپنے ہموطنوں کی محبت کا خیال اُنکے دلوں میں رہتا ہے جہانتک ممکن ہے وہ بھی کوشش کرتے ہیں کہ جو کچھ فائدہ انکے ہاتھوں سے دوسروں کو پہنچ سکتا ہے اسکے حاصل کرنیوالوں انکے ہموطن بھائی ہی ہوں۔ یہانتک تو غنیمت تھا اُنہوں نے تو یہ بھی کوشش کی کہ جسمیں انہیں کامل طور سے کامیابی ہوئی تو ملک غیر کے باشندے ایک دوسرے کو جو نفع پہنچا سکتے ہیں وہ حتی الامکان بواسطہ یا بلاواسطہ اسکے وطن یعنی ولایت کو پہنچے۔ بیشک حب وطن یہی ہے جسکا برتاؤ اہل انگلستان میں ہے

ہم ایسی تدابیر کیوں نہیں کرتے کہ ہماری ضرورتیں ہمارے ہی ہاں کی بنی ہوئی چیزوں سے پوری ہوں ہمارے ہاتھ سے جو روپیہ نکلے وہ ہمارے ایک دوسرے ہموطن کے پاس رہے۔ ہمنے تو حب وطن ہی کے نام کو خراب کر دیا ہمنے اپنی سابقہ عادات وخصائل میں کچھ ایسی تراش وخراش کی ہے کہ وہ اپنی جگہ سے بالکل ہٹ گئی ہیں اور انکا اثر کچھ کا کچھ ہو گیا ہے۔ ہمنے حب وطن کو صرف دوست آشناؤں اور باپ بھائیوں وغیرہ کو سفر میں یاد کرنے پر محدود رکھا اور یہی خیال ہے جو ہمارے گھر سے نکلنے اور کچھ کر دکھانیکا مانع ہوا اور جسنے ہماری بہادری اور مردانگی کو بیکار کر دیا یہانتک کہ یہ جوہر ہم میں اب نام کو بھی نہیں رہ گیا۔ اے بھائیوں اگر تم سچی حب وطن اور اصلی ہمدردی قوم اپنے میں پیدا کرو اور اسکو کام میں لاؤ تو اتنی دور تک جہانتک کہ تم اپنی قیاسی نظر دوڑا سکتے ہو اور اپنے خیالات پہنچا سکتے ہو تمکو تمہارا کوئی ہمسر اور مقابل نہیں دکھائی دیگا۔ اور تم آپ ہی اپنی نظیر ہو گے ہزار جان سے تمکو اپنی اس کمی کے پورا کرنیکی کوشش کرنی چاہیئے اور اپنے آپ کو تغیر زوال سے اوج اقبال پر دیکھنے کے لئے اس زمانیکا انتظار کرنا چاہیئے جبکہ حب وطن کا نور تمہارے دلمیں چمکے اور بہادری کا اعلے اور لطیف جوہر تم میں پایا جاسے۔

فصل بہار

جن لوگوں کو نیچر پر غور کرنے کی عادت نہیں ہے انکے نزدیک تو موسم کا تغیر ایک معمولی بات ہے گرمی کے بعد برسات کا آنا اگر قابل خیال ہے تو صرف اس جہت سے کہ چھت کی درستی اور مکان کی مرمت ضروری ہے یا دوشالوں اور اونی کپڑوں کو دھوپ دینے کی ضرورت ہے برسات کے بعد جاڑوں اور جاڑوں کے بعد گرمی کا آنا بھی کچھ ایسی ہی باتوں سے توجہ کے لایق ہو جاتا ہے لیکن جن لوگوں کے نیچر کے سین کو ایک دقیق کتاب تصور کیا ہے جسکا مصنف حکیم علی الاطلاق ہے انکے نزدیک ہر لفظ قابل غور ہے جسکی تشریح ہوتے ہوتے نیچرل فلاسفی سا وسیع علم پیدا ہو گیا گھانس پھونس کیڑے مکوڑوں کو جسے چھنے والے دماغ نے دیکھا تو انکو اتنی حکمتوں سے مالامال پایا جن کے بیان کا نام بوٹنی (علم نباتات) اور زولوجی (علم الحیوان) رکھا گیا ہے اور ان باتوں سے فلاسفی میں چار چاند لگ گئے۔ فصل بہار جن دلچسپیوں اور فیاضیوں کی جلوہ گاہ افسوس کتنے اہل دل نے اس کو اسی نظر سے دیکھا ہو گا جو ان کی خوبی کے سزاوار ہے اس موسم میں اگر کسی

درایت الادب اردو

حصۂ دوم

حصۂ اول میں ۹۲ صفحے نثر جو نہایت شستہ زبان اور
بامحاورہ عبارت کے لحاظ سے لاثانی ہے اور بعد ازاں ۱۵۵۰
فقرات بامحاورہ۔ ضرب الامثال۔ کہاوتیں اور ۶۰۰ الفاظ
بامحاورہ و مشکلہ مع شرح و حل معانی درج ہیں

حصۂ دوم میں ۱۳۵۰ وہ بامحاورہ اشعار جو خلاف تہذیب یا فحش الفاظ سے
بالکل پاک ہیں اور جن میں توجہ [illegible] نظم زمانۂ حال کے نامی شعرا کی
تصانیف سے انتخاب کرکے شامل کئے گئے ہیں [illegible] و بیان کا نہایت ضروری ہیں

جسکو

برائے استفادۂ امتحان دہندگان مڈل انٹرنس لوئر مڈل وغیرہ
منشی محمد عبید اللہ صاحب ہیڈ ماسٹر مڈل اسکول منیمر ضلع انبالہ نے تالیف کیا
پہلی دفعہ ماہ مارچ سنہ ۱۸۹۰ء میں بڑی خوبی اور خوش اسلوبی کے ساتھ
مطبع افتخار دہلی میں منشی محمد ابراہیم صاحب کے اہتمام سے طبع ہوئی

قیمت فی جلد حصۂ اول ۵/ | حق کاپی رائیٹ محفوظ ہے
قیمت فی جلد حصۂ دوم ۶/ | تعداد جلد ہر ایک قسم ۵۰۰

جس کتاب پر مؤلف کے قلمی دستخط نہوں وہ مسروقہ ہے
اور مؤلف کے سوا یہ کتاب کسی سے نہیں مل سکتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ و وجہ تالیف کتاب

بعد حمد خدا و نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم بخدمت جملہ ناظرین شائقین خصوصاً جناب ہیڈ ماسٹر صاحبان مدارس بارگاہ آکے نیازمند محمد عبد اللہ گزارش پرداز ہے کہ ان ایام میں مولوی محمد عمر صاحب سابق ہیڈ ماسٹر مڈل سکول منی مزرعہ ضلع کی کتاب خطوط نویسی و مضمون نویسی نظر سے گذری جسمیں شروع کر کے دو رقعے خاص بے ریش شاگردوں کے نام لکھے گئے ہیں جنکے اسمائے گرامی و حالات مدامی سے جملہ مدرسان ضلع انبالہ و ہر ایک باشندۂ منی مزرعہ بخوبی واقف ہیں انمیں بہت سی بے بنیاد باتیں لکھکر نیازمند کی طرف سے پبلک کو بدظن کرانیکی بیجا سعی کی گئی ہے اور دیگر لایق اشخاص و شرفای منی مزرعہ کی نسبت بھی بہت سے نا ملایم الفاظ و بیہودہ الزامات درج کئے گئے ہیں - اگرچہ ہر فرد بشر جسکو عقل سے ذرا بھی مس ہوگی اس سے جو نتیجہ نکالیگا وہ اظہر من الشمس ہے یعنی یہ کہ اس قسم کی تحریرات کیسے لوگوں کی ہوتی ہے اور خود اپنے ضلع کے ہم پیشہ و معزز اشخاص و دیگر شرفا کو چھوڑ کر ادنے طفل مکتب کے نام اس قسم کے رقعے لکھنے کیا معنے وہی مثل ہے ،، ٹوبھے کے گواہ ڈڈو ،، (تالاب کے گواہ مینڈک) مگر ضلع کے ہر ایک مدرس اور قصبہ منی مزرعہ و نیز گردو نواح کے ہر وضیع و شریف کو اسکی اصلیت معلوم ہے لکھتے تو کسکو لکھتے اور کیا لکھتے - ماسوا اسکے کسیکو بے ننگ اور بے ایمان بتلانا کسیکو بیجا طمع اور بیوقوفی سے منسوب کرنا - دوسرے لایق و مشہور المولفین کی کتابوں کو نظر حقارت سے دیکھنا - اپنے آپ کو اپنے منہ سے میاں مٹھو بنانا کیا شیوہ ہے ایک رسالہ کیا تالیف کیا گویا علامۂ عصر بنگئے وہی مثل ہے "چوہے کو ہلدی کی گرہ ملی آپ پنساری ہی بن بیٹھے" چاہیئے تھا کہ اپنے گریبان میں منہ ڈالکر کچھ شرمندہ ہوتے - شرمناک کارروائی کا خیال کر کے پچھتاتے اور تلافی مافات میں سعی کرتے مگر وہی مثل ہوئی "الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے" بلکہ صرف میری وجہ سے اور انصاف پسند و مظلمہ سے باز رکھنے والے سکنا منی مزرعہ کی مذمت لکھکر دل کا بخار نکالا بیچارے اپنی عادت سے بیبس (ع) خوے بد را بہانۂ بسیار - آپکا ایمان شان سے بیساختہ مسودہ چھپکر زیادہ مستحکم ہو گیا جو دوسروں کو بے ایمان بتاتے تھے - "تو سو چوہے کھا کے بلی حج کو چلی" اگرچہ اس قسم کے ہیچ کے بکھیڑے پیش کرکے ملک کرنیوالے اور تہذیب کو بٹا لگانیوالے کتابوں میں درج کرنا فضول ہے مگر چونکہ سبقت مولوی صاحب کی طرف سے ہوئی ہے مجبوراً مناسب سمجھا گیا کہ اسکی اصلیت پبلک و عام شائقین کی خدمتمیں گزارش کیجائے - اول بار ماہ اکتوبر ۱۸۹۸ء میں نیازمند و مولوی صاحب نے محنت شبانروزی سے کتاب بہار ادب تالیف کی جسکا حال اکثر مدرسان و ہر کہ و مہ سکنائے منی مزرعہ کو بخوبی معلوم ہے اور جسکا تذکرہ اقرارنامہ باہمی فیصلہ شدہ میں صاف طور پر کیا گیا ہے اور جسکو خود مولوی صاحب نے تسلیم کیا پھر مولوی صاحب نے لکھا ہے کہ عبد اللہ نے محض بے ایمانی کی ترتیب سے نام لکھوایا سبحان اللہ (ع) چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد + چونکہ مولوی صاحب چند روز کیلئے میرے استاد بھی رہے تھے اور افسر بھی اور خود ڈالکی نہ آپکے متعلق - انہی وجوہات سے کل خط و کتابت بابت انطباع کتاب مذکور مولوی صاحب ہی کرتے رہے اور انہی تعلقات کی وجہ سے کسی قسم کا باہمی اقرارنامہ ضروری نہیں سمجھا گیا تھا مگر دل میں کچھ تھا اور زبان پر کچھ یہ خاصیت نہ تھی - خاک میں اس مٹی کے جس سے تھا اپنا خمیر + جب کتاب قریب انطباع پہنچی تو جناب منشی گلاب سنگھ صاحب کا خط آیا کہ کتاب تیار ہے اور آپ کو ایک روز کیلئے لاہور آنا چاہئے مولوی صاحب نے جواب میں لکھدیا کہ میں منشی عبد اللہ کو جو اس کام میں میرا شریک ہے اور جسکا ساختہ پرداختہ ہے بطور ... بھیجتا ہوں اور مجھکو ایک ہفتہ کی رخصت بہانہ علاج مرض طحال دلاکر روانہ لاہور کر دیا میں نے وہاں پہنچکر کل کارروائی کی اور اشتہاری کارڈ مطبوعہ بخدمت جملہ ہیڈ ماسٹر صاحبان مدارس لاہور ہی سے روانہ کر دیئے اگر میرا تعلق کتاب سے نہ ہوتا تو خود اہل مطبع مجھے کس طرح دخل دیتے اور اہل مطبع جانتے ہونگے کہ میں نے وہاں پہنچکر علاج مرض طحال کرایا یا کتاب کی طبع میں سعی کی در اصل بات یہ ہے کہ بوجہ ... سرکاری انصاب رو رکے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ردیف الف

۵۱ ادا پورا نہو یک حرف اصلا حمد یزداں کا	ظفر	اگرچہ صد زباں ہو دو زباں خامہ سخنداں کا
۵۲ اگر ہو جائے پارہ پارہ دل اُسکی محبت میں	″	تو پھر ہر پارۂ دل کو سمجھ سیپارہ قرآں کا
۵۳ ہوا حمد خدا میں دل جو مصروف رقم میرا	″	الف الحمد کا سا بنگیا گویا قلم میرا
۵۴ حیرت نہیں کہ پرتو رخسار یار سے	″	آئینہ ہو اگر ید بیضا کلیم کا
۵۵ نہ بولا ہم نے کھڑکایا بہت در	″	ذرا درباں کو کھڑکایا تو ہوتا
۵۶ تو جو آئینہ صفت غیر سے ہو جائیگا صاف	″	تیری جانب سے مرے دل میں غبار آئیگا
۵۷ میری جانب سے پڑی سخت گرہ دلمیں ترے	″	شکست پیماں ترا محکم نہ ہوا پر نہ ہوا
۵۸ ایک دم پر ہوا نہ باندھ حباب	″	دم کو دم بھر میں یہاں ہوا دیکھا

۵۱ یزداں مجازاً خداوند تعالی کیونکہ اسلام سے پہلے اہل فارس دو خدا مانتے تھے ایک یزداں فاعل خیر دوسرا اہرمن فاعل شر سخنداں شاعر مطلب شاعر کی دو زبان والی قلم اگر سو زبان والی بھی بنجاوے تب بھی خدا کی حمد کا ایک حرف ادا نہیں ہوسکتا -

۵۲ پارہ پارہ ہونا ٹکڑے ٹکڑے ہونا - بیقرار ہونا قرآن (پڑھنا) کلام اللہ یہ لفظ مصدر مستعمل یعنی مفعول ہے سیپارہ قرآن کا تیسواں حصہ مطلب اگر خدا تعالی کی محبت دل میں پیدا ہو جاوے تو دل مانند قرآن شریف بزرگ و مقبول ہو جاوے +

۵۳ مصروف ہونا کسی کام کی طرف متوجہ ہونا - مطلب یہ کہ الحمد (یعنی حمد خدا) لکھنے میں اسقدر دلی توجہ ہوئی کہ قلم ہی خود الحمد کا الف بنگیا - اور قلم بشکل الف ہوتا ہے +

۵۴ کلیم ہم سخن و ہمگفتگو و لقب موسی علیہ السلام بسبب ہمکلامی خدا کے ید ہاتھ بیضا روشن سفید - حضرت موسی کا ہاتھ آگ سے جلگیا تھا حق تعالی نے اُسی ہاتھ کو معجزہ اُنکے واسطے بنا دیا کہ جس وقت اپنی بغل میں ہاتھ مس کرکے نکالتے تھے مانند آفتاب کے روشن ہو جاتا تھا مجازاً کرامات و خرق عادات پرتو شعاع - کرن - آئینہ ہونا حیران ہونا یا ظاہر ہونا مطلب یار کی چہرہ کی روشنی کو دیکھکر اگر ید بیضا بھی باوجود اپنی بے نظیر نورانی ہونیکے حیران ہو جاوے تو کچھ تعجب نہیں یار رخسار مثل ید بیضا معلوم دیوے +

۵۵ اول کھڑکایا - کھٹکھٹانا دوم کھڑکایا دھمکانا - سزا دینا +

۵۶ صاف ہونا دل میں کدورت نہ رکھنا دل میں غبار آنا - دل میں رنج ہونا - دل میں میل آنا +

۵۷ شکست پیماں - عہد توڑنا اقرار - دل میں گرہ پڑنا - دل میں عداوت ہونا - رنج بیٹھنا +

۵۸ ایک دم تھوڑی مدت ہوا باندھنا غرور کرنا شیخی کرنا دم سانس دم بھر ذرا سی دیر ہوا ہونا - اڑ جانا - غائب ہونا +

[۱] باندھی ترے ہاتھوں میں جو کل غیر نے مہندی	ظفر	آنکھوں میں مری دیکھ کے لوہو اُتر آیا
[۲] کیا جانئے بنی قیس پہ کیا دشتِ جنوں میں	ظفر	جو خاک بسر آج بگولا نظر آیا
[۳] منہ تھا کیا ماہ کا کوٹھے پہ ترے منہ چڑھتا	ظفر	مہرِ پُر نور نے بھی منہ نہ دکھایا ہوگا
عشق ظفر ہے گورکھ دھندا اسکے کھولے پیچ کوئی کیا [۴]	″	ایک کھلا تو دوسرا محکم پیچ کے اوپر پیچ پڑا
[۵] گر مری مژگانِ تر برسائیے موتی ایکبار	″	نام دھو ڈالے جہاں سے ابرِ گوہر بار کا
[۶] خانۂ چشم میں اک لحظہ نہ ٹھیرا آنسو	″	لگ گئی جیسے کہ اس طفل کو باہر کی ہوا
[۷] چشم لاغر ترے سودائی کا اب ایسا ہو	″	عکسِ چشم ہو جولاں پاؤں میں ڈھیلا جو
[۸] چشم میں دنبالہ دیکھو اس بتِ گمراہ کا	″	مست آہو منہ میں گویا پتا لیے ہے کاہ کا
[۹] خال کاجل کا نہ سمجھو اس زنخداں کے قریب	″	آگیا ہے ہاتھ زنگی کے کنارا چاہ کا
[۱۰] قدم رکھے ہے وہی عاشقی کے میدان میں	″	کہ جو ہتھیلی پہ ہے اپنا سر لیے آتا
[۱۱] شمع کی طرح مجھے رات کٹی سولی پر	″	چین سے یادِ قدِ یار نے سونے نہ دیا
[۱۲] اسکے رکتے پہ نہ جا پیتے ہی جامِ مے ظفر	″	دیکھنا باتوں میں وہ کافر ستم کھل جائیگا
[۱۳] شوقِ پابوسی رہا پہنچا نہ قدموں تک ترے	″	تیرا بسمل پاؤں لے قاتل رگڑ کر رہ گیا

[۱] آنکھوں میں لہو اتر آنا۔ غصہ کے ایسے آنکھوں کا سرخ ہونا۔ نہایت غصہ ہونا ✦

[۲] بگولا مصیبت پڑنا۔ خاک بسر۔ سر پر خاک اُڑانا جو علامت ماتم و سخت مصیبت کی ہے ✦

[۳] کیا منہ تھا بطور استفہام انکاری۔ منہ چڑھانا۔ مقابل ہونا۔ برابری کا دعویٰ کرنا۔ منہ نہ دکھانا۔ شرم کے سبب چھپ پھرنا۔ مطلب یہ ہے کہ چاند کا تو کیا ذکر سورج بھی تیری جیسا خوبصورت نہیں ہے ✦ [۴] گورکھ دھندا۔ ایک قسم کا قفل ہوتا ہے جسکا کھولنا اور بند کرنا نہایت مشکل ہوتا ہے ✦ پیچ کھولنا۔ آسانی ۔۔۔ پیچ پڑنا۔ اُلجھ جانا۔ زیادہ دقت پیش آنا۔

[۵] نام دھو ڈالنا۔ نام اُڑا دینا۔ معدوم کر دینا۔ مطلب سیراب ہونا ابر کے برسنے سے بھی زیادہ ہے ✦

[۶] آنسو کو اس سبب سے کہ وہ آنکھ سے نکلتے ہی گر پڑتا ہے طفل قرار دیتے ہیں۔ باہر کی ہوا لگنا۔ پردیس کی سیر کا شوق ہونا۔

[۷] جولان۔ بیڑی۔ چیونٹی کی آنکھ کیا اور پھر اسکا عکس وہ بھی تیرے عاشق کے پاؤں میں ڈھیلا ہے۔ لاغری کا نہایت مبالغہ ہے جولان کو بسبب حلقہ دار ہونے کے آنکھ سے مشابہ کیا ہے [۸] دنبالہ دیکھنا۔ وہ سرمہ آنکھ کے گوشہ سے باہر کو نکل جاتا ہے۔ دنبالہ کو گھاس کے تنکے سے اور آنکھ کو ہرن سے مشابہ کیا ہے ہرن مستی کے وقت گھاس کا پتا منہ میں لیا کرتا ہے اور اسوقت بہت خوشنما معلوم دیتا ہے ✦

[۹] ٹھوڑی میں جو ذرا سا گہراؤ ہوتا ہے اسکو چاہ زنخداں کہتے ہیں۔ تل کو زنگی سے اور زنخداں کو کنارۂ چاہ سے تشبیہ دی ہے۔

[۱۰] ہتھیلی پر سر لینا۔ مرنے پر تیار ہونا۔ [۱۱] رات سولی پر کٹنی۔ بڑی مصیبت اٹھانا ✦

[۱۲] رکنا بات بیان نکرنا صنم بت و بلحاظ خوبصورتی معشوق کھل جانا بھید ظاہر کر دینا۔ کہتے ہیں نشے میں مست ہو کر انسان سب بھید ظاہر کر دیتا ہے ✦ [۱۳] پاؤں رگڑنا بے انتہا کوشش کرنا ✦

جب دیکھا یا تو نے اپنا قدِ رعنا باغ میں ظفر پھر تو خجلت سے زمیں میں سرو گڑ کر رہ گیا

پہلوانِ عشق کا کیا پوچھتے ہو مجھ سے حال ″ جو چڑھا ہتّے پر اُسکے وہ پچھڑ کر رہ گیا

جب وہ خط پڑھکے بھڑکا اور بھڑک کر رہ گیا ″ دل خطا واروں کا دھڑکا اور دھڑک کر رہ گیا

ستم ہے میں ہوں عین وصل میں ناکام جوں ساحل ″ کہ لب ہیں خشک میرے اور ہے آغوش میں دریا

حباب اُسکو سرِ گرداب مت سمجھو کہ بہتی ہے ″ مرے گریہ سے قائل ہو کے کوڑی گوش میں دریا

حباب اتنا ابھر جاتا ہے کیوں اک دم کی ہستی پر ″ الٰہی پھونک دیتا کیا ہے اُسکے گوش میں دریا

دو بالا دیکھکر تری چشمِ سیاہ کا + ″ آہو چبانا چھوڑدے پھر برگِ کاہ کا

تنکے چُننے گا وحشیوں کی طرح ناصحا ″ دیکھیگا گر کرشمہ اُس آہو نگاہ کا +

ہو بھی گرمی گلابی بادۂ گلگوں سے بغیر اتنو جاڑا اسے پیکر گلابی ہوگیا

پاک دنیا سے رہتے اہلِ صفا دنیا میں اے ظفر آب میں کب گوہرِ غلطاں بھیگا

ہوا اسقدر گرم بازارِ وحشت لگا بکنے کانٹے میں تل تل کے کانٹا

ترے دستِ حنائی سے جو کی تھی روکشی اُسنے دھرا انگارا اس خاطر سے دستِ شاخ پر گل کا

جب ترے بیمار کی گردن کا منکا ڈھل گیا ہمدموں کی آنکھ میں نقشہ کفن کا ڈھل گیا

---

۵۱ زمین میں گڑ جانا - نہایت شرمندہ ہونا ۵۲ ہتّے پر چڑھنا - قابو میں آنا - پچھڑنا - پیچھے کو گرنا - مات ہونا -

۵۳ بھڑکنا جلنا - غصہ ہونا + دل دھڑکنا - دل بیقرار ہونا - دل لرزنا - خوف چھانا +

۵۴ دریا کا پانی دو نوں کناروں کے درمیان ہوتا ہے اور کنارے خشک ہوتے ہیں اسیطرح میں وصل میں بھی ناکام ہی رہتا ہوں

۵۵ حباب بشکل کوڑی ہوتا ہے + کان میں کوڑی پہننا - حلقہ بگوش و مطیع و فرمان بردار بننا - کوڑیا غلام ہونا -

۵۶ ابھر جانا + متکبر و مغرور ہو جانا - اک دم کی ہستی + ذرا سی زندگی + کان میں پھونک دینا - کان میں کچھ کہنا - بہکانا -

۵۷ تیری سیہ آنکھ کی مستی ہرن کے پتے چبانے کی وقت کی مستی سے بھی زیادہ ہے +

۵۸ تنکے چننا پاگل و خبطی ہو جانا - دیوانہ بننا +

۵۹ گلابی چھوٹا شیشہ گول نگین و منقش گلابی جاڑا + کم درجہ کی سردی +

۶۰ بطرے ... باوجود آب (چمک) میں رہنے کو آلودہ نہیں ہوتا اسیطرح اہل صفا دنیا میں، دنیا کی آلائش سے پاک رہتے ہیں

۶۱ وحشت - نفرت آدمیوں سے جیسے جانوروں میں ہوتی ہے - بازار گرم ہونا + رونق ہونا اول کانٹا چھوٹا ترازو جس میں قیمتی چیزیں تلتی ہیں دوم کانٹا معروف وحشت جہان میں اسقدر بڑھ گئی ہے کہ کانٹا بھی جو مشکل سے ملتا تھا اب جیسے خریدار زیادہ ہو گئے ہیں وہ مہنگی اور کمیاب ہو جاتی ہے + ۶۲ روکشی - نفرت کرنا - گل کو آگ کے انگارہ سے مشابہ کیا ہے +

۶۳ منکا ڈھلنا گردن کا نزع کے وقت ایک طرف کو جھکنا +

مریضِ عشق کی تیرے بیاں کیا کیجئے حالت [۵۱]	ظفر	کہ بس پتھرا گئیں آنکھیں ہوا یکسر بدن ٹھنڈا
سہم کر [۵۲] اس ناتواں کا ہوگیا بس دم ہوا	〃	صید افگن تیرے ناوک کا یہ سنّاٹا ہو
دیا ہوویگا [۵۳] جسنے عاشقی میں جانِ شیریں کو	〃	نشانِ کوہکن چھاتی پر اُسکے سنگ ہوویگا
زلفِ جاناں [۵۴] ہے ظفر ایک بلا زہر کی گانٹھ	〃	ایسے کالے کو نہ تو صاحب فرہنگ کھیا
کیا [۵۵] فقط گریہ سے چشم تر پہ پانی پھر گیا	〃	ایک پل میں ایک جہاں کے گھر پہ (عقل) پانی پھر گیا
ہم [۵۶] سے ہر بات پہ اُکھڑے تو یوں اوظالم	〃	نہیں معلوم تجھے غیر نے کیونکر گانٹھا
نالہ [۵۷] بلبل کا جو سنتا نہیں وہ گلشن میں	〃	پارہ شبنم نے بھرا گل کے کہیں کان میں کیا
اُسے [۵۸] ظفر لائے ہو تم چھین کے چھلا اُسکے	〃	خیر تو ہے کہو گل کیا کہیں اب کھائیے گا
یہ آسماں [۵۹] غلام ہے کس مہ جمال کا +	〃	پہنے پھرے ہے کان میں بالا ہلال کا
نہ نکلا مطلع [۶۰] ابرو کا تیرے مطلعِ ثانی	〃	کہ دیوانِ ہلالی ہم نے تو سارا اُلٹ مارا
انشتاب [۶۱] آستیں پہ میرے مژگاں سے چھٹکے پہنچا	〃	اس طفل نے تو پکڑا اُنگلی پکڑ کے پہنچا
خاک چھانا [۶۲] کیا مدت وہ تیرے کوچے میں	〃	تو نے باتوں میں کہ جس خاک بسر کو چھانا
بغل سے [۶۳] لیکے وہ دل یوں بجاتا ہے بغلیں	〃	کہ جیسے ہاتھ کسی کم بغل کے مال آیا +
جو کچھ نہ کہنا [۶۴] تھا وہ کہدیا ظفر اُس سے	〃	بھڑاس دل کی وہاں ساری میں نکال آیا

۵۱ آنکھیں پتھرانا۔ آنکھوں کا بےحس و حرکت ہونا۔ کھلی کی کھلی رہنا + بدن ٹھنڈا ہونا۔ حرارت عزیزی کا جاتے رہنا یعنی قریب مرگ ہونا ۵۲ سہم کر۔ خوف زدہ ہوکر + دم ہوا ہونا دم کا بدن سے نکلجانا۔ مرنا سنّاٹا ہونا۔ بیہوش ہونا + ۵۳ چھاتی پر سنگ ہونا یا چھاتی کا پتھر۔ غم و اندوہ۔ آفت ۵۴ زہر کی گانٹھ + مجسم شرارت۔ فسادی + ۵۵ پانی پھرنا۔ ڈوب جانا۔ تباہ و برباد ہونا ۵۶ اُکھڑنا۔ ناراض ہونا + گانٹھنا۔ موافق ہونا۔ میل ملاپ کرنا + ۵۷ کان میں پارہ بھرنا۔ بہرہ بنانا شبنم کو پارہ سے تشبیہ دی ہے + ۵۸ گل کھانا۔ معشوق کے چھلے کو گرم کرکے اپنی پیشانی یا کسی اور عضو پر داغ دینا اور اُسکو نشان عشق سمجھنا + ۵۹ ہلال اول شب کا چاند جسکو بالے سے تشبیہ دی ہے + کان میں بالا پہننا۔ حلقہ بگوش اور مطیع فرمانبردار بننا + ۶۰ مطلع غزل کی پہلی بیت شاعر معشوق کی ہر ایک ابرو کو بیت کے مصرعہ سے تشبیہ دیتے ہیں۔ مطلع ثانی دوسرا مطلع غزلوں میں اکثر دو یا تین مطلع بھی لاتے ہیں اور اُسکو اچھا سمجھتے ہیں۔ دیوان غزلوں کی کتاب ہلالی نام شاعر لطف یہ کہ ہلال بھی ابرو سے مشابہ ہے اسیواسطے یہاں ہلالی لایا ہے۔ اُلٹ مارنا ورقوں کا اُلٹ پلٹ کرنا۔ تمام کو دیکھ جانا مطلب تیری ابرو ہلال سے بھی زیادہ خوشنما ہے + ۶۱ اُنگلی پکڑ کے پہونچا پکڑنا۔ ذرا سی رعایت دیکھکر زیادہ سہارا ڈھونڈنا + ۶۲ خاک چھاننا بیفائدہ کوشش کرنا۔ چھاننا دل کا بھید معلوم کرلینا + ۶۳ بغلیں بجانا۔ نہایت خوش ہونا + کم بغل اوچھا۔ نادار + ۶۴ دل کی بھڑاس نکالنا۔ دل کا بخار نکالنا۔ ناراضگی کی تمام باتیں ظاہر کردینا +

جل گیا گل کا جگر اُس روئے آتشناک سے [1] (معشوق کے چہرے)	ظفر	قطرۂ شبنم نہیں ہے یہ پھپھولا ہو گیا
[2] اپنے زخمی سے تڑق کر تو جو بولا جنگجو +	〃	ٹوٹے یوں زخموں کے ٹانکے اِک تڑاقا ہو گیا
[3] کھینچا جو نقشہ کلکِ تصور سے یار کا	〃	نقاشِ چیں کو ہمنے ظفرؔ چیں بلا دیا
[4] جھڑ گئی شیخی تری روبرو میرے اے اشک	〃	تو غبار اُسکے نہ دل میں کبھی دھو کر آیا
[5] اشکِ مژگاں پہ ہے سو نیزے چڑھاتا پانی	〃	چشمِ تر کوئی یہ لڑکا ہوا طوفاں پیدا (شریر لڑکا)
[6] لیجاؤ جی اگر تم بیٹھے ہو دیکے دھرنا +	〃	پر کوئی دوستی میں واں پھر قدم دھرنا
[7] قینچی کی طرح ظالم تیری زباں ہے چلتی	〃	کچھ بیٹھے بیٹھے میرے حق میں نہ گل کترنا
[8] مجھ سے جب دست و گریباں یار کے در پر ہوا	〃	یا الٰہی کیوں نہ اُس دم دستِ رباں گل گیا
[9] اے ظفرؔ افسوس واں ہرگز گلی اپنی نہ دال		گوشت سب شوربۂ حسرت سے مرا یہاں گل گیا
[10] بگڑا مزاج دیکھئے کیسی بنے ظفرؔ		مُنہ اُسنے یوں جو پھیر کے چیتون بنا لیا
[11] میں ہوں وہ تفتہ جاں جو لگے لپٹ کو ہوا		بھڑکائے دلمیں آتشِ زردشت کو ہوا
[12] غنچہ چمن میں گانٹھ کا پورا ہے پر صبا		جب تک لگے نہیں زرِ یکمشت کو ہوا
[13] گوش زد چرخ دنی کے ہو مری کیا فریاد		کہ نہایت ہی یہ سنتا ہے کمینہ اونچا
[14] اے واقفِ مذاقِ سخن ہے یہ وہ مثل (کمینہ سفلہ)		پھونکے ہے چھاچھ کو بھی جلا جو ہی دودھ کا

[1] قطرۂ شبنم کو پھپھولے سے تشابہ کیا ہے - روئے آتشناک - چمکتا دمکتا چہرہ + [2] تڑق کر بولنا - جھجکر بولنا - ناراض ہوکر بولنا تڑاقا - کسی چیز کے ٹوٹنے کی آواز + [3] نقاشِ چیں - لقب ارژنگ مصور + چیں بلا دینا - مات کرنا - ہرا دینا + [4] شیخی جھڑنا - غرور ٹوٹنا - عزت گھٹنا - غبار دھونا - رنج دلی دور کرنا + [5] سو نیزے پانی چڑھانا - بڑی مصیبت میں پھنسانا - طوفان ہونا - شرارتی ہونا + [6] دھرنا دیکر بیٹھنا - اڑکر بیٹھنا - بلا مراد حاصل ہونیکے نہ اُٹھنا + قدم نہ دھرنا - بالکل نہ آنا [7] زبان قینچی کی طرح چلنا - جلد جلد بولنا - گل کترنا - انوکھا و عجیب کام کرنا - شرارت اُٹھانا + [8] دست و گریباں ہونا - ایک کا دوسرے کے گریبان میں ہاتھ ڈالنا - لڑنا [9] دال گلنا - دخل ہونا - مطلب برآری ہونا + [10] مزاج بگڑنا - بد مزاج و مغرور ہونا - بگڑنا مصیبت پیش آنا + منہ بنانا - تیوری چڑھانا - [11] آتش زردشت - یا آتش فارسی وہ آگ کی بھٹی جو دین زردشت کے پیرو بادشاہ جلاتے تھے اور اُسکی آگ بجھنے نہ دیتے تھے مطلب میں ایسا جلا ہوں کہ اگر میری ہوا کسی پیچھے کو بھی لگ جائے تو اُسکے دل میں آتشِ زردشت جیسے سوزش پیدا کردے + [12] غنچہ - بغیر کھلا ہوا پھول - زرِ یکمشت - وہ روپیہ جو اکٹھا ایک ہی مٹھی میں ہو - گانٹھ کا پورا - مالدار آدمی - ہوا لگنا - غرور کرنا - ظاہر ہے کہ ہوا لگنے سے غنچہ کھل جاتا ہے + [13] گوش زدن - سننا - اونچا سننا - کم سنائی دینا + [14] دودھ کا جلا چھاچھ کو پھونک پھونک کر پیتا ہے - یعنی جسکو کسی چیز سے صدمہ پہنچتا ہے وہ اُسکی مثابہ چیزوں سے بھی بہت ڈرتا ہے +

سبز ہندا یہ نہیں کان میں اُس کافر کے [۵۱]	ظفر	افعی زلف نے (کالا سانپ) زہر لے دلِ ناداں اُگلا
دیکھتے ہی عشق کو عقل گئی سٹ پٹا [۵۲]	"	دل کو مرے آفریں یہ جو ڈٹا سو ڈٹا
چشم کو ہے تیرے کام جب پڑا سُرمہ سے [۵۳]	"	زہر بھری ہر نگہ سانپ ہے پتھر نپٹا
کیا بھرے ہیں کان خدا جانے غیر نے [۵۴]	"	غصے میں جو پھرے ہے وہ کافر پھرا پھرا
بحرِ بخشش میں تیغ کیوں ڈوبے گرانبارِ گناہ [۵۵]	"	کہ نہیں پانی پہ ہرگز کوئی پتھر تیرا
دل نہیں کھلنے کا دل پر جب ہی داغِ عشق [۵۶]	"	قفل تعویذی ہے یہ اس خانۂ معمور کا
باندھنا مشکل نہیں گر تیرا مضمونِ دہاں [۵۷]	"	قافیہ غنچہ کا تنگ سے غیرتِ گل کیوں ہوا
ملتا کس طرح نہیں اُس سنگدل کا غم [۵۸]	"	یا رب یہ کیسا آن کے چھاتی پہ سِل بنا
کہوں میں کیا کہ ہے ہمسرِ دلِ بیتاب پارے کا [۵۹]	"	لے ہے تو دیکھ کر ہوتا ہے زہرہ آب پارے کا
دیکھتا ہوں ترا جوڑا تو پھر آتا ہے خیال [۶۰]	"	ڈنکا یہ کس کے کلیجے پہ اُٹھا مارے گا
کلامِ تلخ سے کئے بیٹھے کیا گلی میں ترے [۶۱]	"	کہ زہر مجھ پہ ہر اک پاسبان سے کھایا
اے ستمگر کس نے ایسا تجھ کو نٹ کھٹ کر دیا [۶۲]	"	ان فریبوں سے ترے عالم کو تل پٹ کر دیا
جا بیٹھئے اُس در پہ اور دھونی لگا کر بیٹھئے [۶۳]	"	جو گیا دل سوختہ واں باندھ [illegible]
واسطے بھیجنے کے کیا خاک ہو نشو و نما [۶۴]	"	سبز ہو سکتا نہیں وہ جو کہ دانہ گھن کھایا

۵۱ زہر اگلنا - جلی کٹی باتیں کرنا زہر کھانے سے بدن کا رنگ سبز ہو جاتا ہے۔ ۵۲ عقل سٹ پٹانا - عقل ماری جانا۔ [illegible]
۵۳ ڈٹنا - کسی چیز کے آگے مضبوط ہو کر کھڑے ہونا - خوف نہ کرنا + ۵۴ زہر بھری نگہ - غضب و غصہ کی نگاہ - پتھر نپٹا - وہ سانپ جو پتھر کو چاٹے جس سے اُسکا زہر زیادہ ہو جاتا ہے + ۵۵ کان بھرنا - کسی شخص کی کسی کے سامنے بدگوئی کرنا - پھرا پھرا - برگشتہ - ناموافق +
۵۶ گرانبار گناہ - بہت گنہگار - مطلب جسطرح پتھر پانی میں ڈوب جاتا ہے اسیطرح گنہگار بھی بحرِ بخشش میں ڈوب جائیگا یعنی بخشا جائیگا +
۵۷ دل کھلنا - دل خوش ہونا - ڈر جاتے رہنا - قفل تعویذی - تعویذ یا منتر سے کسی چیز یا جگہ کو کیلنا ۵۸ قافیہ تنگ ہونا [illegible] پریشان ہونا [illegible]
۵۹ چھاتی پر سل بننا - نہایت غم و اندوہ کا بوجھ ہونا ۶۰ زہرہ آب آنا - پتا پانی ہونا - خوف کھانا یعنی دل پارے سے بھی زیادہ بیقرار [illegible]
۶۱ جوڑا بالوں کا - بالکل سانپ کا سا ہوتا ہے +
۶۲ زہر کھانا - حسد کرنا - جلنا +
۶۳ نٹ کھٹ - شوخ - شریر - دغا باز - تل پٹ کرنا - غائب کرنا - برباد کرنا +
۶۴ دھونی لگا کر بیٹھنا - جوگیوں کی طرح ایک جگہ آگ جلا کر بیٹھے رہنا - فقیر بننا +
۶۵ بھیجنا - بیوقوف - نشو و نما - اُگنا و بڑھنا - مجازاً ترقی کرنا گھن جانا - گھن لگنا - ایک کیڑا ہوتا ہے جو اناج کو اندر سے کھا کھا کر برباد کر دیتا ہے

مثل یہ ہے ظفر ہے نکلی ہونٹوں اور چڑھی کوٹھوں	ظفر	نہیں کہنے کی جو بات اُسکا کہنا کچھ نہیں اچھا
منہ سے کیا کیا چکھاتی دیکھتے زاہد کو دخترِ رز	؍	جو اُس مردار کے پالے یہ خوش اوقات پڑ جاتا
لگایا دخترِ رز کو اگر کسی نے منہ	؍	تو اُسکو خوب ہی اُس بیحیا نے بہکایا
باتیں کرتا ہے عدو تجھ سے جو ٹیڑھی سیدھی	؍	ایک دن خوب یہ کج بحث بنے گا سیدھا
خلد سدرہ و طوبے کو سکھلا دے	؍	ہمارا طائرِ دل طیر کرنا +
جتنا چھانا اتنا پایا کر کے اسکو چھانا خاک	؍	ہم یہ کہیں کس منہ سے ہمنے خوب چھان کچھ چھان لیا
آگئے تو آگ اس طرح تجھ پر ہوتا تھا کبھی	؍	آج ہے لے شعلہ خو تو کس کا بھڑکایا ہوا
جو سوزِ عشق سے ہیں بیچ کے داغ داغ جلا	؍	تو جس نے دیکھا یہ جانا چہل چراغ جلا
رہا کھٹکتا رقیبوں کی آنکھوں میں عاشق	؍	اگر وہ سوکھ کے کانٹا ہوا تو ایسا ہوا
نہ ملی برقع مینا ہے تو اچھا ہوا ورنہ	؍	خدا جانے ارادہ اپنا اے بنت العنب کیا تھا
دست بردار ہوں کیا دلبرِ سنگیں دل سے	؍	ہاتھ پتھر کے تلے اب تو ظفر آہی گیا
ہے گرمی فغاں سے دہن میں جو آبلہ	؍	گھلکا ہے اپنے کہتے ہیں ہم منہ میں آگیا

۵۱ نکلی ہونٹوں اور چڑھی کوٹھوں - بات منہ سے نکلتے ہی جہان میں مشہور ہو جاتی ہے ۵۲ منہ سے چکھانا - تنگ کرنا - بدلہ لینا - دخترِ رز (انگور کی لڑکی) مجازاً شراب - مردار - حرام شے - خوش اوقات - اپنی اوقات کو نیک کاموں میں گزارنیوالا - پالے پڑنا - سابقہ اور واسطہ پڑنا - بس میں آنا ۵۳ منہ لگانا - توجہ کرنا - پینا - بہکانا - دماغ کا چکر میں آنا - دیوانہ بننا +
۵۴ ٹیڑھی سیدھی باتیں کرنا - اُلٹی باتیں کرنا - کج بحث - اُلٹے دلایل اور منہ زوری سے کسیکو تنگ کرنے والا - سیدھا بننا - درست ہونا + ۵۵ سدرہ درخت بیری جو آسمان ہفتم پر ہے اور اُسکو سدرۃ المنتہیٰ بھی کہتے ہیں - طوبےٰ - سونت طلیب یعنی خوشبودار وزیادہ پاک و نام درخت بہشتی جسکی شاخیں بہشت کے ہر ایک مکان میں پہنچی ہیں اور اُس سے قسم قسم کے میوے اور خوشبوئیں حاصل ہوتی ہیں طائر سدرہ حضرت جبرئیلؑ + ۵۶ چھانا - دریافت کیا - خاک کرکے چھانا خوب تحقیق سے دریافت کیا + چھان لیا - دیکھ لیا مطلب یہ ہے ہر چند سعی کی لیکن تمام جہان کو دریافت نکر سکے + ۵۷ آگ ہونا - بھڑکنا - بہت غضبناک ہونا + بھڑکانا - کسیکو کسیکی برائی جتلاکر برانگیختہ کرنا - شعلہ خو - جلد غصہ ہونیوالا - غضیلا + ۵۸ داغ داغ ہوکر جلنا - بالکل جل جانا - چہل چراغ - ایک قسم کا جھاڑ یا قندیل جس میں چالیس چراغ جلتے ہیں + ۵۹ رقیب - نگہبان جو دو شخص ایک معشوق پر عاشق ہوں ایک دوسرے کا رقیب کہلاتا ہے - آنکھوں میں کانٹا سا کھٹکنا - نظروں میں چبھنا - برا و ناگوار معلوم دینا - سوکھ کر کانٹا ہونا - نہایت لاغر اور کمزور ہونا
۶۰ برقع - ایک کپڑا ہوتا ہے جس میں بدن سر سے پاؤں تک ڈھکا رہتا ہے اور جسکو پردہ دار عورتیں پہنتی ہیں - مینا - شیشہ شراب - بنت العنب (انگور کی بیٹی) مجازاً شراب + ۶۱ دست بردار ہونا - ترک کرنا - بالکل چھوڑ دینا - پتھر تلے ہاتھ آنا - سخت مصیبت یا غم میں گرفتار ہونا +
۶۲ گھلکا - جو کسی دوا توں یارہ وغیرہ و مختلف دواؤں سے منتر پڑھ کر بنایا جاتا ہے اُسکو اگر منہ میں رکھکر کہیں جائیں نشان نہیں ہوتا اور سکتے نہیں +

دشت گردی کے نہیں دن ح قریب آتے ہیں	ظفر	اے ظفر کیوں ہے کھنچا تا مرا تلوا رہتا
نشانِ بے رواجی گر دکھائے زور مٹ جائے	ذوق	چھپا ہے دیدۂ صراف کے نقشِ درم میرا
ہوا ہے سینہ یکسر خارزارِ دشتِ غم میرا	"	کہ آیا پا بہ خوں آغشتہ ہو کر لب پہ دم میرا
لطف جاتا ہے بہر و نالۂ پر شور کا	"	خونِ دل پینا ہے یہ کھانا مجھے سیندور کا
روشن اشک گرا دینگے نظر سے اک دن	"	ہے ان آنکھوں سے یہی مجکو سجھائی دیتا
ہے دل کی داؤگھات میں مژگانِ چشمِ یار	"	کرتی ہے قصدِ ٹٹی کی اوجھل شکار کا
بجھنے کی دل کی آگ نہیں زیرِ خاک بھی	"	ہوگا درخت گور پہ میری چنار کا
اشک آئے نہیں مژگاں پہ کیا رونے ابھی	"	پانی سو نیزے دیا باندھ کے طوفان چڑھا
بخشتا نہ کو دیتا ہے فلک کب ناخن	"	جانتا ہے کہ یہ ہے عقدہ کشائی کرتا
ہر تنکے سے تیرے تارِ نفس سینے میں مرے	"	کانٹا سا کھٹکتا ہے نکلجا سے لیئے تو اچھا
نہ جھاڑا غیر کو ہرگز کہ ہو کر جھاڑ لپٹا تھا	"	مجھی پہ گالیوں کا جھاڑ تو نے بدزبان باندھا

۱ دشت گردی صحرا میں پھرنا۔ آوارہ پھرنا + تلوا کھجاتا پاؤں کے تلوے میں کھاج ہونا جسکو سفر کرنے کی علامت سمجھتے ہیں +

۲ اگر میری بے رواجی اپنا زور دکھائے یعنی حد سے بڑھ جائے تو میرے سکے کا نقش جسکا مٹنا بہت مشکل ہوتا ہے صراف کی صرف آنکھ جھپکنے سے مٹ جائے اور سکے کی قدر و قیمت نقش ہی کے ساتھ ہوتی ہے اور بلا نقش بے رواج ہو جاتا ہے +

۳ میرے سینہ میں غم ہجر کے اسقدر کانٹے لگے ہیں کہ اسنے تمام سینہ لہولہان ہوگیا ہے اور جو سانس اندر سے آتا ہے خون میں بھرا ہوتا ہے

۴ سیندور کھانا۔ جس سے گلا بیٹھ جاتا ہے لطف جاتا رہتا ہے مرگی ہونا خون دل پینا اندر ہی اندر غم کھانا مطلب یہ کہ اندر ہی اندر غم کھانے سے جو آواز نکلتی بھی بند ہوگئی اور اس سبب سے نالہ کا شور و فریاد بھی کم ہوگیا سیندور کھانے کی مثال کہتا ہے +

۵ نظر سے گرانا ذلیل و خوار کرنا مطلب یہ کہ جسطرح آنکھیں آنسوؤں کو گرا دیتی ہیں اسیطرح بباعث کثرت رونے کے نتیجہ وہ دشمن ذلیل کر دینگی

۶ داؤگھات میں رہنا گرفتار کرنے کی فکر میں رہنا ٹٹی کے اوجھل شکار کرنا گھات میں بیٹھکر شکار کھیلنا۔ چھپ کر حملہ کرنا یہاں پلکوں کو ٹٹی اور شکار کی آڑ بنایا ہے +

۷ چنار ولایت میں ایک درخت ہوتا ہے جسکے پتے سرخ اور آدمی کے پنجے جیسے شکل کے ہوتے ہیں کبھی کبھی اس میں خود بخود آگ لگ جایا کرتی ہے آتش سے سرخی ہوتی ہے شاعر پنجۂ معشوق کو اسکے پتے سے تشبیہ دیتے ہیں مطلب یہ کہ دل کی آگ کے اثر سے مرنے کے بعد بھی درخت چنار ہی گور پر پیدا ہوگا جسمیں خود بخود آگ لگ جاتی ہے +

۸ طوفان باندھنا جھوٹی تہمت لگانی سو نیزے پانی چڑھانا بہت ہی مبالغہ کرنا حد سے زیادہ بڑھ جانا +

۹ ناخن دینا۔ مدد دینا۔ عقدہ کشائی کرنا مشکل کو حل کرنا +

۱۰ کانٹا سا کھٹکنا ۔ برا معلوم ہونا کانٹا نکلجانا ۔ غم دور ہونا +

۱۱ جھاڑنا شرمندہ و قائل کرنا ۔ دھمکانا ۔ جھاڑ ہو کر لپٹنا ۔ سر ہو جانا ۔ پیچھے پڑ جانا ۔ تنگ کرنا گالیوں کا جھاڑ لگانا گالیاں دینا +

گل اس نگہ کے زخم رسیدوں میں مل گیا	ذوق	یہ بھی لہو لگا کے شہیدوں میں مل گیا
کشتہ ہم نہیں ہوتا تیغ قلق ہجر ہے مجھکو	،	کس وقت مرا منہ کو کلیجا نہیں آتا
رسائی ہوئی جبکہ دامن تک اس کے	،	ہوا ہاتھ اپنی رسائی کا جھوٹا
نالہ جب دل سے چلا سینہ میں پھوڑا اٹکا	،	چلتی گاڑی میں دیا عشق نے روڑا اٹکا
وہ ہوں میں گیسوئے موج محیط اعظم وحشت	،	کہ ہے گھیرے ہوئے روئے زمیں کو پیچ و خم میرا
حق تو یوں ہے یہ انانیت عجب غماز ہے	،	قصہ پہنچایا زبانِ دار پر منصور کا
ہر داغِ معاصی مرا اس دامن تر سے	،	جوں حرف سر کاغذ نم اٹھ نہیں سکتا
آیت سجدہ ہے حق میں مرے ہر جوہرِ تیغ	،	ہے خم تیغ فقط کیا خم محراب بنا +
رشک سے اس زلف کے کیا مشک ہی بھرے ہے خوں	،	بلکہ جلکر سوختہ عنبر بھی سارا ہو گیا
شب فراق میں اس مہ جبیں کے انجم چرخ	،	مجھے ڈراتے ہیں آنکھیں نکال کے کیسا
آنکھ سے اشک صفت مجھکو گرا کر نہ سنبھال	،	ہیں نہیں وہ کہ سنبھالے سے سنبھل جاؤنگا
ڈھلکا اپنے مثال دانہ تسبیح کیوں منکا	،	کہ جب پھیرا سفر دنیا سے کیا کام استخارہ کا

۵۱ زخم رسیدہ ۔ گھائل ۔ لہو لگا کر شہیدوں میں مل جانا ۔ کسی کام میں ذرا سا دخل دیکر پورا حق دار بنجانا ۔ تھوڑا سا صدمہ اٹھا کر برابر کا ساتھی ہوجانا ۔ ۵۲ کلیجہ منہ کو آنا ۔ جی گھبرانا ۔ ۵۳ ہاتھ جھوٹا ہونا ۔ کسی صدمہ سے ہاتھ بیکار ہو جانا ۔ مطلب یہ کہ اگر اوس کا دامن میرے ہاتھ کو

۵۴ چلتی گاڑی میں روڑا اٹکانا ۔ جاری کام کو روک دینا ۔ بنے بنائے کام میں خلل ڈالنا ۔ مطلب یہ کہ نالہ دل سے باہر کو چلا تھا ۔ مگر سینہ میں پہنچکر سینہ کی جلن سے پھوڑا بنکر وہیں رہگیا اور آگے نہ بڑھ سکا +

۵۵ گیسو ۔ وہ لمبے بال جو زلف سے سوا کانوں کے برابر ہوتے ہیں ۔ موج ۔ پانی کی لہر ۔ محیط گھیرنے والا ۔ مطلب میری وحشت اسقدر بڑھی ہوئی ہے کہ اوس نے تمام جہان کو اپنے احاطہ میں گھیر رکھا ہے ۔ ۵۶ انانیت ۔ انا ہم کہنا ۔ غرور کرنا ۔ غماز ۔ سخن چین ۔ چغلخور ۔ حضرت منصور بسبب انا الحق (میں خدا ہوں) کہنے کے دار پر کھینچے گئے +

۵۷ دامن تر ۔ گنہگار ہونا ۔ مطلب ۔ جسطرح گیلے کاغذ کے اوپر سے حرف نہیں اٹھ سکتا اسیطرح گناہ کا داغ میرے سے رفع نہیں ہوتا ۔ ۵۸ آیت سجدہ ۔ قرآن کی اوس آیت کو کہتے ہیں جسکے پڑھتے ہی فی الفور سجدہ کرنے کا حکم ہے تلوار کے جھکاؤ کو محراب کے جھکاؤ سے مشابہ کیا ہے ۔ مطلب ۔ یار کی تلوار کو دیکھکر فوراً آیت سجدہ کیطرح میرا سر جھک جاتا ہے

۵۹ زلف کو خوشبو میں مشک و عنبر سے تشبیہ دیتے ہیں ۔ مطلب میرے یار کی زلف سے دونوں رشک کرتے ہیں ۔

۶۰ انجم (ستارہ) بشکل آنکھ معلوم دیتا ہے ۔ آنکھیں نکال کر ڈرانا ۔ غصہ اور غضب کی نظر سے دیکھنا +

۶۱ آنکھ سے گرانا ۔ بےعزت سمجھنا ۔ سنبھالا ۔ مرنے سے پہلے جو مریض کو کچھ ہوش آجاتا ہے +

۶۲ استخارہ (خدا سے بہتری چاہنا) اصطلاح شرع میں حسب قاعدہ کچھ کلام پڑھکر کسی کام کے انجام کی نسبت غیب سے آگاہی دریافت کرنی ۔ یہاں گردن کے منکے کو دانہ تسبیح سے مشابہ کیا ہے +

عشق یہ معجزہ کیسا ہے کہ اُس کشتہ کے[۱]	ذوق	مُوئے سر حلق سے پیدا ہوئے اور سبزہ ہوا
رِسے جاتے ہیں کس سے زخم اُس تیغِ تبسم کے[۲]	"	کہ یاں کُھلتا ہے بخیہ سوزنِ عیسےٰ مریم کا
دلیرانِ محبت کو خلش سے اسکی مژگاں کی[۳]	"	پسِ مُردن لحد میں بھی ہے عالم چاہِ رستم کا
نہ منہ ڈال خارِ آبلے ہیں کہ ہوگا[۴]	"	یہ ساغر مئے کہربائی کا جھوٹا
کوچہ زلف بتاں میں دل پڑا ہوگا کہیں[۵]	"	پوچھتے ہو کیا ٹھکانا اُس خدائی خوار کا
گرد کھادوں عالم اپنے نالہاے زار کا[۶]	"	کام لوں ہر تارِ نفس سے تارِ موسیقار کا
بھرتی ہے کیا کیا مسیحائی کا دم بادِ بہار[۷]	"	بنگیا گلزارِ عالم رشکِ صد دار الشفا
باسنے اور یہی میں ہے اخلاص بہم[۸]	"	گوندھتے سورۂ اخلاص کو پڑھکر سہرا
دل پھانستی ہے زلف سیہ فام ہمارا[۹]	ولی	لو قافیہ تنگ ہے سیہ فام ہمارا
واعظ گھر میں تو رندوں کے بہت جاتا ہے[۱۰]	"	ہو عمامہ نہ تبرک سرِ بازار ترا
گلا کیوں ہجر میں اُس کا نہ کرتا[۱۱]	دہلی	مثل تیغ ہے ... مرتا کیا نہ کرتا
کھلایا کیا شبِ ہجراں نے سرمہ[۱۲]	کوثر	گیا اب بولنا مرغ سحر کا

۱؎ معجزہ ـ عاجز کر دینے والا پیغمبر کا ایسا کام جس کے کرنے سے خلق عاجز ہو ـ کشتہ ـ مارا ہوا ـ حلق سے بالوں کا پیدا ہونا ... تعلق ہے اور سبزہ کو بال سے تشبیہ دی ہے اور یہ تعجب کی بات ہے کہ مرنے کے بعد حلق سے سبزہ اور بال پیدا ہو جائیں +

۲؎ تبسم ـ آہستہ ہنسنا ـ سوزن عیسیٰ ـ جب حضرت عیسیٰ کو آسمان پر بلوایا تھا انکے دامن میں ایک سوئی تھی جو کر سوئی دنیا کی چیز ہے اسیواسطے ... چوتھے آسمان پر رہ گئے اور آگے نہ گئے ـ بخیہ کھلنا ـ ٹانکے ادھڑنا ـ بھید کھلنا ـ مشکل پیش آنی مطلب اس شعر کے عاشق زخمی کا علاج حضرت عیسیٰ بھی نہ کر سکے ـ ۳؎ خلش ـ زخم کرنا ـ چبھونا ـ لحد ـ قبر کا اندرونی حصہ ـ چاہ رستم ـ وہ کنواں جس میں اسکے بھائی نے اسکو دھوکہ سے گرادیا تھا اور اسمیں ... بھالے نیزے ... لگا رکھے تھے یعنی اہل محبت کو قبر میں بھی آرام نصیب نہیں + ۴؎ کہربا ـ زرد رنگ کا ایک پتھر ہوتا ہے اگر اسکو گھاس کے تنکے کے سامنے رکھیں تو اسکو کھینچ لیتا ہے مطلب یہ کہ اے خار ... آبلوں میں منہ نہ ڈال ورنہ تجھکو اپنے اندر ہی کھینچ لیجائیگا ـ ۵؎ خدائی خوار ـ آوارہ پھرنے والا ـ ... +

۶؎ موسیقار ـ نام ایک پرندہ کا ہے جسکی چونچ میں بہت سوراخ ہوتے ہیں اور ان سوراخوں سے طرح طرح کی آوازیں نکلتی ہیں ... علم موسیقی ... نکالا ہے اور ایک باجہ کا نام بھی ہے جسمیں مثلث کی طرح چھوٹی اور بڑی تاریں ... ہوئی ہوتی ہیں مطلب ... +

۷؎ دار الشفا ـ تندرستی کا گھر ـ ہسپتال ـ شفاخانہ ـ مسیحائی ـ مُردہ کو زندہ کرنا ـ ... +

جہان کا باغ ـ مراد دُنیا +

۸؎ سورہ اخلاص وہ قل ہو اللہ کا نام ہے جسکو محبت پیدا کرنے کے واسطے پڑھا کرتے ہیں +

۹؎ دل پھانسنا ـ اپنی طرف راغب کرنا دل کو قابو کرنا ـ ... زلف کو سیاہ فام ... +

۱۰؎ تبرک ـ برکت لینا ـ مطلب یہ کہ ... سر بازار کہیں تیرا دوپٹہ اتار کر ... نہ کر دیں +

۱۱؎ مرتا کیا نہ کرتا ـ جب آدمی مجبور ہو جاتا ہے تو ہزار طرح کی تدبیریں کیا کرتا ہے +

۱۲؎ سرمہ کھلانے سے آواز بیٹھ جاتی ہے بلکہ گونگا ہو جاتا ہے یعنی جدائی کی رات کو مرغ بھی نہیں بولتا ...

قامت[1] جاناں کا سایہ پڑتے پڑتے خاک پر	کوثر	بڑھ گیا اتنا کہ آخر فتنۂ محشر ہوا
آئے[2] پھولوں میں جو وہ عشرت گلشن اپنا	〃	باغِ فردوس بنے گوشۂ مدفن اپنا
لن[3] ترانی کی نہ لے برق تجلی چمکی	〃	سامنا آج ہے لے وادیٔ ایمن اپنا
چشم[4] بد دور جوانی ہی پھٹی پڑتی ہے	〃	دیکھ سکتے نہیں وہ آپ بھی جوبن اپنا
سر[5] شک اعتراضِ عجز نے الماس ریزی کی	مومن	جگر صد پارہ ہے اندیشۂ خوں گشتہ طاقت کا
اس[6] نقشِ پا کے سجدے نے کیا کیا کیا ذلیل	〃	میں کوچۂ رقیب میں بھی سر کے بل گیا +
کچھ[7] جی گرا پڑے تھا پر اب تو نے تازے سے	〃	مجھکو گرا دیا تو مرا جی سنبھل گیا +
درد[8] ہے جاں کے عوض ہر رگ و پے میں سارے	〃	چارہ گر ہم نہیں ہونے کے جو درماں ہوگا
نسبت[9] عیش سے ہوں نزع میں گریاں یعنی	〃	ہے یہ رونا کہ دہن گور کا خنداں ہوگا
بجھ[10] گئی ایک آہ میں شمعِ حیات	〃	مجھ کو دمِ سرد نے ٹھنڈا کیا
رقیبوں[11] پر ہوئی کیا آج فرمائش جواہر کی	〃	کہ میرا عاشق خطِ زمرد فام لیتا تھا
نالہ[12] کدم میں اڑا ڈالے دھوئیں -	〃	چرخ کیا اور چرخ کی بنیاد کیا
شوخ[13] بازاری تھی شیریں بھی مگر -	〃	ورنہ فرق خسرو و فرہاد کیا

[1] سایہ پڑنا - دوسرے جیسے عادت ہو جانا - محشر - قیامت کو لوگوں کے جمع ہونیکی جگہ - معشوق کے قد کو دیکھکر ایک جہان دیوانہ ہوکر اوسکے ارد گرد جمع ہو گیا ہے جو فتنہ محشر سے مشابہ ہے

[2] فردوس - بہشت کا اعلیٰ طبقہ - پھول تیلیہ (رسم سوم کی فاتحہ)

[3] لن ترانی (تو ہرگز نہ دیکھ سکیگا) اشارہ ہے طرف قصہ حضرت موسیٰ کے کہ انہوں نے خدا سے اوسکے دیدار کی خواہش کی خدا کا حکم ہوا کہ تو نہ دیکھ سکیگا - تجلی - روشن و ظاہر ہونا اور اشارہ طلبہ نور الٰہی سے جو حضرت موسیٰ کو کوہ طور پر ظاہر ہوا اور حضرت موسیٰ بیہوش ہو گئے + وادی جنگل ایمن داہنی طرف والا وادی ایمن اوس جنگل سے مراد ہے کہ حضرت موسیٰ اپنی بیوی کے ساتھ رات کیوقت اوس جنگل کے داہنی طرف کو جاتے تھے اتفاقاً بسبب حمل گر جانے کے آگ کی تلاش کرتے تھے ناگاہ دور سے روشنی معلوم دی جب قریب پہنچے تو معلوم ہوا کہ ایک درخت پر تجلی نور ہے اوسی جگہ حضرت موسیٰ کو غیب سے ندا ہوئی اور نبوت کی اول معراج وہی تھی - لن ترانی کی لینا - اپنی آپ تعریف کرنا

[4] جوانی پھٹی پڑتی ہے - نہایت گدگدا اور مست دل بدن ہے اور اپنی خوبصورتی کو دیکھکر خود ہی بیخود ہوئے جاتے ہیں +

[5] الماس ریزے ہیرے کی انی کا چبھنا جو جگر کو ٹکڑے ٹکڑے بنا دیتا ہے مطلب یہ کہ میں نے عاجز ہو کر جو آنسو نکالے اوہن نے میری کل طاقت کا خون کر کے جگر کے سینکڑوں ٹکڑے کر دیئے [6] دوست رقیب کے پاس جاتا تھا مجھکو یار کے نقش پا کو سجدہ کرنیکے لیئے رقیب کے کوچہ میں جانا پڑا جو نہایت ذلت کا باعث ہے [7] جی گرا پڑنا - دل بیٹھا جانا - اداس ہونا [8] علاج کرنے سے اگر درد جاتا رہا تو ہم مر جاینگے - [9] قبر کا کھلا ہوا منہ ہنستے ہوئے آدمی کی مانند ہے چونکہ عیش کی عادت رکھتا ہوں اسواسطے مجھے قبر سے ڈر لگتا ہے [10] شمع حیات بجھ جانا - مرنا - ٹھنڈا کرنا - حرارت غریزی کا بدلنا [11] فرمائش ہونا - کسی چیز کے لانے کے واسطے کہنا - زمرد - نام جوہر سبز رنگ جس سے خط یعنی داڑھی کے آغاز کو تشبیہ دی ہے - عاشق خط سے نکلیا تا جنت زمرد فام - معشوق کے زمرد جیسے خط کا عاشق [12] دھوئیں اڑانا - نیست و نابود کر دینا - ملیا میٹ کر دینا - کیا بنیاد ہے - یعنی کچھ حقیقت نہیں

[13] شوخ بازاری - رنڈی - مطلب شیریں تھی جو بطمع مال و زر فرہاد کو چھوڑ کر خسرو سے ملاپ رکھا اسواسطے وہ بھی کیسی ہی ہوگی اگر سچی محبت رکھتی تو ایسا نکرتی +

روزِ جزا جو قاتلِ دلجو خطاب تھا	مومن	میرا سوال ہی مرے خوں کا جواب تھا
چھڑکے ہے لون زخم پہ کیوں نہوں غم میں	"	الماس کی تھی آس جبھی تک الم نہ تھا
محوِ جفا ستم کشِ الطاف کیا ہوا	"	رحم اسکا میرے حال پہ آیا غضب ہوا
ہم یقینی جوشِ وحشت سے فلک پر پہنچتے	"	خار دامنگیر پر عیسےٰ کے سوزن ہوگیا
دھو دیا اشکِ ندامت نے گناہوں کو مرے	"	تر ہوا دامن تو بارے پاک دامن ہوگیا
صور تھی منقارِ مرغِ صبح پہلو سے مرے	"	وہ قیامت قد جو اٹھا حشر برپا ہوگیا
سرمۂ تسخیر سے ہم خود مسخر کیوں نہوں	"	آنکھ کی پتلی جو تھی جادو کا پتلا ہوگیا
اشک و اثر و نہ اثر باعثِ صد جوش ہوا	"	ہچکیوں سے میں یہ سمجھا کہ فراموش ہوا
دم ہے آنکھوں میں یہ صدمہ ہے دل پر گزرا	"	گزرے دنیا سے بلا۔ تم ہی سے بس در گزرا
ہاتھوں سے اپنے مہرۂ تریاک کھو دیا	"	بگڑا ہے کھیل کیا فلکِ حقہ باز کا
تشبیہ آئینہ سے جو ہوتا تھا آب آب	"	ملجائے خاک میں وہ بدن تو مصیبتا
چلا منزل بمنزل خاک اڑاتا	"	ہوا پر خاک کے تودے لگاتا
ہمت کا اسکی حال میں لکھکر بتاؤں کیا	آزاد	کاغذ کے کوزے میں کہو دریا کو لاؤں کیا

۱ روزِ جزا وہ دن جس روز ہر ایک مرکا بدلا ملیگا۔ قیامت کا دن سوال مانگنا خون کا جواب۔ قصاص یا خون کے بدلے کچھ چیز ملنا۔ مطلب یہ کہ قیامت کو میرا سوال (معشوق کا ملنا) ہی میرے خون کا عوض تھا اور یہی غرض عاشق کی ہوتی ہے +

۲ زخم پر نون چھڑکنا۔ زخم کو زیادہ گہرا کرنا۔ بہت ہی دکھ دینا ہیرا کھا کر آدمی مرجاتا ہے مطلب یہ کہ مجھکو تو مرنیکی امید تھی اور اسواسطے مجھکو کچھ غم تھا۔ مگر وہ تو مجھکو مارتا بھی نہیں بلکہ زخم کو اور زیادہ گہرا کرتا ہے +

۳ محوِ جفا ہمیشہ ظلم سہنے والا۔ ستم کشِ الطاف۔ مہربانی کا ظلم اٹھانیوالا مطلب یار کی عنایت و مہربانی ہیں ظلم سے بھی زیادہ تکلیف ہوتی ہے

۴ حضرت عیسےٰ کے دامن میں ایک سوئی رہجانیکے سبب وہ چوتھے آسمان پر رک گئے اور آگے نہ بڑھ سکے اسیطرح اگر میرے دامن میں کانٹے نہ لگتے تو میں جوشِ وحشت سے آسمان پر پہنچتا۔ خار کو سوزنِ عیسےٰ سے مشابہ کیا ہے +

۵ گناہوں کو دھونا۔ پاک کردینا۔ تر دامن ہونا۔ گنہگار ہونا۔ پاک دامن ہونا۔ گناہوں سے پاک ہونا +

۶ صور۔ جانور کا سینگ۔ اور وہ نفسری جو حضرت اسرافیل قیامت کو پھونکینگے اول تو تمام خلقت کو فنا کرنیکے لئے دوسری دفعہ خلقت کے زندہ کرنیکے واسطے حشر برپا ہونا فتنہ اٹھنا۔ آفت ڈھانا +

۷ تسخیر فرمانبردار بنانا۔ مسخر ہونا۔ مطیع ہونا۔ جادو کا پتلا۔ آٹے کی وہ انسانی صورت جو کسی پر جادو کا عمل کرنیکے لئے بنائی جاتی ہے۔ مطلب یہ کہ معشوق کی آنکھ کا سرمہ تسخیر ہمارے واسطے جادو کا پتلا ہے۔ کہ بلا اوسکی سعی کی ہم خود اوسکے مطیع بن جاتے ہیں +

۸ رونے سے دلکا بخار نکلجاتا اور جوش کم ہوجایا کرتا ہے مگر یہاں برخلاف اوسکے زیادہ جوش ہوتا ہے اسی سبب سے ہچکی آنے سے خیال ہے کہ اب مجھے یار بالکل بھول گیا حالانکہ ہچکی آنا علامت یادکرنیکی ہے ۹ آنکھوں میں دم آنا۔ آخروقت آنا۔ قریب مرگ ہونا مطلب دنیا سے ہماری بلا جاوے جینے تمکو ہی چھوڑدیا ۱۰ تریاک نام۔ دوای مرکب نافع زہر۔ حقہ باز (بازیگر) مکار۔ مہرہ تریاک ہاتھ سے کھونا عمدہ چیز کا تلف ہوجانا۔ کھیل بگڑنا۔ کام بگڑنا۔ کام میں خلل آنا ۱۱ آب آب ہونا۔ شرمندہ ہونا۔ خاک میں ملجانا۔ قبر میں جانا۔ مرنا۔ برباد ہونا

وہ آگے آگے جاتا تھا میں ساتھ ساتھ تھا [1]	آزاد	دامن تھا اُسکے شوق کا اور میرا ہاتھ تھا
طوفانِ برف سر پہ کھڑا ہے تُلا ہوا [2]	″	ہے یہ دَرہ کہ موت کا منہ ہے کھُلا ہوا
عرضِ کیجئے جوہرِ اندیشہ کی گرمی کہاں [3]	غالب	کچھ خیال آیا تھا وحشت کا کہ صحرا جل گیا
حضرتِ ناصح گر آویں دیدہ و دل فرشِ راہ [4]	″	کوئی مجھ کو یہ تو سمجھا دو کہ سمجھاوینگے کیا
سر پہ چڑھنا تجھے پھبتا ہے پر اے طرفِ کلاہ [5]	″	مجھ کو ڈر ہے کہ نہ چھینے ترا لمبر سہرا
خاک پر [6] رکھے حنائی پا برہنہ تو اگر	ناسخ	پنج شاخہ نقش پا کی جا ہو روشن زیر پا
میں [7] وہ وحشی ہوں کبھی سونگھا جو میرا استخواں	″	مارے وحشت کے سگِ جاناں ہرن ہو جائیگا
گلوں [8] نے کپڑے پھاڑے ہیں قبائے یار پر کیا کیا	آتش	حنا پس پس گئی ہے دستِ پائے یار پر کیا کیا
گلے [9] کو کاٹ کر اپنے شہیدانِ محبت نے	″	لہو کے گھونٹ گھونٹے ہیں حنائے یار پر کیا کیا
اِس [10] گلشنِ ہستی میں عجب دید (دنیا) ہے لیکن	سودا	جب چشم کھلی گل کی تو موسم ہے خزاں کا
ہم [11] خاک میں ملے تو ملے لیکن اے سپہر	میر	اُس شوخ کو بھی راہ پہ لانا ضرور تھا
ہوتا [12] ہے شکوہ کبھی تقدیر کا -	حالی	اُڑتا (بیجا) ہے خاکا کبھی تدبیر کا
درد [13] منت کشِ دوا نہ ہوا	غالب	میں نہ اچھا ہوا بُرا نہ ہوا
زخم [14] گر دب گیا لہو نہ تھما	″	کام گر رک گیا روا نہ ہوا

[1] دم بہ دم زیادہ شوق ہوتا تھا +

[2] تُلا ہوا - جُھکا ہوا قائم - دَرّہ پہاڑوں کے درمیان جانیکا راستہ - موت کا منہ نہایت خطرناک +

[3] اس قدر مزاج میں گرمی ہے کہ صرف اسکی خیال کرنے سے صحرا جل گیا - عرض و جوہر میں تلازم ہے +

[4] دیدہ و دل فرشِ راہ - سر اور آنکھوں پر آویں - نہایت عزت و تعظیم کے لئے بولتے ہیں +

[5] سر پہ چڑھنا - غرور گھمنڈ کرنا - پھبتا ہے زیب دیتا ہے - طرہ چھیننا - اعلیٰ درجہ پر ہونا +

[6] پنج شاخہ - پانچ شاخوں والی شمع +

[7] ہرن میں اور جانوروں سے زیادہ وحشت (لوگوں سے نفرت) ہوتی ہے - ہرن ہونا - بھاگ جانا +

[8] کپڑے پھاڑنا - رشک کرنا - پسنا شرمندہ ہونا - مطلب یہ کہ پھول یار کی قبا کو دیکھکر اور مہندی دستِ پا کو دیکھکر شرمندہ ہے +

[9] لہو کے گھونٹ گھونٹنا - سخت تکلیفیں برداشت کرنا - شہید گواہ یا راہِ خدا میں یا جنگ میں مارا ہوا +

[10] دید سیر و تماشا گل کیواسطے کھلنے ہی خزاں موجود ہے اسیطرح جیسے آدمی کو ہوش و حواس آتے ہیں تو مرجاتا ہے +

[11] خاک میں ملنا - برباد ہونا - راہ پر لانا - درست کرنا + [12] خاکا اُڑانا - بدنامی ہونا [13] اگر میں تندرست نہ ہوا تو اچھا ہوا کہ دوا کا احسان تو اٹھانا نہ پڑا [14] کام رکنا - کام بند ہونا یا ناتمام رہنا - روا ہونا - کام چلنا - درست ہونا +

مصرع اول	شاعر	مصرع ثانی
وہ[1] نازنیں یہ نزاکت میں کچھ یگانہ ہوا	آتش	جو پہنی پھولوں کی بدّھی تو دردِ شانہ ہوا
نہیں[2] ہے مثلِ صدف مجھ سا دوسرا کمبخت	آتش	نصیبِ غیر مرے مُنہ کا آب و دانہ ہوا
دم[3] ناک میں آ رہا تھا اپنا	انشا	تھا رات یہ انتظار تیرا
خط[4] کی خوبی ترے عارض پہ یہ کہتی ہے کہ مور	سودا	رونقِ ملکِ سلیماں نہ ہوا تھا سو ہوا
اُسکے پاؤں[5] سے جا لگی ہے حنا +	میر	خوب سے ہاتھ اُسے لگائیگا
اپنی ڈیڑھ[6] اینٹ کی جُدی مسجد	〃	کسی ویرانے میں بنائیگا +
گرد[7] بھٹی کیا حاصل مانند بگولے کے	〃	اِس دشت میں سر گاڑے جوں سیل چلا جانا
کیا[8] پالی کے مول آکر مالک نے گھر بیچا	〃	ہے سخت گراں سستا یوسف کا بکا جانا
گر[9] جو کٹ کے زمیں پہ کہیں ترا ناخن	•	فلک نے اُسکو اُٹھا کر وہیں ہلال کیا
اب[10] بھی ستم کو چھوڑ کہ کہتے ہیں بد نہیں	•	آجائے گھر جو شام کو بھولا سویر کا
ملنا[11] جفا شعار کا ایہام ہو گیا	ناظم	یعنی مار بنگیا جب رام ہو گیا
اِک[12] قافلہ ٹھیرا تھا یہاں عزّ و علا کا	مولوی اسمٰعیل	جو کچھ تھا گزر جانے میں جھونکا تھا ہوا کا
وہ[13] ڈیڑھ صدی پہلے سے جو اپنا ڈھچر تھا	〃	انصاف سے دیکھو اُسے کیا پوچ و لچر تھا
یا فوج[14] کنیزوں کی تھی اِک قہرِ خدا کا	〃	یا بولتا طوطی تھا کسی خواجہ سرا کا

[1] یگانہ ہونا ۔ بے مثل و بے نظیر ہونا +

[2] موتی خود دانہ کی شکل ہوتا ہے آب (چمک) بھی رکھتا ہے مگر اوسکا فائدہ غیر کو ہوتا ہے نہ خود موتی کو +

[3] دم ناک میں آنا ۔ تنگ ہونا ۔ عاجز ہونا +

[4] داڑھی کی شروع یعنی ذرا ذرا سے روئیں کو چیونٹیوں سے تشبیہ دیتے ہیں ۔ ملک سلیمان سے چہرہ کو مشابہ کیا ۔ مور = چیونٹی اور سلیمان

[5] پاؤں سے لگنا قدم لینا ۔ پاؤں پکڑنا ۔ ہاتھ لگانا ۔ نقصان پہنچانا ۔ صدمہ دینا + [6] ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنانا یا سب سے علیحدہ رہنا ۔ اتفاق نہ کرنا + [7] سر گاڑے سر جھکائے یعنی نیچے اور متواضع ہوکر [8] پالی کے مول ۔ بہت ہی سستا ۔ گھر مراد حضرت یوسف سے ۔ مالک نام سوداگر جسکے ہاتھ حضرت یوسف بکے تھے ۔ اور اُس نے مصر میں جاکر اُنکو زلیخا کے ہاتھ بیچا + سخت گراں نہایت قابلِ افسوس + [9] ناخن کو ہلال (پہلی رات کے چاند) سے تشبیہ دی ہے +

[10] سویر کا بھولا شام کو گھر آئے ۔ کام بگاڑ کر اگر پھر درست کر لیوے اور سنبھل جائے تب بھی اُسکو بگڑا نہ جانو +

[11] ایہام (غلطی و شک میں ڈالنا) و نام صنعت کہ شعر میں کوئی لفظ دو معنی لاویں اور مراد وہاں معنی بعید سے ہو ویسے یعنے مطیع اور یہی عکس دینے والا بنگیا [12] عزّ عزت دار جمید ۔ علا بلندی و بزرگی ۔ ہوا کا جھونکا ۔ بہت جلد گزرنے والا +

[13] ڈھچر طریقہ و دستور پوچ و لچر بیہودہ و خراب [14] طوطی بولنا ۔ زور شور ہونا ۔ زمانے کا موافق آنا +

کوشش ہی کا طوطی ہے سدا دھر میں بولا [1]	مولوی اسمعیل	کوشش ہے غرض طرفہ کرامات کا گولا
کیوں قوم کی اعزاز کی لٹیا کو ڈبویا [2]	″	کیوں کسب کمالات میں تم ہوگئے پسپا
بلند ایک ہوتا تھا گرداں شرارا [3]	حالی	تو اُس سے بھڑک اُٹھتا تھا ملک سارا
عرب جسپہ قرنوں سے تھا جہل چھایا [4]	″	پلٹ دی بس اک آن میں اسکی کایا
زمانہ کے بگڑے ہوؤں کو بنایا + [5]	″	بہت دن کے سوتے ہوؤں کو جگایا
پراگندہ دفتر تھا یونانیوں کا + [6]	″	پریشاں تھا شیرازہ ساسانیوں کا
جہاز اہلِ روما کا تھا ڈگمگاتا + [7]	″	چراغ اہلِ ایراں کا تھا ٹمٹماتا +
کیا اُمیّوں نے جہاں میں اُجالا [8]	″	ہوا جس سے اسلام کا بول بالا
نہ چھوڑا کوئی رخنہ کذبِ خفی کا [9]	″	کیا قافیہ تنگ ہر مدعی کا
انہیں کے ہیں مشرق میں سب نام لیوا [10]	″	انہیں سے ہوا پار مغرب کا کھیوا
بازار اُنکا کھرا یا کہ کھوٹا [11]	″	ہے قول و قرار اُنکا جھوٹا کہ سچّا
منہ اپنا ہو گو دین و دنیا میں کالا [12]	″	نہ ہو ایک بھائی کا پر بول بالا

۱ کرامات کا گولا - سب چیز کو دکھانیوالی - عزت و بزرگی دینے والی +

۲ لٹیا ڈبونا - برباد کر دینا - بہت ہارنا +

۳ شرارا - شرارت و لڑائی - بھڑک اٹھنا - آگ کا مشتعل ہونا - زیادہ لڑائی و عداوت ہونا +

۴ قرن مدت طویل جسکے تعین میں اختلاف ہے جسمیں ۳۰ یا ۸۰ یا ۱۰۰ سال بتلاتے ہیں - کایا پلٹ دینا حالت بدل دینا +

۵ زمانے کے بگڑے ہوئے - بہت ہی جاہل لڑاکو بنایا یا درست و مہذب بنایا - سوتے ہوؤں کو جگایا جاہلوں کو علم و عقل سے آراستہ کیا

۶ ساسان نام پسر بہمن جو اپنی بہن کے ڈر سے فقیر ہو کر نکل گیا تھا اوسکی اولاد ساسانیان کہلائی تھی - دفتر پراگندہ ہونا و شیرازہ پریشان ہونا - مراد پریشان ہونے و حالت خراب ہونے سے ہے +

۷ جہاز ڈگمگانا - جہاز لرزتا تھا - کام خراب تھا - بے امنی تھی - چراغ ٹمٹمانا - چراغ کی روشنی کم ہونا - حالت تنزل ہونا +

۸ اُمّی منسوب بہ اُم (مادر) وہ لڑکا جسکا باپ لڑکپن میں مرجاوے اور وہ ماں کی گود میں پرورش پاوے اور اس سبب سے اوسکو علم نصیب نہ ہووے مجازاً وہ شخص جو لکھنا پڑھنا نجانے و لفظ اُمّی لقب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ اُنہوں نے کسی سے تعلیم نہیں پائی تاکہ اوستاد کی بزرگی آپ پر ثابت ہووے - اُمیّوں مراد مسلمانوں سے ہے - اُجالا کرنا جہان کو ہر طرح کے علم و فن سے آراستہ کرنا - بول بالا ہونا - ترقی اور زور و شور ہونا +

۹ رخنہ چھوڑنا - کوئی عیب یا خلل باقی رکھنا - قافیہ تنگ کرنا - مجبور کرنا - دق کرنا +

۱۰ نام لیوا - نام لینے والے - کھیوا پار ہونا - کام بامراد ہونا +

۱۱ بازار کھرا ہونا - رونق پر ہونا - بازار کھوٹا ہونا بے رونقی ہونا ۱۲ منہ کالا ہونا - بدنامی و بےعزتی ہونی +

روایات[1] پر حاشیہ اک چڑھانا — قسم جھوٹے وعدوں پہ سو بار کھانا — حالی

اگر مدح[2] کرنا تو حد سے بڑھانا — مذمت پہ آنا تو طوفاں اُٹھانا — ″

نہ کوشش[3] کی ہمت نہ دینے کو پیسا — اُڑانا مگر مفت اِک اِک کا خاکا — ″

عزیزوں[4] کی جس بات میں عیب پانا — نشانہ اُسے پھبتیوں کا بنانا — ″

غرض[5] عیب کیجے بیاں اپنے کیا کیا — کہ بگڑا ہوا یاں ہے آوے کا آوا — ″

فرہاد[6] وار در صدد جوئے شیر کیا — اب جا چکا ہے سانپ تو پیٹیں لکیر کیا — نذیر احمد

دل[7] جو صدمہ بڑا اُٹھاتا تھا — ایک رنگ آتا ایک جاتا تھا — ذوق

پست[8] فطرت سے سوائے رنج کچھ حاصل نہیں — پا بہ گل کشتی کو کر دیتا ہے پانی تھانہ کا — ″

سہرکشی[9] آخر فرومایہ کو دیتی ہے شکست — ٹوٹتا ہے نخل بر انجام خشتِ خام کا — ″

ماتم[10] دریا دلاں شادی تنک ظرفوں کی ہے — گریۂ مینا ہے باعث خندہ ہائے جام کا — ″

تجھ[11] سے آہوئے رم کردہ کی وحشت کھوئی مشکل تھی — سحر کیا اعجاز کیا جس نے تجھ کو رام کیا — ″

اللہ[12] رے شوق اپنی جبیں کو خبر نہیں — اُس بُت کے آستانہ کا پتھر رگڑ گیا — ″

جہاں[13] خالی نہیں رہتا کبھی ایذا دہندوں سے — ہوا ناسور[14] تو پیدا اگر زخم کہن بگڑا — ″

---

۱ روایات جمع روایت - ایک بات نقل کرنی - حاشیہ چڑھانا - بات کو بڑھا کر کہنا کسی بات کو نمک مرچ لگا کر بیان کرنا +

۲ طوفان اٹھانا - اصل سے بڑھانا +

۳ خاکا اڑانا - بدنام کرنا - ہجو کرنا +

۴ پھبتیوں کا نشانہ بنانا - کھلی اڑانا - ہنسی کرنا + ۵ آوے کا آوا بگڑنا - سب کا برا ہونا +

۶ صدد - نزدیکی و مقابلہ - مجازاً - قصد کرنا + لکیر پیٹنا - کام نوبت ہونے کے بعد پچھتانا اور قدیم رسم پر چلنا +

۷ ایک رنگ آتا تھا ایک جاتا تھا - خوف کے مارے چہرہ کا رنگ متغیر ہوتا تھا مرنے کی نوبت تھی +

۸ پست فطرت - کم حوصلہ - پا بہ گل کرنا کیچڑ میں دھنسانا مشکل میں پھنسانا +

۹ جسطرح کچی اینٹوں کی اگر بڑی اونچی عمارت بنائیں تو چوٹی پر سے گر پڑتی ہے اسیطرح کمینہ کو سرکشی نقصان پہنچاتی ہے +

۱۰ دریا دل - سخی و فیاض - تنگ ظرف اوچھا - کم حوصلہ شیشہ میں سے شراب کے نکلنے کی آواز کو گریہ سے تشبیہ کیا ہے اور پیالہ خود ہنسنے والے کے شکل ہوتا ہے جسطرح گریہ مینا کے سبب سے جام کو ہنسنا نصیب ہوتا ہے اسیطرح سخیوں کو صدمہ پہنچنے سے کم حوصلہ آدمی خوش ہوتے ہیں +

۱۱ رم کرنا بھاگنا - اعجاز کسی کو عاجز کرنا اور خرق عادت یعنی کرامات پیغمبر کی جیسے کرنے سے اور لوگ عاجز ہوں سحر جادو کرنا مشکل اور ناممکن کام کو پورا کرنا - رام کرنا - مطیع کرنا +

۱۲ اللہ رے - کلمہ تعجب مفید معنی عظمت - اسقدر شوق ایک پتھر بھی ماتھا گھستے گھستے گھس گیا + ۱۳ ناسور وہ زخم جو برابر بہا کرے اور تندرست نہ ہو - پیدا ہونا زخم بگڑنا - مراد زخم درست ہونے سے ہے مطلب اگر ایک تکلیف رفع ہوئی دوسری مصیبت موجود ہے +

۵۱ غبار راہ ہوکر چشم مردم میں محل پایا		نہال خاکساری کو لگا کرتے ہمنے پھل پایا
۵۲ سمجھنا آپ کھڑے ہونگے ہم اپنے بل پر	شبلی	غیر سے چارہ نوازی کا تقاضا کیسا ؟
۵۳ نہ پیچھے کبھی ہو جو شیشہ میں ساقیا دینا		بڑا ثواب ہے دل کی لگی بجھا دینا
۵۴ ساقی چمن میں چھوڑ کے مجھ کو کدھر چلا	سودا	پیمانہ میری عمر کا ظالم تو بھر چلا
۵۵ کیا اس چمن میں آنکے لے جائیگا کوئی	"	دامن تو میرے سامنے گل جھاڑ کر چلا
۵۶ پھولا پڑے ہے جامے سے کیوں اندنوں رقیب	"	تھوڑے ہی دم دلاسے میں اتنا ابھر چلا
۵۷ چمن میں گل نے جو کل دعوے جمال کیا	"	جمال یار نے منہ اسکا خوب لال کیا
۵۸ کعبہ اگرچہ ٹوٹا تو کیا جائے غم ہے شیخ	"	یہ قصر دل نہیں کہ بنایا نہ جائیگا
۵۹ بھووں تنیں تم جبدم سج نکلے تھے ایک چیرا	میر تقی	اُسدن ہی تمہیں سمجھے تھا ماتھا ٹھنکا تھا
۶۰ ٹک اُسکے سنے منہ کو نقصا نقاب اُلٹا	مصحفی	ادھر آسمان اُلٹا اُدھر آفتاب لٹا
۶۱ آتش تیز میں ٹھہرا ہے کہیں یوں بھی سپند	"	کہہ رہا ہے یہی خال زقن سرخ ترا
۶۲ جو جتنگ نالہ کو ہمنے اُڑایا ہجر کی شب میں	"	کہینگے سب کہ تیرا کھیل اب چرخ کہن بگڑا

۵۱ غبار راہ وہ گرد جو پاؤں کے چلنے سے زمین سے اُٹھتی ہے اور اکثر آنکھوں میں پہنچتی ہے + غبار راہ ہونا مراد عاجزی و منکسر المزاج ہونے سے ہے + چشم میں محل پایا مرتبہ پایا - اعلی درجہ پر پہنچایا + ۵۲ اپنے بل پر کھڑے ہونا آپ سب کام درست کرلینا - دوسرے کا محتاج نہ ہوتا + ۵۳ اول مصرع میں شراب محذوف ہے + دل کی لگی بجھانا مراد پوری کرنا

۵۴ عمر کا پیمانہ بھرنا قریب مرگ بنانا +

۵۵ دامن جھاڑ کر جانا - خالی ہاتھ جانا

۵۶ جامہ سے نکلا پڑتا پھولا نہ سمانا - نہایت ہی خوش ہونا - دم دلاسا - بہلاوا - تسلی کرنا - ابھرنا - مغرور ہونا - پھولنا +

۵۷ منہ لال کرنا - منہ پر تھپیڑ مارنا پیٹنا +

۵۸ کعبہ نام بیت اللہ معنی اصلی بلند - کیونکہ کعبہ کی بنا زمین سے اُونچی ہے یا رتبہ میں بلند ہے - کعبہ اگر ٹوٹ جاوے تو بن سکتا ہے لیکن دل کو توڑ کر پھر اوسکو نہیں بنا سکتے - توڑنا - ناخوش کرنا +

۵۹ ماتھا ٹھنکنا کسی بات کے ہونے سے پہلے اوسکی بری علامتیں دکھائی دیجانا +

۶۰ نقاب اُلٹنا - چہرہ پر سے پردہ اُٹھانا - اُلٹنا دوم و سوم معنی بیہوش ہوگیا - غش آگیا +

۶۱ سپند رائی یا کالا دانہ جو آگ پر رکھتے ہی بھڑک جاتا ہے یہاں چہرہ کے تل کو سپند اور ٹھوڑی کو آتش سے تشبیہ دیا یعنی تعجب ہے کہ ٹھوڑی میں تل کسطرح قایم رہا حالانکہ سپند آگ پر نہیں ٹھہرتا +

۶۲ کھیل بگڑنا - کام بگڑنا - تباہ ہونا - مطلب اگر میں ہجر کی رات کو رونا شروع کروں تو آسمان کو بھی تباہ کردوں +

٥١ لایا وہ ساتھ غیر کو میرے جنازہ پر	ناسخ	شعلہ سا ایک جیبِ کفن سے نکل گیا
٥٢ کشاکشِ دم کی مارِ آستیں کا کام کرتی ہے	آتش	دلِ بیتاب کو پہلو میں اک گرگِ بغل پایا
٥٣ زیرِ زمیں سے آتا ہے جو گل سو زرِ بکف	"	قاروں نے راستے میں لٹایا خزانہ کیا
٥٤ رگڑوائیں یہ مجھ سے ایڑیاں غربت میں وحشت نے	"	ہوا مسدود رستہ جادۂ راہِ وطن بگڑا
٥٥ بچائیگا تو ہی اے میرے اللہ	نصیر	کہ جاڑے سے پڑا بیڈھب ہے پالا
٥٦ ہوا اس دہن سے روکش سیلی صبا کی کھائی	"	غنچہ کے آہ منہ سے کس دن لہو نہ آیا
٥٧ ترکِ صنم بھی کم نہیں سوزِ جحیم سے	مومن	مومن غمِ مآل کا آغاز دیکھنا
٥٨ ہے یہ غم گور میں رنجِ شبِ اول سے فزوں	"	کہ وہ مہرو مرے ماتم میں سیہ پوش ہوا
٥٩ وہ ہے خالی تو یہ بھرے تو وہ بھرے	"	کاسۂ عمرِ عدو حلقۂ آغوش ہوا
٦٠ دریائے معاصی تنک آبی سے ہوا خشک	غالب	میرا سرِ دامن بھی ابھی تر نہ ہوا تھا
٦١ دھر میں نقشِ وفا وجہِ تسلی نہ ہوا	"	ہے یہ وہ لفظ کہ شرمندۂ معنی نہ ہوا
٦٢ ہوں ترے وعدہ نکرنے میں بھی راضی کہ کبھی	"	گوش منت کشِ گلبانگِ تسلی نہ ہوا

٥١ جیب گریبان و پیرہن + شعلہ سا نکل جانا ایکبارہی جل اٹھنا - نہایت ہی رنج ہونا - (مطلب) زندگی میں تو کبھی قریب نہ آیا ہائے کہ بعد مرنے کے بھی مجھ کو جلاتا ہی رہا کہ رقیب کو لیکر آیا + ٥٢ مارِ آستیں یا بغلی گھونسا یا گرگِ بغل وہ شخص جو پاس رہکر دشمنی کرے + ٥٣ زرِ بکف ہاتھ میں روپیہ لئے ہوئے + قارون ایک دولتمند بادشاہ تھا جو بڑا مغرور اور کنجوس تھا کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اوسکو اسطرح سے زمین میں غرق کردیا کہ اوسکا تمام خزانہ اوسکے سر پہ لاد دیا - مطلب یہ جو ہر ایک پھول زمین میں سے روپیہ لئے ہوئے آتا ہے - شاید قارون نے اپنا خزانہ لٹا دیا کہ وہاں سے لاتے ہیں +

٥٤ ایڑیاں رگڑوانا مصیبت میں پھنسانا - نہایت ہی تکلیف دینا +

٥٥ بیڈھب - بُری طرح پالا پڑنا - واسطہ پڑنا ٥٦ سیلی گردن پہ مارنا - منہ سے لہو آنا منہ سے تھوک کی جگہ لہو آنا

٥٧ جحیم - نام دوزخ کے ایک درجہ کا جسمیں بہت آگ ہوگی مآل عاقبت رجوع و انجام کار مطلب قیامت کے دن فکر اور خدا کے خوف سے جو معشوق کو ترک کیا تو اول ہی اوسکے ترک سے دوزخ کی سوزش جیسے نصیب ہوئی آگے تو کیا حال ہوگا +

٥٨ قبر میں سب سے بڑا غم مجھکو یہی ہے کہ میرے معشوق نے سیہ پوشی جو علامت ماتم کی ہے اختیار کی +

٥٩ کاسۂ عمر بھرنا - دشمن کا مرنا - اگر دشمن مری تو وصل دوست مجھکو حاصل ہووے +

٦٠ دامن تر ہونا گنہگار ہونا - گناہوں کا دریا خشک ہوگیا گناہ معدوم ہوگئے یعنی مجھکو گناہ کرنے کا موقع بھی نہ ملا کہ گناہ کا ارادہ کرتے ہی [illegible]

٦١ وفا اقرار پورا کرنا - لفظ وفا کو اپنے معنوں کا شرمندہ ہونا پڑا - یعنی جہان میں وفا بالکل نہیں ہے +

٦٢ گلبانگ آوازِ بلبل جو آواز خوشی - یعنی تیرے مدارات کرنیسے کان کو آوازِ خوشی کا احسان اٹھانا پڑتا سو تیرا وعدہ نکرنا ہی بہتر ہوا +

اسی[1] تعلیم نے اقوام کو یک رنگ کیا	سلیم	اسی توحید نے تثلیث کو چورنگ کیا
تیرے[2] مریض عشق کی پتھرا گئی جو آنکھ	انس	اُسکے ہر ایک مونس و ہمدم نے غش کیا
دانتوں[3] کے نیچے داب کے انگلی وہ شوخ و شنگ	"	بولا جب اُسکے عاشق بے حس نے غش کیا
خواص[4] اعجازِ عیسوی کیوں نہ رکھے ساقی ایاغ اپنا	"	کہ مثل خورشید چرخ چارم پر اس گھڑی ہے دماغ اپنا
نہ ٹوک[5] الفت کے داغ کو اب نظر لگا مت کہیں تو اپنا	"	ذرا بنام آیت الحمد پھونک پڑھ کر کہ ہے یہ چشم و چراغ اپنا
کہا[6] یہ صبر نے دل سے کہ لو خدا حافظ	"	حقوق بندگی اپنا تمام بیٹھے کیا
گرو[7] جی کوئی اڑا سکتے ہیں کھلجاوے ابھی قلعی	"	جو ہم ترکیب یوں نقرہ مہتاب کا گٹکا
گر[8] حکم ہو تو سائیں سلفے کا دم لگا کر	"	پھٹکاروں اور بھی میں سبزی کو ایک کوڑا
نہ کسی[9] کے ساتھ دل اٹکا حرم اور دیر میں منت	"	دل کیدہ ہی سے سر پٹک نہیں تجھ کو ہو گی واشد آ
کتر[10] اور بیونت یہانتک ہے کہ میری کاٹ پر اُن نے	"	مجھے بھیجا تو کلکتہ سے ایک مقراض کا جوڑا
نہ لگا[11] کھاوے ہرگز آپکی گدڑی سے ہاں سائیں	"	پڑا چمکا کرے گو مہر عالمتاب کا جوڑا

[1] یکرنگ کرنا۔ سب کو برابر بنا دینا۔ توحید۔ خدا کو ایک جاننا۔ تثلیث۔ تین حصوں میں تقسیم کرنا۔ تین خدا ماننا۔ چورنگ کرنا۔ حیران و متعجب کرنا۔ مطلب یہ مسلمانوں کی تعلیم نے سب کو علم سے آراستہ کیا اور انکی توحید کی دلایل نے تثلیث والوں کو حیرت میں ڈالدیا +

[2] آنکھ پتھرانا۔ بے حس و حرکت ہونا۔ غش کرنا۔ بے ہوش ہونا +

[3] دانتوں کے نیچے انگلی دابنا۔ افسوس و غم ظاہر کرنا۔ حیران و متعجب ہونا +

[4] اعجاز عیسوی حضرت عیسیٰ کی کرامات جو مردہ کو زندہ اور ہر طرح کے بیمار کو تندرست کر دیتے تھے۔ ایاغ پیالہ شراب خوری چوتھے آسمان پر دماغ ہونا۔ مغرور و خودپسند ہونا +

[5] ٹوکنا۔ کسی کام جانے کے وقت اوسکو آواز دینا اور پوچھنا اسکو ہندو برا سمجھتے ہیں۔ نظر لگانا۔ بری نظر سے دیکھنا۔ پھونکنا۔ کچھ کلام پڑھکر اوس پر دم کرنا۔ چشم و چراغ عزیز و پیارا +

[6] خدا حافظ۔ کلمہ دعائیہ جو وقت رخصت بولتے ہیں۔ خدا حافظ کہنا کسیکو رخصت کرنا یعنی صبر مجھکو بالکل نہیں رہا +

[7] گرو۔ اوستاد۔ قلعی کھلنا۔ بھید کھل جانا۔ پوشیدہ عیب ظاہر ہونا۔ ترکیب دینا بنانا +

[8] سلفہ کا دم لگانا۔ سلفہ پینا اسطرح سے کہ اوسکو آگ لگجائے۔ پھٹکارنا۔ مارنا۔ سبزہ بھنگ۔ کوڑا پھٹکارنا۔ تیز کرنا +

[9] دل اٹکنا۔ کسی کے ساتھ محبت ہونا۔ حرم۔ خانہ کعبہ کے گرداگرد کا احاطہ۔ دیر کافروں کا عبادت خانہ + دل کھٹکنا۔ کسی کے دیکھنے کو دل چاہنا۔ سر پٹکنا۔ نہایت کوشش کرنا۔ بہانا۔ سر پھوڑنا۔ واشد کھل جانا +

[10] کتر بیونت۔ چالاکی۔ دہوکہ بازی۔ تخمین کرنا۔ کاٹ۔ ضد۔ خلاف +

[11] لگا کھانا۔ ہم مرتبہ اور برابر ہونا +

۱ تیری تو انشا کبھی بات نہ باور کرے	انشا	جامہ پہن کر اگر آوے تو قرآں کا
۲ آہ شمع کی نکلتی ہے اِن آنسوؤں کے ساتھ	، ،	پانی میں ہے یہ آگ لگاتا بہت برا
۳ دلسوز ہے دوامی پر اُسکا ہر گھڑی	، ،	لگتا ہے اُنگلیوں کا نچانا بہت برا
۴ پکتی ہی ہو یہ جو کھچڑی سی سبھوں میں جس سے	، ،	اُسکی ابتک گلی دال نہ چانول لشتا
۵ مگس کو باغ میں جانے نہ دیجو	.	کہ ناحق خون پروانے کا ہوگا
۶ جس جگہ لیکے ہیں یہ دیدۂ تر بیٹھ گیا	.	اُٹھتے اُٹھتے ہی آخر کو وہ گھر بیٹھ گیا
۷ آستیں سے نہ کھلا ساعدِ رنگیں اُسکا	.	آڑے ہاتھوں لیے بیٹھے ہے پنجۂ مرجاں
۸ عرش کے توڑے ہیں تارے جائے مضمونِ بلند	.	آج بارے امتحانِ طبعِ عالی ہو لیا
۹ حلقہ بگوش ابرو جب ہو ہلال اُسکا	نصیر	آخر یہ آنکھ مارے کیونکر نہ فال اُسکا
۱۰ ہے رنگِ خوں بھی کاٹ دیا تیغِ یار نے	.	پانی ہوا ہے آج لہو ہر شہید کا
۱۱ پاؤں پیٹے طرح اُس ترکِ لیسر کا نکلا	.	شام گھر آنے لگا اُٹھ بیج
۱۲ غیرت پہ بلبلوں کی تجھ پر بیر کہ ہم نے	.	سو بار گل کو بیٹے بادِ صبا سے

۱ قرآن کا جامہ پہن کر آنا - بالکل سچا اور نیک و پارسا بن کر آنا ؛

۲ پانی میں آگ لگانا - ناممکن اور انہونی بات کرنی - شعبدہ بازی کرنی ؛

۳ دلسوز - خیر خواہ - انگلیوں کا نچانا - لڑتے وقت ہاتھ اٹھا کر انگلیاں نچانا - ہاتھ نچانا ؛

۴ کھچڑی پکنا - پوشیدہ صلاح و مشورہ ہونا - دال گلنا - مطلب برآری ہونا - کام بننا - اٹھنا - گلنا - گداز ہونا

۵ مگس باغ میں جا کر کسی درخت کی پتیوں سے مٹھاس چوستی اور بجھ چھتہ یا چھال لگا دیتی جس سے شہد اور موم حاصل ہوتا ہے موم سے شمع جلتی ہے جس پر پروانہ جل کر مرتا - ہے پس یہ سب کارستانی مکھی نے باغ میں جانے سے ہوگی اسی سبب سے خون کا الزام مکھی کو دیا گیا ہے ؛

۶ بیٹھ جانا - ڈھ جانا - گر پڑنا - مطلب - میرے رونے کی پانی کی کثرت سے ذراسی دیر میں مکان گر پڑا ؛

۷ آڑے ہاتھوں لینا - خوب خبر لینا - رسوا و شرمندہ کرنا یعنی میرے معشوق کا پہونچا مونگے سے بھی زیادہ خوشنما ہے ؛

۸ عرش کے تارے توڑنا - بڑا کام کرنا - یہاں فصیح و بلیغ مضمون سے مراد ہے ؛

۹ جب ہلال ابرو ... اور غلام سے تو اسکا فال ستارہ ... کیوں ... آنکھ مارنا ... اشارہ کرنا

۱۰ لہو کا پانی ہونا - سخت مصیبت اٹھانا - پانی کی طرح بہنا - رنگ کاٹنا - ترشی وغیرہ کے ذریعہ سرخ رنگ ہو ... پانی ...

۱۱ پاؤں پاسر نکلنا اور ... ہونا ؛

۱۲ گل بادِ صبا ہی سے کھلتا ہے اس کو اس طرح تعبیر کیا ہے کہ بادِ صبا کو بلبل کا رقیب ٹھہرایا ؛

قاتل[۵۱] عالم ہے عریانی میں عالم یار کا	ناسخ	گھاٹ اُسکے تیرنے کا گھاٹ ہے تلوار کا
کھائیں نے یہ دل ہے شیدا تمہارا		لگی ہنسکے کہنے کلیجہ تمہارا
ہم جان پر بھی کھیل کے جیتے نہ یار سے	بحر	ہم نے یہ داؤں بڑھکے لگایا تھا ہر گیا
عمر بھر یاد رہیگا ہمیں او آفتِ جاں		دل پھنسا کر ترے گیسو میں وہ جھٹکا کھایا
یہ کون[۵۳] تیرے چت پہ چڑھا ہے بتا مجھے	جرات	جرأت کچھ اندنوں میں ترا منہ اتر گیا
جانب میکدہ کیا وہ ستم ایجاد آیا	امیر	میکشو دودھ چھٹی کا جو تمہیں یاد آیا
تیر چٹکی میں لیا اُس نے پئے جانِ عدو		رشک سے میرے دلمیں کیا کیا چٹکیاں لینے لگا
کیوں[۵۴] نہ دم توڑوں کہ جسپر دم نکلتا ہے مرا	ناسخ	ناسخ ان روزوں رقیبوں کا وہ ہمدم ہو گیا
ہنسا[۵۶] بولا کیا غیروں سے تو میں نے نہ کی اُف تک		تیری محفل میں دم پر آبنی لیکن نہ دم مارا
کیا[۵۷] تیرے لعلِ لب کو خریدیگا جوہری	بحر	بیعانے ہی میں اُسکا دوالہ نکلگیا
سکے[۶۰] بٹھائے ہیں بتِ ترسا کے داغ نے	سیر	جھنڈا گڑا ہے کشورِ دل میں صلیب کا
کاوی[۶۱] کا وہی سخت جاپہاسے تنہائی نہ پوچھ		صبح کرنا شام کا لانا ہے جوئے شیر کا
دل سے محرومی گلے پر رہگیا چلکر مرے	•	منہ ہوا خنجر کا میٹھا جب وہ کڑوا ہو گیا
یہ جگہ[۶۲] وہ ہے فرشتوں نے کنوئیں جھانکے ہیں	بحر	پاک آلائشِ دنیا سے بشر کیا ہوگا

۵۱ معشوق کے ننگے بدن کو دیکھ کر کل جہان اُسپر مفتون ہو جاتا ہے۔ گویا دریا کا گھاٹ اُسکے سبب تلوار کا گھاٹ ہے

۵۲ ستم ایجاد۔ ستم ایجاد کرنیوالا چھٹی کا دودھ یاد کرنا۔ سخت مصیبت میں گرفتار ہونا۔ تنگ ہوجانا +

۵۳ یہ خیال ہوا کہ ٹلنے اِس تیر سے میں مرتا تو بہتر ہوتا۔ چٹکیاں لینا۔ رنج پہنچنا۔ طعنے دینا۔ خیال پیدا کرنا +

۵۴ دم توڑنا۔ مرنا + جسپر دم نکلتا ہے یعنی جسکی خاطر جان دینا ہی منظور ہے مراد معشوق سے +

۵۵ جان پر کھیلنا۔ اپنی جان کو خطرہ میں ڈالنا۔ منہ اترنا۔ ولا ہوجانا +

۵۶ چت پر چڑھے رہنا۔ کسی چیز کا ہر وقت خیال رہنا +

۵۷ دم پر بننا۔ مصیبت میں گرفتار ہونا۔ دم نہ مارنا خاموش رہنا۔ اُف کرنا۔ آہ نکرنا۔ شکایت نکرنا +

۵۸ دوالہ نکلنا۔ گھاٹا آجانا +

۵۹ صلیب معرب چلیپ است بردار نہادہ شدہ جسکی شکل (+) ہے جو انگریزوں کے گرجاؤں پر ہوتی ہے +

۶۰ سکہ بٹھانا۔ اپنے نام کا سکہ جاری کرنا۔ حکومت کرنا۔ جھنڈا گڑنا۔ قبضہ ہوجانا۔ [illegible] و صلیب متلازم الفاظ ہیں +

۶۱ کاوی آگ سے کسی عضو کو داغ دینا یا جانا [illegible] تکلیف۔ سخت جانی۔ سختی۔ [illegible] جان نکلنا۔ مطلب یہ تنہائی کی سختی اور مصیبت بڑی سخت جان ہے کہ ختم نہیں ہوتی ایکبار کے دن کی شام کرنی ایسی مشکل ہے جیسے دودھ کی ندی لانی یا نالہ بہنے طرف قصہ فرہاد کے + ۶۲ کنوئیں جھانکنا۔ مصیبت میں پھنسنا۔ تلاش کرنا۔ دنیا کے کاموں میں پھنسنا +

کھولکر بندِ قبا ملکِ دل غارت کیا	آرزو	کیا حصارِ قلبِ دلبر نے کھلے بندوں لیا
۵۱ تو وہ گرما گرم ہے بہزاد گر کھینچے شبیہ	۰	سایہ بنجائے دھواں روغن جلے تصویر کا
۵۲ کھلے لگئے بتِ فرنگی کے +	۰	واجب القتل ہیں تو گل دیگا
۵۲ دل سے مٹنا تری انگشتِ حنائی کا خیال	غالب	ہوگیا گوشت سے ناخن کا جدا ہوجانا
ہم بھی کم ملتے تھے جب تک جی میں بل رکھتے تھے ہم	ہجر	اب وہ مری کھل گئی الفت کا ڈورا بڑھ گیا
۵۳ آسماں گر گیا نظر سے مرے	داغ	عرش پر جب ترا دماغ ہوا
۵۴ باندھی ہے سب نے زیرِ فلک جھوٹ پر کمر	اسیر	شاید بکھر گیا ہے کہیں نیل ماٹ کا +
۵۵ بندھ گئی ہے ترے جوبن کی ہوا دنیا میں	ہجر	گل ترے آگے چراغِ مہِ کنعاں ہوگا
۵۶ قابو میں تیرے ہو نہیں گو اب جیا تو پھر کیا	۰	خنجر تلے کسو نے تک دم لیا تو پھر کیا
۵۷ پاس جسکے پھر گیا خلق سے وہ دور ہوا	سرور	کونسا شیشۂ دل تھا کہ نہ وہ چور ہوا
۵۸ نہ لگے دردِ جدائی کو قیامت کا رنج	میر سوز	روزِ محشر کو نہ میری شبِ ہجراں سے ملا
۵۹ ہزار صدمے یہ دل نے ہمارے اُف بھی نہ کی	سرور	جو ایک رفیق ملا وہ بھی بے زباں ملا
۶۰ تری تلاش میں در در بھٹکتے پھرتے ہیں	۰	ملا نہ تو ہی تو جوتی سے گو جہان ملا +
۶۱ مانع صحرانوردی پاؤں کی ایذا نہیں	ناسخ	دل دکھا دیتا ہے لیکن ٹوٹ جانا خار کا

۵۱ تیری گرمی کے اثر سے تیرا سایہ دھواں بنکر معدوم ہوجائیگا اور تیری تصویر کا روغن جلجائیگا روغن اور دھواں متلازم لفظ ہیں
۵۲ گوشت سے ناخن کا جدا ہونا دو رشتہ داروں کا باہم قطع تعلق کردینا جو غیر ممکن ہے۔ اسیطرح مجھے تیرا خیال چھوڑنا ناممکن ہے
۵۳ نظر سے گرنا حقیر ہونا۔ عرش پر دماغ ہونا غرور کرنا۔ آسمان و عرش متلازم الفاظ ہیں +
۵۴ کمر باندھنا۔ مستعد ہونا۔ نیل کا ماٹ بکھرنا جھوٹ مشہور ہونا +
۵۵ ہوا بندھنا۔ ناموری و شہرت ہونا۔ چراغ گل ہونا بجھنا۔ مہِ کنعان مراد حضرت یوسف علیہ السلام سے ہے یعنے
تیرا حسن حضرت یوسف سے بھی زیادہ دنیا میں مشہور ہوگیا +
۵۶ خنجر تلے دم لینا۔ سخت مصیبت میں ذرا سا آرام ملنا +
۵۷ دل چور ہونا۔ دل کا بیقرار ہونا۔ مصیبت و رنج میں گرفتار ہونا۔ رسوا ہونا +
۵۸ یا الٰہی میری جدائی کی رات کی صبح ہی نہ ہووے کیونکہ شبِ ہجر کے بعد قیامت کا دن ہے ظاہر ہوگیا یعنی قیامت
تک میری جدائی نہ دور ہوگی اسواسطے دن نکلنا ہی اچھا نہیں ہے + ۵۹ اُف نکرنا بالکل شکایت نکرنا +
۶۰ دردر پھرنا۔ تلاش میں ہر جگہ آوارہ پھرنا۔ جوتی سے۔ یعنی ہم جہان کے ملنے کو جوتی کے برابر نہیں جانتے +
۶۱ ہم تکان سے تو جنگل کا پھرنا نہیں چھوڑتے لیکن کانٹا ٹوٹنے سے مجبور ہو جاتے ہیں +

۵۱ کیوں نہ کھٹکوں آسماں کو رات دن میں ناتواں		آبلے کی شکل اسمیں مجھ میں عالم خار کا
اس ستمگار سے اللہ نہ ڈالے پالا		اس بلا کا کہیں اللہ کرے منہ کالا
۵۲ وصل کی شب چونک اٹھے ہم سنکے زاہد کی صدا	سرور	یاں دم تکبیر ہی اللہ اکبر ہوگیا
۵۳ کمال ضبط کو عاشق اگر کرے پیدا	نوازش	کہاں کی آہ کرے بات بھی اثر پیدا
۵۴ دل میں ذوق اسیری ہے جو قفس میں مدام	؍؍	میں توچاہوں جو ہوتے ہیں بال و پر پیدا
۵۵ ٹٹی میں رہ کیا چھید غضب تو نے کیا	۔	کھل گیا سب پہ ترا بھید غضب تو نے کیا
۵۶ زلبسکہ رہتا ہے آنے کا اسکے دھیان لگا	۔	صدا لے در پہ ہے در پردہ اپنا کان لگا
۵۷ بیاد زلف نہ تا دود آہ سب پہ کھلے	۔	میں منہ پہ اسلئے رہتا ہوں پیچوان لگا
۵۸ کبھی نہ چین سے رہنے دیا تمنا نے	۔	خراب و خستہ میں اس دل کی آرزو سے رہا
۵۹ قسمت تو دیکھنا کہ کہاں ٹوٹی ہے کمند	۔	دو تین ہاتھ جبکہ لب بام رہ گیا +
اے یار جو کوئی کسیکو کلپاویگا	۔	یہ یاد رہے وہ بھی نہ کل پاویگا
اس دار مکافات میں سن اے غافل	۔	بیداد کریگا آج تو کل پاویگا
۶۰ بسانِ نقش پا بیٹھے جہاں ڈالنے نہ پھر سر کے	سرور	ٹھکانا پوچھتے ہو کیا بھلا ہم بے ٹھکانوں کا
۶۱ بیاد دوستاں پہروں مجھے ہچکی لگ آتی ہے	؍؍	کہیں مذکور جب ہوتا ہے کچھ گزرے فسانوں کا
۶۲ علم سے آہ کے ثابت ہوئی غم کی ظفر ہمکو	؍؍	کہ باعث فتح کا ہوتا ہے کھلنا نشانوں کا
۶۳ چھڑائے جبر سے پیر فلک نے دوست سب میرے	؍؍	مٹیگا داغ کب دل سے مرے ان نوجوانوں کا

۵۱ کھٹکتے رہنا ۔ برا معلوم دینا ۔ خوف کرنا + آبلہ کانٹے سے پھوٹ جاتا ہے اسیواسطے آسمان مجھ سے ڈرتا ہے +

۵۲ زاہد کا اللہ اکبر کہنا ہمارے واسطے دم تکبیر ذبح کرنے کا نشان ہوگیا ۔ کیونکہ جدائی کی خبر دیتا ہے +

۵۳ اگر عاشق مصیبتوں پر صبر کرے اسکی برکت سے اسکی ہر ایک بات پر تاثیر ہوجاتی ہے + ۵۴ تاکہ اڑنے کی طاقت ہی نہ رہے

۵۵ ٹٹی میں چھید کرنا ۔ فتنہ اٹھانا ۔ چھپکر برے عیب کرنا + ۵۶ کان لگانا ۔ انتظار ہی رہنا + ۵۷ پیچوان ایک قسم کا حقہ معروف ہے ۔ میں اسواسطے ہر وقت منہ میں پیچوان لگائے رکھتا ہوں تاکہ میری آہ کا حال لوگوں کو معلوم نہ ہوجائے +

۵۸ آرزو وہی آدمی کو ہر وقت تمنا کرتی رہتی ہے ۔ مثلاً اعلے درجہ پہ پہنچنے کی خواہش وغیرہ +

۵۹ میں بڑا ہی بدنصیب ہوں کہ تھوڑی دیر مراد حاصل ہونے میں رہی تھی کہ کام بگڑ گیا +

۶۰ نقش پا کا ایک جگہ قایم رہنا ظاہر ہے ۔ بے ٹھکانے جس کا ایک جگہ قایم نہ ہو +

۶۱ ہچکی آنا کسی کے یاد کرنے کی نشانی ہے + ۶۲ نشان کا کھلنا جھنڈی کا پھریرا ہوا میں اڑنا + ۶۳ چھڑانا ۔ مارنا +

آتشِ فرقت سے سینہ جب سے مجمر ہو گیا | سرور | جھنکے لختِ دل مرا ہر ایک اخگر ہو گیا

[۱] نزع تک تو آمدِ جاناں کا کھینچا انتظار | ؎ | وہ نہ آیا وعدہ اپنا یاں برابر ہو گیا

[۲] بہتا دریا ہے یہ حسن اسمیں ارے دھو لے ہاتھ | ؎ | بے خبر اتنا ہے کیوں بر سرِ ساحل بیٹھا

[۳] الٰہی خیر ہو پھر جوش پر ہے دیدۂ تر | ؎ | کسیکے عشق کا طوفاں اٹھائیگا پھر کیا

[۴] الٰہی خیر پھر پھڑکتی ہے آنکھ کیوں بائیں | ؎ | غضب ہے وہ مجھے دیدہ دکھائیگا پھر کیا

[۵] نامۂ شوقیہ جب میں نے رقم اسکو کیا | ؎ | سو جگہ مضمون تب اسمیں مکرر ہو گیا

[۶] دل کو بُری دم میں خون ہو ویگا | سیر | آج کل میں جنون ہووے گا

[۷] داغ ہوں رشکِ محبت سے کہ اتنا بیتاب | ؎ | کس کی تسکیں کے لئے گھر سے تو باہر نکلا

[۸] پردہ میں رشکِ ماہ سے میرا | ؎ | کیونکر نہ ہو دن سیاہ میرا

پیتی [۹] ہے اپنا خونِ دل افسوس سے حنا | ؎ | اُس دستِ رشکِ پنجۂ مرجاں کو کیا ہوا

[۱۰] سر پیٹتا ہے شانہ پڑا دونو ہاتھ سے | ؎ | کیا جانیں اُسکی زلفِ پریشاں کو کیا ہوا

[۱۱] ہو گیا آج غمِ ہجر سے لاغر اتنا | ؎ | کہ مرے سایہ کا ہوتا ہے مجھی پر دھوکا

شیریں [۱۲] لبوں کی بات نہیں کم نبات سے | ؎ | ہکلا گئے تو قندِ مکرر بنا دیا

[۱۳] ہر رنگ آئینہ ہم اور سینہ صاف ہو گئے | ؎ | جو اپنے دل پہ کسی شکل سے غبار آیا

[۱۴] حباب آسا کیا ہے کارِ استغنا بتمام اپنا | ؎ | رکھا محروم میں قطرہ سے اُس دریا میں جام اپنا

---

۱ وعدہ برابر ہونا عمر پوری ہونا ۔ مرنا + بہتا دریا جس کا ایک جگہ قیام نہو + ۲ ہاتھ دھو لے فائدہ و حظ اٹھا لے + ساحل پر بیٹھنا ۔ الگ رہنا + ۳ طوفان اُٹھانا بہت شور مچانا ۴ دیدے دکھانا غصہ سے دیکھنا + بائیں آنکھ کا پھڑکنا لوگ منحوس اور برائی کا شگون خیال کرلیتے ہیں + ۵ شوق وصال کا مضمون بہت دفعہ لکھا گیا +

۶ دل خون ہونا دل کا غم و اندوہ میں مبتلا ہونا + ۷ داغ ہونا جلنا ۔ نہایت غصہ ہونا ۔ پیچ و تاب کھانا یعنے تو جو ایک دفعہ ہی بیقرار ہوکر کسی کی تسلی کرنے چلا ہے تو میں اسبات سے جل گیا کہ کبھی میرے پاس اس طرح نہ آیا

۸ دن سیاہ ہونا ۔ بد نصیب ہونا + ۹ حنا کا رنگ سرخ مثل خون ہوتا ہے + خون پینا نہایت افسوس کرنا ۔ حنا افسوس کرتی ہے کہ مجھے معشوق کیوں نہیں لگاتا ۔ ۱۰ دونو ہاتھ سے سر پیٹنا بہت ہی ماتم کرنا ۔ کنگھا ماتم کرتا ہے کہ معشوق اپنے بالوں میں مجھے کیوں نہیں پھیرتا + ۱۱ میں ایسا دبلا ہو گیا کہ میرا جسم اور سایہ ایک جیسے ہو گئے +

۱۲ قند مکرر ۔ دو دفعہ صاف کی ہوئی قند ۔ نہایت صاف ہکلانا ۔ دو دو دفعہ بولنا ۔ قند مکرر کی مانند ہے +

۱۳ غبار آنا کسی کیطرف سے تکلیف پہنچنا سینہ صاف وہ شخص جو دل کا کپٹی نہ ہو یعنے کسی کی تکلیف دینے سے ہم دل میں کپٹ نہیں رکھتے بلکہ زیادہ صاف دل ہوجاتے ہیں جیسا کہ آئینہ گرد پھرنے سے زیادہ صاف ہو جاتا ہے + ۱۴ بلبلا اندر سے خالی اور بشکل ہوا ہوتا ہے ۔ اسی طرح میں نے بھی دنیا کے مال و دولت کی پروا نہیں کی +

[۱] کام آب کا لے خاک سے بھی روشنیٔ طبع		آئینہ نے منہ گرد سے بھر عمر دُھلایا
[۲] رونے نے کیا حالِ دل اُس شوخ پہ روشن	سودا	سودا نے دیا عشق کا پانی سے جلایا
[۳] باغ میں جسدم خرام اُس سرو قامت نے کیا		نعرہ حق سترہ قمری نے بھر کر جی دیا
[۴] کمال کونسا ہے وہ جسے زوال نہیں +		ہزار شکر کہ مجھ میں نہ کچھ کمال ہوا
[۵] جنونِ عشق کا درماں نہ ہو کسی سے کبھی		کہو علاج کرے جا کے چارہ گر اپنا
[۶] رنگِ خوں اشک بارہا لایا		آج لختِ جگر بہا لایا +
[۷] ارے چل بیٹھ اپنا منہ بنوا۔		ہوش کی لے خبر حواس میں آ
[۸] نظر سے وہ غائب جو سایہ رہا	میر حسن	ملایک کے دل میں سمایا رہا
[۹] غریبوں کا دم سا نکلنے لگا۔	"	توکل کا بھی پاؤں چلنے لگا
وہ گل جبکہ چوتھے برس میں لگا	"	بڑھایا گیا دود اُس ماہ کا
[۱۰] ترانے سے بلبل کا جی ہٹ گیا	"	گلوں کا جگر درد سے پھٹ گیا
[۱۱] وہ لبریز جو نہر تھی جا بجا	"	سو آنکھوں کو وہ رنگیں ڈبڈبا
[۱۲] مرے توسن طبع کو پر لگا	"	مجھے پالنے پیچل فلک پر اُڑا
[۱۳] بجائی وہ جوگن جہاں جو گیا	"	وہاں بیٹھتی خلق ڈھولی رہا

۱ه پانی کا کام دھونا اور صاف کرنا ہے مگر روشنیٔ طبع خاک سے بھی وہی کام لیتی ہے جیسا کہ آئینہ گرد پڑنے سے زیادہ صاف ہو جاتا ہے

۲ه بباعث ظاہر کرنے حال کے گریہ کو چراغ سے تشبیہ دی ہے ؛

۳ه جی دینا مرنا یا بیہوش ہونا حق سترہ (خدا کا بھید سچا ہے) قمری کی آواز ہے ۴ه چونکہ ہر کمال کو زوال ہے اسواسطے شکر ہے کہ مجھ میں کچھ کمال نہیں کہ میں زوال سے محفوظ رہا ؛

۵ه چونکہ عشق کی بیماری لاعلاج ہے اسواسطے معالج خود بیوقوف ہے اُسے اپنا علاج کرانا چاہیئے ؛

۶ه آنسوؤں کا رنگ کثرت گریہ سے خون کا تو ہو ہی گیا تھا آج جگر کو بھی اپنے ساتھ بہا کر لے آیا ؛

۷ه منہ بنوانا ۔ اپنے کو کسی کام کے قابل بنانا ۔ ہوش کی خبر لینا ۔ ہوش میں آنا ؛

۸ه یہ شعر حضرت محمدؐ کی تعریف میں ہے آپکا سایہ نہ پڑتا تھا ۔ دل میں سمانا نہایت محبوب و منظور ہونا ؛

۹ه توکل کا پاؤں چلنا ۔ توکل چھوڑ دینا ۔ توکل دنیا کی تعلقات سے قطع نظر کرکے اپنے سب کام خدا کے سپرد کر دینے ؛

۱۰ه جگر پھٹنا ۔ نہایت رنج ہونا ۔

۱۱ه آنکھوں کو ڈبڈبانا ۔ آنسوؤں کا جاری ہونا ۔ آنکھوں میں آنسو بھر لانا ۔ غم کی صورت بنانی

۱۲ه پر لگانا ۔ زیادہ تیز کرنا فلک پر لیجانا ۔ عالی مضامین اشعار میں باندھنے سے مراد ہے ۱۳ه ڈھولی رہا کر بیٹھنا

۱ہ وہ تاریک خانہ مرا گھر رہا	میر حسن	سدا میری چھاتی پہ پتھر رہا
کنواں ۲ہ وہ جو اندھا تھا روشن ہوا	〃	جواں اسمیں وہ سانپ کا من ہوا
دنوں ۳ہ کا عجب اسکے یہ پھیر تھا	〃	کہ اُس روشنی پر یہ اندھیر تھا
ترے ۴ہ روتے روتے اے بہن بدلو	〃	کیا بانگر میں کام کھادر کا

روایت یائے عربی

جھڑتے ۵ہ ہیں وقت سخن اسکی زباں سے موتی	ظفر	کیوں نہ زباں کرتا ہے دے دیکے وہ دشنام خراب
پھر ہستی میں کوئی دم لبوں ہیں ہم واژوں نصیب	〃	جیسے پانی میں سبو ہے جام معکوس حباب
چڑھ ۶ہ رہی آنکھیں ہیں تیری چہرہ ہے اترا ہوا	〃	کی کسی کے ساتھ تو نے آج مینوشی ہے خوب
کرتے ۷ہ ہیں نسر طائر گردوں کو تفتہ دل	〃	شعلہ سے اپنے آہ جگر تاب کے کباب
اپنی ۸ہ صفائی گوہر دنداں جو تو دکھائے	〃	کوڑی کے تین تین ہوں دُرِّ عدن خراب
تالو ۹ہ سے یاں زبان سحر تک نہیں لگی	مومن	تھا کسکو شغل نغمہ سرائی تمام شب
منہ ۱۰ہ چڑاتا ہے مرا کیا آئینہ میں دیکھکر	امیر	تجھ کو دیتا ہے وہیں تیرا برابر کا جواب
فیض ۱۱ہ کے کھولے ہیں جہاں تو نے باب	حالی	جھونپڑوں میں آئے ہیں محلوں کے خواب
شعلۂ ۱۲ہ آہ فلک رتبہ کا اعجاز تو دیکھ	مومن	اول ماہ میں چاند آئے نظر آخر شب

۱ہ چھاتی پر پتھر رہنا - ہر وقت رنج و مصیبت رہنا +

۲ہ بڑے سانپ کا من روشن ہوا کرتا ہے اسیطرح جوان کے رہنے کے سبب سے اندھیرا کنواں روشن ہو گیا +

۳ہ دنوں کا پھیر زمانہ کی گردش کے دن روشنی - ملک و دولت - اندھیر پریشانہ ہونا

۴ہ بانگر خشک ملک کھادر سیراب ملک گریہ کی کثرت سے بانگر بھی کھادر بنگیا

۵ہ زبان سے موتی جھڑنا - فصاحت کے ساتھ باتیں کرنا - دلچسپ باتیں کرنا +

۶ہ آنکھیں چڑھنا - آنکھوں میں نیند یا شراب کا خمار ہونا - چہرہ اترنا اداس ہونا منہ زرد ہونا +

۷ہ نسر طائر (اڑنیوالا گدھ) آسمان پر ایک گدھ کی شکل ہوتی ہے جو شمال کیطرف اڑتا معلوم ہوتا ہے - کباب کرنا جلانا - بھوننا مطلب میری آہ کی گرمی آسمان پر بھی جاکر اثر کرلیتی ہے +

۸ہ کوڑی کے تین تین نہایت سستا اور بے قدر عدن - نام جزیرہ جہاں کے موتی عمدہ ہوتے ہیں دُرِّ عدن قیمتی موتی

۹ہ تالو سے زبان نہ لگنا - بکواس لگنا شور و فریاد کرنا +

۱۰ہ منہ چڑانا نقلیں کرنا چھانا برابر کا جواب دینا بات کو رد کرنا اور شیشہ میں صورت کا عکس کہلائی دینا دہی جواب سمجھو

۱۱ہ جھونپڑوں میں محلوں کے خواب دیکھنا کم رتبہ کا آدمی ہو کر اعلے درجہ کی ہوس کرلی ۱۲ہ اکثر آہ کرنے کا وقت صبح

۱ف سوز دل سے گئی جاں بخت چمکنے کے قریب	مومن	کرتے ہیں موسمِ گرما میں سفر آخرِ شب
۲ف موسفیدی کے قریب اور ہے غفلت مومن	"	نیند آتی ہے یہ آرامِ دگر آخرِ شب
۳ف ہے گردشِ ایام کے حملوں سے کسے تاب	اسمعیل	پھر قلعۂ اکبر ہی میں تھا کیا پرِ سرخاب
۴ف جہاں علم و حکمت کی بھرمار ہے اب	حالی	جہاں ہُن برستا لگاتار ہے اب
۵ف جھجکا مستی میں وہ صاحب ہوسِ جامِ شراب	ذوق	عکسِ خال اپنا جو سمجھا مگسِ جامِ شراب
۶ف ماہی ہو یا ہو ماہ دہ دے یا ہزار	"	بے داغ ہوں دستِ فلک سے درم نصیب
۷ف ایمان ہے تیرا شوقِ لقا جسکو یہ نہ ہو	"	دیدار اُسے خدا کا نہوئے صنم نصیب
۸ف ہمیشہ کہتے تھے اُلفت کو لوگ زشت نصیب	"	سو آج کوچہ میں تیرے ہوا بہشت نصیب
۹ف مضطرب جو ہوا دلِ بے تاب		چہرے پر چھوٹنے لگی مہتاب
۱۰ف گلشن کو دیکھ دیکھ کے ہوتا ہے دل کباب		لالہ کی طرح داغ وہ کھاتے ہیں بیحساب
۱۱ف چلا مژدۂ صبح لے آفتاب	میر حسن	اُٹھا سورج آنکھوں کو ملتا شتاب
۱۲ف پیر و مرشد کا یہ مصرع حسبِ حال انشا کے ہے	انشا	مرمٹے پر بھی گیا اپنے نہ دل کا اضطراب
۱۳ف جھٹ پٹ جھپٹکے ہمنے جو موندے کواڑ خوب	"	چوکھٹ پہ گرکے رات میں کھائی پچھاڑ خوب

۱ف بخت چمکنا ۔ نصیب جاگنا ۔ موافق مراد زمانہ ہونا ۔ جس طرح گرمی کے موسم میں صبح کیوقت سفر کرتے ہیں تاکہ گرمی سے آرام میں رہیں ۔ اسیطرح نصیب جاگنے کے قریب جان سفر کر گئی یعنی ہم مر گئے +

۲ف موسفیدی مراد بڑھاپے سے ہے صبح کو بڑی میٹھی نیند آتی ہے ۔ اسیطرح بڑھاپے میں زیادہ غفلت ہو جاتی ہے +

۳ف سرخاب ۔ نام جانور جو اکثر پانی کے کنارے پر رہتا ہے چونکہ برخلاف عام اُڑنے والے جانوروں کے مقررہ وقت کے بعد اُسکی مادہ کو خون حیض آتا ہے اسلئے اوسکا نام سرخاب یعنی سرخ آب ہے ۔ سرخاب کا پر ہونا سب سے افضل ہونا ۔ انوکھا ہونا +

۴ف بھرمار ہونا ۔ کثرت سے ہونا ۔ ہن برستا ۔ روپیہ کی کثرت ہونا بہت آمدنی ہونا +

۵ف جھجکنا خوف کھانا مطلب یار حالتِ نشہ میں اپنے تل کے عکس کو جو شراب میں پڑا تھا مکھی سمجھکر ڈر گیا +

۶ف چاند میں بھی داغ یا دھبہ ہوتا ہے اور مچھلی کے پوست پر جو حلقہ ہوتے ہیں انکو درم یا داغ سے تشبیہ دیا کرتے ہیں اور وہ کثرت سے ہوتے ہیں غرضکہ بلا داغ رنج و تکلیف اُسکے درم نصیب نہیں ہوتے

۷ف خدا نیکبختوں کو قیامت کے دن اپنا دیدار دیگا اور اس سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے مطلب یہ کہ جسکو تیرے دیدار کا شوق نہ ہو وہ دیدارِ خدا سے بھی محروم ہے ۸ف مردہ کو بطور دعا کے کہا کرتے ہیں کہ خدا اُسکو بہشت نصیب کرے یہاں مراد مرنے سے ہی ۹ف مہتاب چھوٹنا ۔ چہرہ کا رنگ زرد ہونا ۱۰ف دل کباب ہونا دل جلنا + داغ کھانا ۔ صدمہ پہنچنا ۔ آزردہ ہونا +

۱۱ف آنکھوں کو ملنا ۔ سستی دور کرنا ۱۲ف پیر و مرشد ۔ اُستاد ۔ گرو ۔ تعظیماً ہر ایک اعلےٰ شخص کو کہہ دیتے ہیں ۔ مرمٹنا ۔ جان کھونا محنت اُٹھانا ۔ تباہ ہونا ۱۳ف پچھاڑ کھانا ۔ اپنے تئیں زمین پر دے مارنا ۔ کھڑے کھڑے گر پڑنا +

۵۱ روکھے پھیکے کڑوے کسیلے ہو جو ہم سے تم	انشا	چاہے ہے جی میٹھا کھٹا ہے یہ کیا بات کڈھب

بائے فارسی

۵۲ مرمٹینگے پر نہیں مٹنے کے ہم وہ اپنے کبھی	ظفر	ہمکو مثلِ نقش پا جب جیسے چاہے بھلا دینگے آپ
۵۳ دیتے نرگس کے ہمیں کیوں بیچتے رشکِ چمن	〃	جانتے گر ہم کہ آنکھیں ہمکو دکھلاینگے آپ
۵۴ گو نہ جاویگی سواری آپ کی غیروں کے گھر	〃	گھوڑے کاغذ کے یہاں بیٹھے بیٹھے دوڑاینگے آپ
۵۵ بےسبب چرخ ہے اک برسر کہیں آ بیٹھے آپ	〃	سر پھرا اور کسی کا تو نہیں آپ ہے آپ
۵۶ اس چمن میں کیا کہیں کیونکر ہوا پھر جائے ہے	〃	جوں صبا ہم پھونک پھونک رکھتے قدم دھرتے ہیں آپ
۵۷ ضرر رساں نہو بد اصل ملکے پاکوں سے	〃	اثر ہو زہر کا کیا آب کے جو ہو آب میں سانپ
۵۸ بس زمین و آسماں کے تو نہ قلابے ملا	〃	ہمنشیں ہے سخت مشکل راہ یاروں کا ملاپ
۵۹ دل سا بھی لگ چلنے والا کوئی ہو تو خال خال	〃	جو بڑھا ہے ملکے حال تِل سے تو تِل سے ملاپ
۶۰ گو موسم گرمی میں ہوئی تیز بڑی دھوپ	ظفر	پر سوزش دل سے مرے ٹھنڈی وہ بڑی دھوپ
۶۱ یا اپنے کیا دنیا سے اٹھ جاؤں اگر کہتے ہیں آپ	مومن	رک گیا میرا ابھی دم کیوں اسقدر رکتے ہیں آپ
۶۲ خدا کے غضب سے ذرا دل میں کانپ	امانت	چغلخور کے منہ کو ڈستے ہیں سانپ

۵۱ روکھا پھیکا اور کڑوا کسیلا ہونا بے مروت و بے لحاظ و ناراض ہونا میٹھا کھٹا ہونا جی للچانا ـ چاہنا ـ کڈھب بے طور ـ خلاف قاعدہ مطلب یہ کہ تم تو مجھ سے نفرت کرتے ہو اور میں تمہیں بہت چاہتا ہوں

۵۲ مرمٹنا جان کھونا تباہ ہونا

۵۳ آنکھیں دکھلانا ـ غصہ کی نگاہ سے دیکھنا ـ نرگس ایک پھول ہوتا ہے جسکو آنکھ سے تشبیہ دیتے ہیں نرگس و آنکھ میں تلازمہ ہے ۵۴ کاغذ کے گھوڑے دوڑانا چٹھی بھیجنا ۵۵ سر پھرنا ـ جی گھبرانا ـ پاگل بننا

۵۶ پھونک پھونک کر قدم دھرنا سنبھل کر چلنا ـ احتیاط اور خوف کے ساتھ کچھ کام کرنا ہوا پھر جانا حالت بدل جانا

۵۷ آب کو پاک اور سانپ کو بد اصل مانا ہے جسطرح پانی پر سانپ کا اثر نہیں رہتا اسیطرح بد اصل نیک صحبت میں رہکر کسیکو نقصان

۵۸ زمین و آسمان کے قلابے ملانا ـ چالاکی کرنا ـ توڑ جوڑ ملانا

۵۹ لگ چلنا ـ بڑھ کر چلنا ـ محبت ظاہر کرنا ـ خال خال کوئی کوئی ـ تِل تِل ـ ہر ایک سے

۶۰ تیز دھوپ ہونا ـ دھوپ میں زیادہ گرمی ہونا ٹھنڈ سے پڑنا ـ گرمی کم معلوم دینا مطلب یہ کہ گرمی کی بڑی تیز دھوپ میں بھی میرے دل جیسی سوزش نہیں ہوتی

۶۱ دنیا سے اٹھنا ـ مرنا ـ دم رکنا ـ سانس نہ آنا ـ فریفتہ ہونا ـ رکنا خفا ہونا

۶۲ چغلخور کو قیامت کے دن دوزخ میں آگ کے سانپ کاٹیں گے

تاے غزلی

١ ماہ نو کیونکہ ہو ہمشکل تری ابرو سے	ظفر	کہ وہ ادنےٰ ہے تری ناخن پا کی صورت
٢ دیکھے اے قاتل سفاک تری ابرو کو	"	جسنے دیکھی نہ ہو شمشیر قضا کی صورت
٣ مہ کنعاں کے مرقع میں جو دیکھی تصویر	"	پھر گئی آنکھوں میں اُس ماہ لقا کی صورت
٤ ہوتا آئینہ مکدر ہے نفس سے ہر دم	"	بات کی کس کی کریں صاحب جوہر برداشت
٥ اُٹھ گئے ظلم اُٹھا کر ترے ہم دنیا سے	"	سنگ دل اور سوا ہوویگی پتھر برداشت
٦ غضب ہے اپنا ہے اُس خشمگیں پر دانت	"	جو پیستا ہے سدا عاشق حزیں پر دانت
٧ یہ خم ہے عقل کی دشمن کہ اسکا ہر قطرہ	"	کرے ہے تیز فلاطون خم نشیں پر دانت
٨ رہا ہے شانہ صفت کشمکش میں وہ اک عمر	"	رکھا ہے جسنے تری زلف عنبریں پر دانت
٩ ستارے ہنستے ہیں شاید ہمارے رونے پر	"	نکالتے ہیں جو شب چرخ ہشتمیں پر دانت
١٠ ظفر ہم اُنکو جو شیریں کلام جانتے تھے	"	اب اُنکے خوب ہوئے کھٹے اس زمین پر دانت
١١ کہکشاں سینہ گردوں پہ نمایاں تھی رات	"	کسکے ماتم میں کیئے چاک گریباں تھی رات
١٢ شمع کی طرح مجھے رات جو سولی پہ کٹی +	"	یاد قامت تری لے سرو خراماں تھی رات

١ ماہ نو ابرو کی شکل کا ہوتا ہے ناخن پا پاؤں کے ناخن ذلیل وخوار +

٢ سفاک خونریز و قاتل - قضا حکم خدا مطلب یہ کہ تیرے ابرو قضا کی تلوار کیطرح قتل کرنیوالی ہے +

٣ مہ کنعان حضرت یوسف - مرقع تصویروں کی کتاب آنکھوں میں پھرنا کسی کیصورت یاد آنا +

٤ آئینہ میں پھونک مارنے سے جہالی پڑجاتی ہے مکدر ہونا - ناراض ہونا برداشت کرنا - سمائی کرنا +

٥ دنیا سے اُٹھنا - مرنا - پتھر ہوگی یعنی اس سے زیادہ سمائی نہیں ہوسکتی +

٦ دانت ہونا - کسی چیز کی خواہش ہونا - دانت پیسنا نہایت خفا ہونا +

٧ عقل کے دشمن بیوقوف احمق بنادینیوالے - دانت تیز کرنا کہانیکیواسطے طیار ہونا یعنی شراب فلاطون جیسے دانا کی بھی عقل کھودیتی ہے +

٨ کشمکش میں رہنا فکر و تردد میں رہنا - دانت رکھنا کسی چیز کی نہایت خواہش رکھنا - بدلہ لینا +

٩ دانت نکالنا ہنس دینا خجالت کے ساتھ ہنسنا +

١٠ دانت کھٹے ہونا - پست و عاجز ہونا +

١١ کہکشان ایک لمبی سفید سی سڑک کی مانند آسمان پر ہوتی ہے جو ایسی معلوم ہوا کرتی ہے کہ کسینے اپنا گریبان پھاڑا ہوا ہو جو نشان ماتم کا ہے ١٢ رات سولی پہ کٹنی - رنج و مصیبت میں رات گزارنا +

شمع[١] لپنے گل پہ نازاں تھی بہت پر جل گئی	ظفر	دستِ گل خوردہ کا میرے دیکھکر گلدستہ رات
رات[٢] ہمسایوں کی ہو جاوے نہ کیونکر روزِ حشر	〃	دردِ دل سے جب کراہا عاشقِ دل خستہ رات
کر دیا[٣] فاختہ کو عشق میں انگشت نما	〃	سرو نے اپنی اُٹھائی جو چمن میں انگشت
کریں[٤] اُس چشمِ مفتن سے اگر ہم چشمی	〃	تو کروں چشمِ غزالانِ ختن میں انگشت
دیکھ[٥] اُس مانگ کو دانتوں کے تلے انجم کے	〃	کہکشاں نے ہے دیا چرخِ کہن میں انگشت
عشق[٦] اُس آہو نگہ کا ہے قوی دست اسقدر	〃	مارے گر منہ پہ طمانچہ جھڑ پڑیں ضیغم کے دانت
سامنے[٧] آئے مرے گر عشق کے میدان میں	〃	کھٹے کر دوں ایک دم میں اُسے ظفر رستم کے دانت
مثل[٨] سُنی نہیں دیوار بھی رکھتے ہے کان	〃	نکالو منہ سے سمجھکر ہر اک مکاں میں بات
[٩] اگر زمین کی پوچھوں تو آسماں کی کہے	〃	جو آسمان کی پوچھوں کہے زمیں کی بات
کیا[١٠] دیکھتا خوشی سے ہی غیروں کے گھر بسنت	مومن	پھولی ہے یاں کچھ اور ہی لے بیخبر بسنت
اُس[١١] شاخِ گل کے ہاتھ تلک کب پہنچ سکے	〃	سرسوں ہتیلی پر نہ جمائے اگر بسنت
اِن[١٢] دنوں کی جو آئیگی حسرت -	〃	کیجئے گا گناہ بے لذت
کیا[١٣] خیال و گماں کے تیر نجات	〃	تھے بہت سانگ اور تھوڑی رات

١ شمع کا گل وہ حصہ جو جلکر بجھ جاتا ہے جلنا اوسکیواسطے ظاہر ہے جل جانا ناراض ہو جانا دستِ گل خوردہ وہ ہاتھ جسمیں معشوق کے چھلے وغیرہ سے داغ دیا ہو گلدستہ بہت اور مختلف پھولوں کو اکٹھا کر کے گھاس سے باندھ دیتے ہیں مطلب یہ کہ میرے ہاتھوں کے داغ شمع سے بھی زیادہ سوزش رکھتے ہیں +

٢ رات کا روزِ حشر ہونا - قیامت برپا ہونا دکھ درد کے فریاد سے بہت تنگ ہونا - کراہنا - فریاد کرنا رونا پیٹنا

٣ انگشت نما ہونا مشہور و بدنام کرنا - سرو سیدھی انگلی سے مشابہ ہوتا ہے اور انگلی سے اشارہ کرنے کسی کو بدنام کیا کرتے ہیں

٤ مفتن - فتنہ اٹھانیوالے ہم چشمی کرنا - برابری کرنا - آنکھ میں انگلی دینا - آنکھ کو صدمہ پہنچانا - اندھا بنانا +

٥ مانگ - سر کے دونو طرفوں کے بالوں کے درمیان کی سفیدی - دانتوں کے تلے انگلی دینا متحیر و متعجب ہونا افسوس و غم ظاہر کرنا - کہکشاں کو انگلی سے اور ستارہ کو دانت سے تشبیہ دی ہے +

٦ ضیغم - شیرِ درندہ - دانت جھڑنا - منہ کے دانت اکھڑ جانا + ٧ دانت کھٹے کرنا - پست اور عاجز کر دینا +

٨ دیوار بھی کان رکھتی ہے - کوئی نہ کوئی بھید سننے والا موجود ہوتا ہے ٩ یعنی ہر ایک بات کا الٹا جواب دیتا ہے ١٠ بسنت پھولنا زردی چھانا - کچھ اور ہی بسنت پھولی ہے - نئی آفت اور مصیبت درپیش ہے ١١ ہتیلی پر سرسوں جمانا - کمال چالاکی دکھلانا +

١٢ گناہ بے لذت وہ گناہ کا کام جس سے کچھ لذت یا فائدہ نہ ہو مثلاً غیبت و بدگوئی وغیرہ کیونکہ خلاف اسکی چوری وغیرہ میں کچھ فائدہ ہوتا ہے

١٣ تیر نجات - افسوں و منتر وغیرہ - سانگ بہت اور رات تھوڑی وقت کم اور کام بہت +

باؤ[۵۱] سے برگ کھڑکے ہیں اس بھانت	سودا	کھٹے تو باجتے ہیں دانت سے دانت
کرین[۵۲] ہیں مجھ وحشی کے پھینکے اُنکے آگے استخوان	ناسخ	اِک سرے سے ہوگئے مجنوں سگانِ کوئے دوست
سارے[۵۳] عالم کو جو ہے بے اختیارانہ رجوع	"	مرکزِ عالم ہے شاید درمیانِ کوئے دوست
شادابی[۵۴] نسیم سے بحرِ سرور کو	انشا	کرتی ہے جوش مار کے اب بیکران بسنت
گر[۵۵] فی المثل ملائکہ ہوں اہل زند سب	"	لے آوے بہرِ سرا نہیں موکشاں بسنت
گرڑوا[۵۶] بنا کے ریش مخضب سے محتسب	"	جاتا ہے اُس مقام میں جاوے جہاں بسنت
تکلے[۵۷] کی طرح بل نکل جاوے	سودا	تیرے آگے جو دو کرے اکڑنت
سر[۵۸] اپنا گریباں میں ذرا ڈالئے بیہات	اسمٰعیل	اوصافِ اضافی سے نہیں کچھ شرفِ ذات
تلوار[۵۹] میں جب کوئی اصالت کی نہو بات	"	گاہک تو نہ پوچھیگا یہ کس کان کی ہے دھات
شعلہ[۶۰] کو تعلّی کے نہ بھڑکائیے حضرت	"	یہ گوے ہے یہ ہے میداں ادھر آئیے حضرت
معراج[۶۱] سمجھ ذوق تو قاتل کی سناں کو	ذوق	چڑھ سر کے بل اس زینہ پہ تا بامِ محبت
سینہ[۶۲] سپر جو منہ پہ ہیں تیغ نگاہ کے	"	دکھلاتے وہ کبھی نہیں آئینہ وار پشت

۵۱ دانت سے دانت بجنا - نہایت جاڑا لگنا ۵۲ مجنوں ہونا - پاگل و دیوانہ بننا +

۵۳ بے اختیارانہ - جو اپنی خوشی کے خلاف دوسرے کے کشش سے ہو - مرکز وہ درمیانی نقطہ دائرہ کا جو اوسکی ہر مقام سے برابر فاصلہ پر ہو کشش کے سبب جسم کے کل اجزا مرکز کی طرف رجوع ہوا کرتے ہیں +

۵۴ بیکران - جسکے کنارہ کی انتہا نہ ہو - بہت ہی - نہایت ہی +

۵۵ موکشان بال کھینچتے ہوئے - یعنی زبردستی بسنت زاہدوں کو اپنی طرف رجوع کریگی +

۵۶ مخضب - وسمہ لگا یا ہوا رنگین ڈاڑھی - گرڑوا یعنی شراب کی لٹیا بنا کر اور مست ہو کر +

۵۷ تکلے کیطرح بل نکلجانا - مار پیٹ سے درست ہونا - ٹھیک بننا - اکڑنت کرنا - اکڑنا - غرور کرنا +

۵۸ گریبان میں سر ڈالنا - اپنے بھلائی اور برائی کو سوچنا - اپنا عیب و صواب دیکھنا - اوصافِ اضافی نسبتی وصف یعنی باپ دادا کی بزرگی سے کوئی خود بزرگ نہیں سمجھا جاتا +

۵۹ کس کان کی ہے دہات ہے - کس بزرگ و عالی خاندان کی اولاد ہے +

۶۰ تعلی کی شعلہ کو بھڑکانا - یا تعلّی کے لینا شیخی کرنا گھمنڈ کرنا - یہ گو اور یہ میدان یہ آزمائش کا موقعہ ہے آزما کر دیکھ لو +

۶۱ معراج عروج کا آلہ سیڑھی مجازاً اعلےٰ رتبہ پر پہنچنا - سر کے بل چڑھنا نہایت تعظیم کے ساتھ +

۶۲ سینہ سپر ہونا - برابر جمکر کھڑا رہنا - پشت دکھانا پیچھا دکھانا - بھاگنا +

۱ کبھی کرتا تھا عروضی کا بھی میں قافیہ تنگ	ذوق	طبع موزوں کی دکھاتا تھا جو موزونیت
۲ کبھی یہ آگہی شاستر و بید و پُران	؍؍	کر واں اک بات سے پنڈت کی کتھا میں ۲ کھنڈت
۳ گر نہ دے صاحب جوہر کو مقدر عزت	؍؍	جو ہر فرد ہے بالفرض تو کیا لے قیمت
۴ چشم وحشی کو اگر اپنے وہ دکھلائے تو ہو	؍؍	چشم آہو سے ہرن نشۂ جام وحشت
۵ سیلی سینہ پہ تھی جد میں پشت کا عکس	؍؍	نظر آتا تھا صفائی سے الف کی صورت
۶ چپپی رنگ کا وہ اپنے دکھا کر عالم	؍؍	ایک عالم کا ہو دل لیکے بغل میں چپت
۷ کہے یہ رند کا او زہد فروش آگ نہ پھانک	؍؍	مانگے گر بادہ تو زہد کہن کی قیمت
۸ آسیا وار پھرے کیوں نہ فلک گردش میں	؍؍	تیرے توسن کے جو کاوے کی اڑا جائے پھبت
۹ سنجار کا میدان تو بھولے ہم لوگ	شوق	اب تو ناپتے پھرتے ہیں زمیں یا قسمت
۱۰ تو نے لگائی آکے یہ کیا آگ لے بسنت	انشا	جس سے کہ دل کی آگ اٹھی جاگ اے بسنت
۱۱ خوش رہتے ہیں چار ابرو کی بتلا صفائی یا تنہ قلندر	؍؍	نہ ہمکو غم وزن نہ اندیشۂ کالا ہے خوب فراغت

ردیف تائے فارسی

۱۲ پلا نہ غیر کو صہبائے مشکبو کے گھونٹ	ظفر	پیئے گا رشک سے ظالم کوئی لہو کے گھونٹ

ك ۱ عروضی علم عروض یعنی شعر کے بحر و وزن سے واقف - قافیہ تنگ کرنا - شعر میں ایسے قافیہ لانے جسکے جواب میں دوسرا تنگ آجائے - دق کرنا - موزون جو شعر کو علم عروض کے قواعد کے موافق کسے وزن پر بنائے - موزونیت موزون ہونا ؛

ك ۲ کھنڈت کرنا - خلل ڈالنا ؛

ك ۳ صاحب جوہر ہنر والا - جوہر فرد جو دنیا میں اپنا ثانی نہ رکھتا ہو کامل ؛

ك ۴ ہرن ہونا - بھاگ جانا - جاتا رہنا ؛

ك ۵ سیلی وہ بال جو سینہ سے ناف تک سینہ کے وسط میں سیدھی لکیر کی مانند ہوتے ہیں - جعد - چوٹی کے بال جو پیٹھ کے پیچھے پڑے رہتے ہیں - الف کیصورت - یعنی سیدھا - مطلب یہ کہ میری معشوق کے سینہ پر سیلی نہیں بلکہ بدن کے شفاف ہونیکے باعث پشت کے پیچھے کے بالوں کا عکس معلوم دیتا ہے ك ۶ چمپت ہونا - رفوچکر ہونا - بھاگ جانا

ك ۷ زہد فروش - ریاکار - زاہد - آگ پھانکنا - از حد جھوٹ بولنا - بہت مبالغہ کرنا - بات گھڑنا - زہد کہن مدت کی پرہیزگاری مطلب یہ کہ رندوں کے نزدیک مدتوں کی پرہیزگاری ایک پیالہ شراب کی قیمت بھی نہیں رکھتی ؛

ك ۸ کاوہ - حلقہ باندھکر گھوڑے کو چکر دینا - مطلب یہ کہ آسمان نے تیرے گھوڑے کے چکروں سے گردش سیکھی ہے ؛

ك ۹ زمین ناپنا - سفر کرنا - آوارہ پھرنا ؛

ك ۱۰ آگ لگانا - جلانا - عشق بھڑکنا - پیچیتی ہونا - آگ جاگ اٹھنا - دبا ہوا ضبا دپھر اٹھنا - بجھا ہوا عشق پھر جوش پانا ؛

ك ۱۱ چار ابرو کی صفائی بتلانا - سر ڈاڑھی مونچھیں اور بھویں منڈا ڈالنا ك ۱۲ لہو کے گھونٹ پینا - سخت تکلیفیں برداشت کرنا

ڈر[۱] اُسکے بگڑنے کا نہیں ڈر ہے تو یہ ہے	ظفر	لیگا وہ ابھی دل سے کوئی بات بنا چٹ
جا[۲] ئینگے چٹاک غنچے اگر باغ میں بلبل	″	دینگے یہ تجھے چٹکیوں میں بیچ اڑا چٹ جلد
شا[۳]نہ کی کبھی ایک چٹکتی نہیں اُنگلی	″	زلفوں کی ہمیں لیتے بلائیں ہیں چٹا چٹ
ظا[۴]لم بلا سے سر کو تو اس مبتلا کے کاٹ	″	لیکن نہ بات غیروں میں باتیں بنا کے کاٹ
منہ[۵] میں زاہد کے ابھی بھر آئے پانی گر کہوں	″	ہیں شرابِ عشق کی کیا واہ کیفیت کے گھونٹ
دل[۶] ہے بلاچٹ میر ظفر ہے عشق کی اسکو چاٹ لگی	″	پیتا ہے خونِ دل کو غٹ غٹ کرتا ہے غم کو چٹا چٹ
لگی[۷] ہے چاٹ یہ کیا تیری تیغ کو قاتل!	″	کہ لے ہے خون ہزاروں کے چڑھکے سان پہ چاٹ
تلخکا[۸]می سے شہدِ ناب کے گھونٹ	″	زہر کے گھونٹ ہیں شراب کے گھونٹ
لڑ[۹] کھڑاتی ہوئی اور منہ کو بناتی ہوئی خوب	″	انشا سانگ لا آج تو زمرہ مستاں سے لپٹ
بس بلائیں نہ لے میری چٹ چٹ	″	اے دوگانا تو ایک ہے نٹ کھٹ (سخن چی، گروہ)
دو[۱۰]لتِ کونین حاصل ہو تو اُٹھے لات مار	نوازش	پھر نہیں لگتا ہے جی جس جا سے ہو جی کا اُچاٹ
پیغام[۱۱] دوست جلد تو پیغامبر سنا	″	گھبرا کے دم ہی جائے نہ میرا کہیں اُلٹ

ردیف ثائے مثلثہ

دیکھ[۱۲] دورِ چشم ساقی عقل چکر میں گئی		کیا ہوا گردش بھی گرچہ لشتہ سے گردوں کی ارث

۵۱ بگڑنا - ناراض ہونا - دل سے بات بنانا جھوٹی باتیں بنانا +
۵۲ غنچہ کا چٹکنا - غنچہ کا کھلکر پھول بننا چٹکیوں میں اڑانا کسی کے کہنے کی کچھ پروا نکرنا - ہنسی اُڑانا +
۵۳ ایک اُنگلی نہیں چٹکتی ذراسی تکلیف نہیں پہنچتی - بلائیں لینا - قربان ہونا نہایت پیار کرنا +
۵۴ باتیں بنانا جھوٹی باتیں دل سے گھڑنا شیخی مارنا - بات کاٹنا - بلا بات ختم ہونیکے اپنی بات شروع کرنا خواہ مخواہ دخل دینا
۵۵ منہ میں پانی بھرنا کسی چیز کی خواہش اور حرص کرنا - کیفیت کے گھونٹ نہایت ہی مزیدار اور خوشگوار +
۵۶ بلاچٹ یا بلانوش جو بچا سو کھا جائے بڑا کھانیوالا - چاٹ لگنا کسی چیز کی ہر وقت خواہش رہنا غٹ غٹ پینا جلد جلد پی لینا چٹ کرنا سب کچھ کھا لیا کچھ باقی نہ چھوڑنا + ۵۷ خون چاٹنا - لہو پینا - قتل کرنا +
۵۸ تلخکامی درد و دکھ ہونا - زہر کے گھونٹ نہایت ناگوار اور بدمزہ
۵۹ لڑکھڑانا کانپنا منہ بنانا - ناک بھوں چڑھا لینا - سانگ لانا - ایسی حالت بنانا جس سے لوگوں کو ہنسی آوے
۵۱۰ لات مارنا نفرت اور بیزاری ظاہر کرنا + ۵۱۱ دم اُلٹنا - سانس رکنا - قریب مرگ ہونا +
۵۱۲ عقل چکر میں جانا گھبرانا - حیران ہونا پشت سے باپ دادا کے وقت سے ہمیشہ سے +

آلِ تمغا غم سے نسلاً بعد نسلٍ لکھدیا	ظفر	خونفشانی ہے یہ اشک سے یہ چشموں کی ارث
چھین لیگا طفلِ اشکِ چشم طوفاں کو ظفر	"	مردمِ آبی کا ترکہ باپ ہے جیجوں کی ارث
نہ کھلا عقدہ ہمارے شانہ کر بیٹھے ہیں	"	کیوں گرہ رکھتی ہے وہ زلفِ گرہ گیر عبث
ایسے دیوانے کوئی ٹھیرتے ہیں زنداں میں	"	پاؤں پڑتی ہے عبث آ کے یہ زنجیر عبث
تمہاری زلف سے آ کے جو شانہ اُس سے برہم ہو	"	خطا کی بیٹھے کیا اب مجھ سے بل کھاتا یا عبث
مصحفِ رخ پہ ترے زلف قدم رکھتی ہے	"	ہے سیہ کار یہ اس بے ادبی کے باعث

ردیف جیم عربی

شیشہ میں نہیں یہ حباب آنکھ دکھاتا	ظفر	چلنے لگی کچھ موج بھی تم سے کج وکج
مثالِ نقشِ قدم آہ اٹھ نہیں سکتا	"	ازبسکہ ناک میں آ گئی شکستہ پائی آج
نہ لگی تو مجھے انگاروں پہ ہاں غیر کے ساتھ	"	پھول مرقد پہ مرے لے ہے خود کا ہیج
سالِ عمر اب تھے ہم شمارِ بروج	مومن	کہ ہوا اختر بلا کا عروج
خمیازہ عشق کا مرا دل کھینچتا ہے آج	"	آغوش رشکِ حلقۂ اہلِ عزا ہے آج

ردیف جیم فارسی

رہ پر ہوئے رہی دم نکلے ہے نفخ صور کا	ظفر	کیا قیامت شور ہے یارب ہے کیا نالوں کے بیچ

سلہ آلِ تمغا۔ وہ فرمان جس پر شاہی مہر لگی ہوئی ہو نسلاً بعد نسل۔ پشت بہ پشت۔ ہمیشہ کے لئے یعنی آنکھ کے واسطے ہمیشہ کے لئے غم اور خون روئے کا پروانہ مل گیا ہے ؛

سکہ مردمِ آبی ایک قسم کا دریائی جانور جو بشکل انسان ہوتا ہے سفید پوست و نہایت نازک اندام مطلب یہ کہ مردم آبی کا ترکہ دریا کی مچھلی ہی کا حق ہوتا ہے اسواسطے آنکھ کا رونا آنسو ہی کو نصیب ہوتا ہے ؛

سکہ عقدہ کھلنا۔ بھید کھلنا۔ گرہ رکھنا۔ دل میں عداوت رکھنا ؛

سکہ پاؤں پڑنا۔ منت سماجت کرنا۔ زنجیر پاؤں ہی میں ڈالتے ہیں ؛

سکہ اڑنا۔ جھگڑا کرنا۔ بحث کرنا۔ برہم ہونا۔ رنجیدہ ہونا۔ بل کھانا۔ ٹیڑھا ہونا۔ پیچ و تاب کھانا ؛

سکہ مصحف۔ وہ کتاب جس میں صحیفے اور رسالے جمع کیے جاویں اور نام قرآن شریف۔ توریت۔ زبور و دیگر آسمانی صحیفوں کا

سب کا سب قرآن میں جمع ہے اور معشوق کے چہرہ کو یہاں مصحف مانا ہے قرآن شریف پر پاؤں رکھنا نہایت بے ادبی ہے ؛

سکہ حباب۔ بلبلہ بشکل آنکھ ہوتا ہے۔ آنکھ دکھانا۔ غصہ کی نظر سے دیکھنا۔ کج وکج چلنا۔ الٹا چلنا۔ مخالف ہونا ؛

سکہ نہ میں ملانا۔ تباہ و برباد کرنا۔ سکہ انگاروں پر لٹانا۔ جلانا۔ سخت دکھ دینا۔ سکہ ہم شمارِ بروج۔ بارہ سال۔ اخترِ بلا کا عروج ہونا۔ مصیبت کا شروع ہونا۔ سکہ خمیازہ کھینچنا۔ خوشی پانا۔ شرمندہ ہونا۔ رنج اٹھانا۔ سکہ نفخ۔ پھونکنا۔ صور۔ وہ قرنا جو حضرت اسرافیل اول دفعہ تمام خلقت کو فنا کرینگے اور دوبارہ اسکے بعد تمام کو زندہ کرینگے وہ ہے پھونکا مطلب یہ کہ میرے نالہ صور سے بھی

۱ مینا ہے نہ فلک ہے کہاں بادۂ نشاط	ظفر	شیشے ہیں یہ تو زہر ہلال کے چار پانچ
۲ فرہاد دیکھ کوہکنی میں نہ ہاتھ ڈال	"	دب جائے تیرا دست نہ یاں زیر سنگ کھینچ
۳ سر مارئے پر نہ چھوٹیے جیسے مار کر کمند	"	لے تیری زلف خم بخم اے شوخ و شنگ کھینچ
۴ کھینچتا ہے مجھ سے اور بھی وہ غنچہ لب ظفر	"	لیتا ہوں دل سے آہ جو میں ہو کے تنگ کھینچ
۵ مثل جرس ہے ہرزہ درائی عبث دلا	ناسخ	دنیا سے کر گئے ہیں مرے ہمزبان کوچ
۶ ہے کام ایک ہی سے وہ چولہے میں پڑیں	انس	صدقے کئے تھے ایسے وہ فی النار چار پانچ

ردیف حائے حطی

۷ پنجۂ مژگاں سے کب رکھتا تھا طفل سرشک	ظفر	آخرش سر پہ مرے طوفان لایا بے طرح
۸ ہوا بتائے ہے کیا دیکھے دو شراب کے گھونٹ	"	کہ اس ہوا میں ہے ساقی مجھے ہوائے قدح
۹ قدح کشوں پہ ظفر طعنہ زن تو ہے صوفی	"	رہیں نہ ہوش بجا آنکھ گر دکھائے قدح
۱۰ لوٹا ہزار خار غم و نشتر الم	"	پھوٹا نہ میرے دل کا پھپھولا کسی طرح
۱۱ نالوں سے میرے آب ہوئے سنگ بارہا	"	اس سنگدل کا دل نہ پسیجا کسی طرح
۱۲ سیدھا اک زمانہ سے گردوں اگر بنے	"	اسکو ظفر بنایئے سیدھا کسی طرح
۱۳ سرگوشی اس سے زلف جو کرتی ہے دمبدم	"	شاید ترے پھنسانے کی ہے کچھ دلا صلاح

۱ زہر ہلال - منسوب بہ کوہ ہلال واقع حدود چین یہ ایک بوٹی ہے کہ اوسکا زہر کسی دوا اور تریاق سے علاج پذیر نہیں ہوتی چار اور پانچ ملکر نو ہوتے ہیں اور نو ہی آسمان ہیں + ۲ ہاتھ ڈالنا - کسی کام کو شروع کرنا +

۳ سر مارنا - بہت کوشش کرنا ۴ کھینچنا - ناراض ہونا - آہ کھینچنا - بد دعا دینا - برا چاہنا ۵ دنیا سے کوچ کرنا - مرنا

۶ چولہے میں پڑیں - ایسے شخص کی نسبت بولتے ہیں جسکی صورت دیکھنی منظور نہ ہو اور نہایت ہی ناراضگی ہو فی النار (آگ میں)

۷ بے طرح طوفان لانا - بری طرح سے تہمت لگانا - جھوٹا الزام دینا +

۸ ہوا بتانا - ٹال دینا - ہوائے قدح - پیالہ شراب کی خواہش +

۹ ہوش بجا نہ رہنا ہوش مارے جانا - بیگانہ ہونا - آنکھ دکھانا - غصہ سے دیکھنا سامنے ہونا یہاں آخری معنی مراد ہیں - پیالہ بشکل آنکھ ہوتا ہے

۱۰ دل کا پھپھولا پھوٹنا - دل کا رنج مصیبت دور ہونا کانٹے سے پھپھولا پھوٹنا چاہئے تھا +

۱۱ آب ہونا - شرمندہ ہونا - نرم و ملائم ہونا پسیجنا - ترس کھانا - رحم آنا +

۱۲ سیدھا بنانا - درست کرنا +

۱۳ سرگوشی - کان میں بات کہنا پھنسانا مصیبت میں گرفتار کرنا یہاں اپنا دیوانہ بنانے سے مطلب ہے +

۵۱ میرا نالہ دیگا سارا تیرا ٹیڑھا پن نکال	ظفر	دیکھ چل اے آسمانِ کینہ ور سیدھی طرح
۵۲ خورشید کو نہ کیونکہ چڑھے تپ جو تفتہ دل	”	چھالے کو داغ دل سے اُتارے علی الصباح
۵۳ دم ہے آنکھوں میں دکھا جا اپنی شکل	”	دے نہ تولے آئینہ رخسار طرح
۵۴ کرتا ہے ابر اپنا لہو پانی ایک کیوں	مومن	کب وسکیگا دیدۂ خونبار کی طرح
۵۵ بیٹھنے لگتا ہے دل آوے کی طرح	حالی	یاس (ناامیدی) میں ڈراتی ہے چھلاوے کی طرح
۵۶ رقیب پیستے ہیں دانت بزم جاناں میں	نظام	ہے مجھ پہ دانت میں دانتوں میں ہوں زباں کی طرح
۵۷ سبو و شیشہ و خم کس کس کی نہ پابوسی		کسی نے منہ نہ لگایا مجھے سوا ے قدح
۵۸ مژہ بھی کرتی ہے بل ابروے بتاں کی طرح		ستم ہے تیر بھی کھینچنے لگے کماں کی طرح

ردیف خاے معجمہ

۵۹ آنکھ اُس خورشید وش کی پھر نہ جائے اے ظفر	ظفر	اسکی کچھ پروا نہیں پھرتا ہے گر پھر جائے چرخ
۶۰ ابر ڈر دلِ عاشق سے مقابل مت ہو	”	آبرو تیری ابھی جائیگی مل خاک میں چرخ
۶۱ دیکھ توسن کو نہ صحرا میں لگا کاوے پر	”	کھائے چکر نہ تا حلقۂ فتراک میں چرخ
۶۲ کیا کیا غضب ہے زہر اُگلتے ہو تم ٹلے	”	اک حرف منہ سے کہتا نہیں یہ غلام تلخ

۵۱ ٹیڑھا پن نکالنا۔ سیدھا اور درست کرنا۔ سیدھی طرح چلنا۔ رستہ پر آنا ؛

۵۲ تپ چڑھنا۔ نہایت خوف کرنا۔ مطلب یہ کہ میرے دل کو داغ میں سورج سے بھی زیادہ گرمی ہے

۵۳ آنکھوں میں دم ہونا۔ قریب مرگ ہونا۔ طرح دینا۔ بے پروائی کرنا۔ ٹال دینا ؛

۵۴ لہو پانی ایک کرنا۔ سخت محنت اُٹھانا۔ بہت رنج پہنچانا ؛

۵۵ دل بیٹھنا۔ افسردہ خاطر ہونا۔ چھلاوہ جن کی قسم ہوتا ہے اور ہر ایک چیز کی شکل بن سکتا ہے جسکو عام چھلیڈا کہتے ہیں

۵۶ دانت پیسنا۔ نہایت غصہ ہونا۔ دانت ہونا۔ کسی چیز کی خواہش ہونا۔ بدلہ لینے کا ارادہ ہونا۔ دانتوں میں زبان کیطرح ہونا۔ دشمنوں میں بغیر ہتھیار کے رہنا۔ بہت دشمنوں میں رہکر اونکے صدمہ سے بچنا ؛

۵۷ منہ لگانا۔ توجہ والتفات کرنا ؛

۵۸ بل کرنا۔ غرور کرنا۔ بھوں۔ تیر سے اور ابرو کمان سے مشابہ ہوتی ہے ؛

۵۹ آنکھ پھرنا۔ بے مروت ہونا۔ ناراض ہونا۔ پھرنا۔ مخالف ہونا ؛

۶۰ مقابل ہونا۔ برابری کرنا۔ آبرو خاک میں ملنا۔ بے قدری ہونا یعنی عاشق کا رونا بادل کے برسنے سے زیادہ ہے

۶۱ کاوے پر لگانا۔ حلقہ باندھکر گھوڑے کے چکر دینا۔ چرخ کھانا۔ چکر کھانا۔ گھومنا ؛

۶۲ زہر اگلنا۔ برا کہنا۔ توہین کرنا۔ تلخ حرف کہنا۔ کڑوا بولنا ؛

نہیں[۵۱] یہ کاہکشاں گرمی فغاں سے مرے	ظفر	نکال دیتا ہے منہ سے ظفر زبان کو چرخ
ستم[۵۲] ہے منہ کے وہ میٹھے ہیں دل کے زہر بھرے	″	بلا سے دل کے وہ میٹھے ہوں ور زباں کے تلخ
وہ کیا[۵۳] شراب ہے شیشہ میں آسماں کے تلخ	″	کیا ہے عیش کو جس نے کہ اک جہاں کے تلخ
رفتہ[۵۴] رفتہ ہوئے گلے کا ہار	″	طفل اشک اپنے ہیں نہایت شوخ
ہر[۵۵] صید کی کمر سے گئی ٹوٹ جس گھڑی	ذوق	ٹوٹی کمانِ دلبر ناوک فگن کی شاخ
شاخ[۵۶] نبات کو لبِ قلیاں نہ منہ لگائے	″	ایسی مصاحبت سے لگی اس دہن کی شاخ
کر دے[۵۷] جو تو نہال تو لائے ابھی نکال	″	پروین کا خوشہ گاوِ سپہرِ کہن کی شاخ

ردیف دال

ایسی[۵۸] آنکھوں میں سمائی رخِ جاناں کی نمود	ظفر	کہ نظر پر نہ چڑھی مہرِ درخشاں کی نمود
کھل[۵۹] کھلا کر جو ہنسے باغ میں وہ غنچہ دہن	″	باندھے بلبل نہ پھر اپنے گلِ خنداں کی نمود
نہ[۶۰] اچھلو صورتِ فوارہ۔ غافلو دیکھو	″	گرے ہے خاک پہ آخر کو ہو کے آب بلند
ملگئے ہیں[۶۱] خاک میں کتنے ہی تیرے ہاتھ سے	″	پر نہیں کرتا کوئی ظالم ترے ڈر سے کرید

۵۱ کاہکشاں۔ آسمان کی سفید سڑک ستاروں کی جسکو آسمان کی زبان سے تشبیہ دی ہے اور گرمی میں کثرت پیاس کے وقت زبان نکالتے ہیں +

۵۲ منہ کے میٹھے ہونا ظاہر میں چکنی چپڑی باتیں بنانا اور باطن میں کینہ رکھنا۔ دل کے زہر بھرے سیاہ باطن۔ دلی عداوت رکھنا۔ دل کے میٹھے صاف دل محبت رکھنے والے +

۵۳ عیش تلخ کرنا۔ ناخوشی کرنا۔ عیش میں فرق لانا +

۵۴ گلے کا ہار ہونا۔ سر ہونا۔ پیچھے پڑ جانا

۵۵ کمر ٹوٹنا۔ سہارا جاتا رہنا۔ ہمت ہارنا +

۵۶ منہ لگانا۔ توجہ کرنا۔ خاطر میں لانا مطلب یہ کہ حقہ کو چونکہ معشوق کا منہ لگ چکا ہے اسلئے وہ مصری کو بھی اپنے برابر نہیں سمجھتا +

۵۷ نہال کرنا۔ خوش کرنا۔ امیر بنا دینا۔ پروین یا جھمکے چھوٹے چھوٹے ستارے ایک جگہ جمع ہوتے ہیں بشکل خوشہ مطلب یہ کہ اگر تو آسمان پر نظر عنایت کرے تو آسمان کی ٹہنی کو پروین کا خوشہ لگجائے اور وہ سرسبز ہوجاوے +

۵۸ نمود۔ شان و شوکت۔ آنکھوں میں سمانا۔ خیال ہونا۔ نظر پر چڑھنا۔ نظر میں معزز و ممتاز ہونا۔ مطلب یہ کہ معشوق کا چہرہ سورج سے بھی زیادہ روشن ہے +

۵۹ کھل کھلا کر ہنسنا۔ بہت ہی زور سے ہنسنا۔ نمود باندھنا۔ عزت بندھانا۔ فخر کرنا +

۶۰ اوچھلنا۔ غرور کرنا۔ آب ہونا۔ شرمندہ ہونا +

۶۱ خاک میں ملنا۔ تباہ ہونا۔ کرید کرنا۔ تحقیق کرنا۔ جھگڑا اٹھانا +

رویا کریگا عشق بھی دھر دھر کے سر پہ ہاتھ [۱]	ظفر	اے شوخ تیرے عاشق بے دسترس کے بعد
خشک [۲] ہو جاتا ہے حاسد کا لہو سنتے کے ساتھ	ناسخ	کوئی ناسخ کا جو پڑھتا ہے شعر تر آتا ہے یاد
اپنے مرنے کا نہیں ہے یہی غم اے ناسخ [۳]	”	کون ہوگا ہدف تیر بلا میرے بعد

ردیف ڈ

بس [۴] اے شمع کر فکر اپنی ذرا	انس	انہیں چار آنسو پہ اتنا گھمنڈ
انگور [۵] زخم سینہ کو کیونکر نہ ہو فشار	”	ٹسلے ہے اسکو دل صد چاک اینڈ اینڈ
مختار [۶] ہی پر کچھ آپ نہ کیجئے گا گھمنڈ	جرات	کہتے ہیں جیسے نوکری ہے ہیچ ارنڈ
سر [۷] اٹھایا جو بگولے نے پریشان ہوا	بحر	خاک ہو خاک کے پتلے کو سزاوار گھمنڈ

ردیف ذ

کریں [۸] رقم ہم اگر حال پائمالی دل	ظفر	رہے ہمیشہ قلم کی لتاڑ میں کاغذ
الٰہی [۹] خیر ہو بگڑا گیا ہے وہاں قاصد	”	قبول دے نہ کہیں مار دھاڑ میں کاغذ
آؤں [۱۰] کیا خاک کہ تعویذ عداوت کے عدو	”	بیچ چوکھٹ کے لگے روز دبانے کاغذ
شرح [۱۱] سوز غم الفت نے کھلایا یہ گل	”	لگے کاغذ بنا کر وہ جلانے کاغذ
رکھتے [۱۲] ہیں خواب بندی کے غم ہجر	”	ظفر بستر تلے مخمل کے تعویذ
وہ کرتے [۱۳] ہیں جو ہم سے گرمجوشی	”	جلاتے ہیں عدو جل جل کے تعویذ

۱ سر پر ہاتھ دھر کر رونا۔ قسمت کو پیٹنا۔ نہایت ہی رنج و افسوس کرنا ؛

۲ لہو خشک ہونا۔ جان نکلنا۔ دم بخود ہونا۔ شعر تر۔ عمدہ شعر ؛

۳ ہدف تیر بلا۔ وہ شخص جو بلا کے تیروں کو سہے یعنی مجھے بھی فکر ہے کہ میرے بعد کوئی عشق کی تکالیف نہ اٹھا سکیگا

۴ چار آنسو بہت ہی کم رونا۔ اپنی فکر کر اور ٹھکانا سوچ جیسے کسی کو نوکری سے علیحدہ ہونے کے وقت کہا کرتے ہیں ؛

۵ انگور زخم کا کھرنڈ۔ فشار رہنا۔ تکلیف دور ہونا۔ پسلنا۔ بلنا۔ دبانا۔ اینڈ اینڈ کر وٹیں بدل بدل کر

۶ ہیچ ارنڈ یا ارنڈ کی جڑ۔ بالکل ناپائدار ۷ سر اٹھانا۔ غرور کرنا ؛

۸ لتاڑ میں رہنا۔ ہر وقت کسی کام میں پھنسے رہنا ۹ قبول دینا۔ اپنے پاس کسی چیز کے ہونیکو مان لینا

۱۰ عداوت کے تعویذ۔ وہ نقش یا منتر جن سے دو شخصوں میں دشمنی ہو جاوے ؛

۱۱ گل کھلانا۔ فساد کھڑا کرنا مگر یہ آتشبازی کی پھلجھڑی مطلب یہ کہ ہمنے جو محبت کے غم کو مفصل لکھا تو وہ بھی خط پھلجھڑی کیطرح جلانے لگے

۱۲ گرمجوشی۔ محبت۔ تعویذ جلانا۔ ایسے نقش لکھکر جلانا جس سے دو شخصوں کے درمیان عداوت ہو جاوے ؛

۱۳ خواب بندی کے تعویذ ایسے تعویذ جن سے نیند بالکل اڑ جاوے اور ظاہر ہے کہ جدائی کی رات میں نیند آتی ہی نہیں ؛

چٹکاری کیوں بھرے نہ زباں تیرے ذکر میں	انشا	کوئی مزا نہیں ہے ترے نام سے لذیذ
ورق چرخ ہو گو نسخۂ آشوب نہو	ذوق	سرمۂ چشم مۂ سیم بدن کا کاغذ

ردیف راء مہملہ

کیا کمر باندھے ہے امید وصل پر عاشق ترا	ظفر	کٹ گئی اسکی تو اب تیغ تغافل سے کمر
روز و شب جوں مہر و مہ پھرتے ہیں بہر قرص ناں	"	اہل دنیا کھول بیٹھے کب تحمل سے کمر
کسکی چھاتی ہے لگا دے اسکے جو سینہ کو ہاتھ	"	دیکھنے دیتا نہو جب وہ کسی چھل سے کمر
جہاں ہے فکر ظفر کی بلند پروازی	"	یقین جان کہ جلتے ہیں واں عقاب کے پر
بڑے بھال لب شیریں ترا دل نے لیا	"	جیتی مکھی کس طرح سے کسنے کھائی دیکھکر
قدم وہ عشق کے کوچہ میں گاڑے اے ظفر اپنا	"	کہ جو سر باز اپنا رکھ لے پہلے سر ہتیلی پر
عشق وہ سنگ گراں ہے کہ کسی سے نہ اٹھا	"	کیونکہ بھاری نہ ہر اک سمجھ کے چھوڑے پتھر
مانگ کو دیکھے دل کسی کا ظفر +	"	تم بھی بیٹھے لکیر پر ہو فقیر
مزا چکھایا ہے کوہکن کو یہ عشق آیا جو امتحاں پر	"	کہ لایا تو جوئے شیر لیکن چھٹی کا دودھ آگیا زباں پر

ف۱ چٹکاری بھرنا - کسی لذیذ چیز کے مزے سے خوش ہو کر زبان سے لفظ چٹ چٹ نکالنا +

ف۲ معشوق کے آنکھ کے سرمہ کا کاغذ ورق چرخ یعنی دکھ دینیوالا ہی بنیگا۔ مگر نسخۂ آشوب (فتنہ و گھبرانا یعنی آنکھ کی گھبراہٹ) دور کرنیوالا اور آرام دینیوالا کبھی نہ ہوگا۔ حالانکہ سرمہ آنکھ کو ٹھنڈک دیتا ہے ÷

ف۳ کمر باندھنا - مستعد و طیار ہونا کسی کام کے کرنیکا ارادہ کر لینا - کمر کٹنا نا امید ہونا +

ف۴ کمر کھولنا - کوشش ترک کرنا - آرام لینا ÷

ف۵ کس کی چھاتی ہے - کس کا حوصلہ ہے - چھل - فریب

ف۶ بلندی پروازی - اونچا اڑنا - مغز سے بات اتارنا - عمدہ پیرایہ میں بات ادا کرنا - عقاب - گدھ جانور جو بلند پروازی میں مشہور ہے - پر جلتے ہیں - بالکل دخل نہیں ÷

ف۷ [illegible] کہ جیتی [illegible] نگلی جاتی - جان بوجھکر زہر نہیں کھایا جاتا - بری چیز دیدہ و دانستہ نہیں کھائی جاتی - چہرے کے تل کو [illegible] کے مکھی سے تشبیہ دی ہے ÷

ف۸ قدم گاڑنا - ٹھیرنا - قیام کرنا - سر باز - بہادر - سر ہتیلی پر رکھنا - مرنے پر مستعد ہونا ÷

ف۹ بھاری پتھر چوم کر چھوڑ دینا - مشکل کام سمجھکر چھوڑ دینا

ف۱۰ مانگ - بشکل لکیر ہوتی ہے - لکیر کا فقیر ہونا - پرانی رسموں کو ماننا عاشق ہونا - مرنا ÷

ف۱۱ مزا چکھانا - بدلہ لینا - تکلیف پہنچانا - امتحان پر آنا - آزمانا - چھٹی کا دودھ زبان پر آنا سخت مصیبت کے وقت گھبرا جانا ÷

لگا کے فندق[١] اگر انگلیوں کو چٹکا لے	ظفر	تو چٹکیوں ہی میں غنچہ کو پھر اُڑا دے بہار
نشے[٢] میں ہم اُسے دیکھیں اگر بسینہ پوش	″	نہ کیونکہ آنکھوں میں سرسوں پھول جائے بہار
برنگ[٣] نرگس اگر جام زر ہو تجھ کو ضرور	″	تو پھر ہتیلی پہ سرسوں کیوں جمائے بہار
کہہ[٤] وحیدی سے کہ تو خوش نہو کیا ہوتا ہے	″	ہاتھ اندھے کے اگر آگئی ایکبار بٹیر
بات[٥] مردوں کی ظفر ایک ہے کب سنتے ہیں	″	آدھا تیتر کہیں آدھا کہیں گر یار بٹیر
وفور[٦] گریہ نے چشم پر آب کے اندر	″	دکھایا ہمکو سمندر حباب کے اندر
پھوٹے[٧] ہے تازہ شگوفہ چمن دہر میں روز	″	واہ دکھلائے ہے کیا گردش افلاک بہار
شتر[٨] غمزے کے خمیدہ نینے کیا کیا	″	شتر آسا مرے نالے نے اُسکی ناک چھیدی پر
عشق[٩] کے رستے میں ہر گام پہ جی سہمے ہے	″	ہیں برستے ظفر اس راہ خطر ناک میں تیر
نہ[١٠] رکھ کسی سے طریق تمردی میں بیر	″	کہ اے صنم ہے ہمیشہ خدا خودی میں بیر
فتنہ[١١] محشر سے فتنے کتنے ہی ہیں وقت خرام	″	ٹھوکریں کھاتے پھریں اس پر جفا کی راہ پر
کرے[١٢] جو خال رخ یار سے وہ ہمچشمی	″	تو پھر یقیں ہے کہ اُٹھ جائے چشم زاغ کا نور
محفل[١٣] سے اٹھا غیر کو اور اسکے عوض	″	رکھدے مری چھاتی پہ کوئی سنگ گراں اور

١ہ فندق نام میوہ ولایتی سرخ رنگ جو انگلی کی سرے سے مشابہ ہوتا ہے فندق لگانا۔ انگلی کے سروں کو مہندی لگانا
چٹکیوں میں اُڑانا۔ ہنسی میں ٹال دینا۔ کچھ پرواہ نہ کرنا +

٢ہ آنکھوں میں سرسوں پھولنا۔ زردی ہی زردی دکھائی دینا۔ خوب نشہ ہونا۔ خوش ہونا +

٣ہ ہتیلی پر سرسوں جمانا نہایت چالاکی کرنا +

٤ہ اندھے کے ہاتھ بٹیر لگنا۔ حوصلہ سے بڑھ کر کوئی چیز ملجانا +

٥ہ آدھا تیتر آدھا بٹیر۔ آدھا کچھ اور آدھا کچھ۔ بے جوڑ بات +

٦ہ حباب کے اندر سمندر دکھانا۔ ایک بات کو مختصر طور بیان کرنا +

٧ہ تازہ شگوفہ پھولنا۔ عجیب وغریب ظاہر ہونا۔ بہار دکھانا۔ طرفہ آفت لا دینا۔ تکلیف پہنچانا +

٨ہ شتر غمزہ۔ بیجا محبت و نخرہ۔ ناک چھیدنا۔ از حد تنگ کرنا ٩ہ جی سہمنا۔ خوف کھانا۔ تیر برسنا۔ تکلیفیں پیش آنا

١٠ہ تمردی۔ سرکشی۔ خودی خدائی میں بیر ہے۔ سرکش اور مغرور آدمی سے خدا بہت ناراض ہوتا ہے +

١١ہ فتنہ محشر جیسے نہایت ہی خوفناک فتنے۔ ٹھوکریں کھاتے پھرنا۔ تکلیف اٹھانا۔ مارا مارا پھرنا نہایت ہی بیقدری
ہونا۔ مطلب یہ کہ قیامت کا فتنہ معشوق کے فتنوں کے مقابلہ میں نہایت کم درجہ کا ہے +

١٢ہ ہمچشمی کرنا۔ برابری کرنا۔ آنکھ کا نور اُڑنا۔ قوت بینائی کا جاتا رہنا۔ کوے کی نگاہ بڑی تیز ہوتی ہے اور ہر ایک چیز کو
ہوشیاری سے دور سے دیکھتا رہتا ہے + ١٣ہ چھاتی پر پتھر رکھنا۔ سخت صدمہ دینا +

مینہ خوب برستا ہے جو ہوتی ہے ہوا بند	ظفر	بہتے ہیں ظفر اشک دمِ ضبطِ فغاں اور
کرنے نہ خاک آتشِ غم پھونک پھونک کر	″	دل رکھ رہِ وفا میں قدم پھونک پھونک کر
جب مقدر پھرا الٹتا ہے تو ہیچ ہے یا رو	آتش	آگے تقدیر کے بھی جلتے ہیں تدبیر کے پر
ابتدائے فصل ہی میں غنچہ نے کھایا گل	مومن	دیکھئے اس سال کیا کیا گل کھلاتی ہے بہار
شگفتہ ہائے آرزوئے مومن اب کہتے کو ہیں	″	خیر مقدم گلشنِ ایماں میں آتی ہے بہار
یقیں نہ مانو نگا کہ چشمِ آبلہ کے دیدہ ہے	″	یہ نہ دیکھے روئے غیر اپنی کفِ پا دیکھکر
شگفتہ زن ہوا اور انگبیں لب پر	″	مکھیاں بھنکیں شکریں لب پر
جاتے ہوئے کہتے ہو قیامت کو ملینگے	غالب	کیا خوب قیامت کا ہے گویا کوئی دن اور
رقت آئی نہ تجھے حال پہ میرے سچ ہے	رشک	ہو جو پتھر اسے کیا کوئی نچوڑے پتھر
لے چلا دامانِ صحرا کو گریباں پھاڑ کر	″	آخر آ مجھ کو جنوں چمٹا ہے پنجہ جھاڑ کر
پھر گیا جو محتسب رندوں کے ہاتھ	″	خوب ہی سیدھا بنایا سب نے اسکو جھاڑ کر
گھر کیا دل میں لشا کے جنہوں نے واہ واہ	″	دھر گئے وہ آج اپنے ہاتھ دونو کان پر
فی الحقیقت یہ ہے مثل وہی	″	رہنا دریا میں اور مگر سے بیر

۵۱ برسات میں ہوا بند ہونے اور مرطوب ہونے سے زیادہ بارش ہوتی ہے اسیطرح نالہ و فریاد نہ کرنے سے آنسو بہت بہتے ہیں

۵۲ خاک کرنا۔ جلا دینا۔ قدم پھونک پھونک کر رکھنا + احتیاط و خوف سے کوئی کام کرنا سنبھل کر چلنا +

۵۳ مقدر الٹنا۔ بدنصیب ہونا۔ تقدیر کے آگے تدبیر کے پر جلتے ہیں تقدیر کے مقابلہ میں تدبیر کا کچھ اثر نہیں ہوتا +

۵۴ گل کھانا۔ نقصان اٹھانا۔ گل کھلانا۔ فساد قائم کرنا +

۵۵ خیر مقدم (خیر کے ساتھ آنا) ایک کلمہ ہے جو دوست اپنے دوست کے آنیکے وقت بطور فال نیک کے کہا کرتا ہے +
خیر مقدم کہنا کسی کے آنیکی خوشی منانا مطلب یہ کہ میری بڑی آرزو ہے کہ بہار ایمان کے باغ میں تشریف لائے یعنی ایمان کامل ہو جائے

۵۶ آبلہ بشکل آنکھ ہوتا ہے سپید دیدہ۔ اندھا مطلب یہ کہ آبلہ کی آنکھ اندھی نہیں ہے بلکہ یہ اپنے کف پا کو دیکھکر شرم کے مارے دوسرے کی طرف نہیں دیکھتا +

۵۷ مکھیاں بھنکنا۔ کسی چیز کا نہ بکنے کے سبب سے مندا ہونا۔ پھوہڑا و بد وضع ہونا +

۵۸ کیا خوب۔ واہ وا۔ تعجب کا کلمہ ہے مطلب یہ کہ قیامت کا دن تو یہی ہے کہ تم جاتے ہو +

۵۹ رقت آنا۔ نرم دل ہونا۔ رحم آنا۔ پتھر ہونا بے رحم۔ نچوڑنا نرم دل بنانا پتھر طنزاً یعنی ہرگز نہیں نچوڑ سکتا +

۶۰ پنجہ جھاڑ کر چمٹنا۔ بہت تنگ کرنا کسیکو متواتر برا کہنا۔ جنگل چونکہ کھلا ہوتا ہے اسواسطے وہ خود گریبان پھٹے ہوئے سے مشابہ ہے

۶۱ ہاتھ چڑھنا۔ بس میں آنا۔ سیدھا بنانا۔ درست کرنا۔ جھاڑ کر جوتے مار کر +

۶۲ دل میں گھر کرنا۔ محبت پیدا کرنا۔ کانوں پر ہاتھ دھرنا۔ انکار کر جانا۔ بے خبری بیان کرنا +

۶۳ دریا میں رہنا اور مگر سے بیر۔ ایک مکان میں رہکر پڑوسی سے دشمنی اچھی نہیں یا ماتحت و ملازم کو اپنے حاکم سے بگاڑ اچھا نہیں ہوتا

باغباں[۱] دیکھ جسے کرتے تھے افسوس مگر	قطب الدین	ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے تھے حیران ہوا
ہوا ہے بر سر پرخاش[۲] چرخ ناہنجار	رسا	شعاع مہر سے آیا ہے کھینچکر تلوار
ستارے[۳] آنکھیں دکھاتے ہیں شام سے تا صبح	"	مہیب تنگی ہے صورت در و دیوار
سبھوں[۴] کو عارضۂ مفلسی نے گھیرا ہے	"	علاج کیسے ہو عنقا ہے شربت دینار
کوندنا[۵] بجلی کا اور چوبیں کا مت کر اعتبار	نظیر	کاٹھ کی ہانڈی نہیں چڑھتی ہے پیارے بار بار
جب[۶] بحر مصائب کو شناور کے ہوئے پار	اسمٰعیل	تب دہر مخالف بھی ہوا غاشیہ بردار
ہم[۷] دیکے دھنی کلبۂ احزاں میں بدستور	"	سوتے رہے غفلت میں پڑے بیخود و مخمور
اوروں[۸] ہی کے کندھے پہ نہ رہنا کبھی زنہار	"	ہونے نہ دو اعزاز کے جھنڈے کو نگونسار
فرصت[۹] کو اگر اور مگر میں نہ کرو تیر	"	کہسار بھی ہو تو اسے کردو زبر و زیر
پھرے[۱۰] دیکھتی جب تھی شوہر کے تیور	حالی	کہیں زندہ گاڑ آتی تھی اسکو جاکر
ہر[۱۱] اک میکدہ سے بھرا جاکے ساغر	"	ہر اک گھاٹ سے آئے سیراب ہوکر
آجاتا[۱۲] ہے جب نام مسلمانوں کا	شوق	کہہ دیتی ہے تقدیر کہ تمت بالخیر
اے[۱۳] قوم نہ اب غرور کا دم تو بھر	"	دنیا میں ہوئے بے ہنری سے دوبھر
افلاس[۱۴] کی غیرت بھی جو آئے تجھ کو	"	پانی نہ ملے ڈوبنے کو چلو بھر

۱ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھنا - بیکار و خالی بیٹھے رہنا - ۲ شعاع کرن۔ تلوار کھینچنا - لڑائی شروع کرنا ۳ ستارہ بشکل آنکھ ہوتا ہے - آنکھیں دکھانا - غصہ کی نظر سے دیکھنا ۴ عنقا ایک فرضی جانور کا نام ہے عنقا ہونا غایب و ناپیدا ہونا - دینار نام ایک سکہ کا ہے جو ڈھائی روپیہ کا ہوتا ہے اور نام ایک دوا کا جسکو تخم کشوث بھی کہتے ہیں مطلب یہ کہ روپیہ لوگوں کے پاس نہیں ہے کہ مفلسی بھی

۵ کاٹھ کی ہانڈی بار بار نہیں چڑھتی - دھوکہ بازی سے ہمیشہ کام نہیں نکلتا - ناپایدار چیز قایم نہیں رہ سکتی +

۶ غاشیہ بردار ہونا - زین پوش گھوڑے کا اٹھانا - مطیع و فرماں بردار رہنا +

۷ دھنی دینا - کسی جگہ جمکر بیٹھ جانا +

۸ اوروں کے کندھے پر رہنا دوسرے کے سہارے پر رہنا جھنڈے کا اولٹا ہونا بے عزتی ہونا - اقتدار کم ہونا +

۹ اگر مگر میں - نکمی باتوں میں - تیر کرنا - گزارا کرنا - زبر و زیر کرنا - اوکھیڑ دینا +

۱۰ تیور پھرنا - خشمگیں ہونا +

۱۱ جسجگہ کوئی اچھی بات دیکھی وہیں سے سیکھ لی +

۱۲ تمت بالخیر - خیر کے ساتھ تمام ہوا، مطلب یہ کہ مسلمانوں کے حصہ کی کوئی چیز تقدیر میں نہیں رہی +

۱۳ غرور کا دم بھرنا - غرور کا دعوی کرنا - دوبھر - تنگ +

۱۴ ڈوبنے کو چلو پانی نہ ملے - نہایت شرم دلانے کیواسطے کہتے ہیں کہ ڈوب مرو +

۵۱ اسباب پہ گر نظم جہاں کا ہے مدار	حالی	اس قوم کا چیتنا ہے حالی دشوار
۵۲ دشوار تو ہے مگر نہ اتنا جتنا -	اسمٰعیل	بگڑی ہوئی قوم کا بنانا دشوار
۵۳ مصر و بربر میں لگا پھیلنے تہذیب کا نور	سلیم	وحشتیں کفر و ضلالت کی ہوئیں سب کافور
۵۴ جو ستارے تھے نہ چمکے فلک اطلس پر	"	کوہ اطلس پہ چھٹکتے ہوئے آتے تھے نظر
۵۵ اہل اسلام میں ہمت نہیں اتنی بھی مگر	"	کہ سنبھل جائیں گریں ٹھوکریں کھا کھا کے اگر
۵۶ تہ دریا سے نہ ابھریں کبھی غوطا کھا کر	"	نہ ترقی کی تمنا نہ تنزل کا خطر
۵۷ بل بے میرے ساغر سرشار وحشت کا نشہ	ذوق	چھپ گیا خم میں مری صورت فلاطوں دیکھکر
۵۸ الٰہی خیر ہو مانند شعلہ سرکش	"	پھر آیا باؤ کے گھوڑے پہ وہ ادھر چڑھکر
۵۹ کہیں فلک پہ نہ چڑھ جائے چاند جھومر کا	"	کہ دور آپکو کھینچے ہے تیرے سر چڑھکر
۶۰ تیرا بیمار نہ سنبھلا جو سنبھالا لیکر	"	چپکے ہی بیٹھ رہے دم کو مسیحا لیکر
۶۱ صید دل کو کیونکہ چھوڑے جبکہ دکھلائے ہے	"	مچھلیاں دست حنائی میں مری جاں چھوڑکر
۶۲ پیوے میرا ہی لہو پانی جو لب اس شوخ کے	"	کھینچے تو شنگرف سے خون شہیداں چھوڑکر

۵۱ نظم - موتیوں کا ایک لڑی میں پرونا - بند و بست کرنا - مدار - دورہ کرنے کی جگہ جسپر کوئی بات ٹھیری ہو چیتنا بحال ہونا اصلی حالت پر آنا مطلب یہ کہ اگر دنیا کی ترقی کوشش پر منحصر ہے تو مسلمانوں کی قوم نہ کوشش کریگی نہ ترقی پائیگی ۔

۵۲ بگڑی ہوئی - بد تہذیب - جاہل - بنانا علم و عقل سے آراستہ کرنا ۔

۵۳ تہذیب کا نور پھیلنا - علم کا چرچا ہونا - لوگوں کا شایستہ ہونا - کافور ہونا - غایب ہونا ۔

۵۴ اطلس - درم بے نقش سکہ و جامہ رشیمی جو منقش نہ ہو اور نواں فلک کیونکہ وہ بھی ستاروں کے نقش سے سادہ ہے یعنی اوسپر ستارے نہیں ہیں کوہ اطلس نام پہاڑ واقع ملک بربر تارے چھٹکنا - تاروں کا خوب کھلجانا مطلع صاف ہونا مطلب یہ کہ زیب و زینت آسمان کو بھی نصیب نہیں وہ ملک بربر کو بسبب تعلیم و شایستگی کے حاصل تھی

۵۵ ٹھوکریں کھانا - تباہ و برباد ہونا تکلیفیں برداشت کرنا سنبھل جانا - اپنی حالت کو درست کرنا ۔

۵۶ غوطے کھا کر ابھرنا - تکلیف اٹھا کر اپنی حالت درست کرنا ۔

۵۷ خم - مٹکا و گڑھا بشکل مٹکا - افلاطون حکیم ایک گڑھے میں بیٹھکے عبادت کیا کرتا تھا مطلب یہ کہ افلاطون مجھسے ڈرکر خم میں چھپ گیا ہے

۵۸ باؤ کے گھوڑے پر چڑھنا - جلد باز ہونا تند و سرکش ہونا شعلہ آگ کا ہوا سے زیادہ بھڑکا کرتا ہے ۔

۵۹ فلک پر چڑھنا - مغرور ہونا ۶۰ مسیحا لقب حضرت عیسی علیہ السلام جو مردہ کو زندہ کردیتے اور ہر قسم کے بیمار کو تندرست کردیتے تھے مطلب یہ کہ تیرے بیمار کا حضرت عیسی سے بھی جب علاج نہ ہوا تو وہ شرمندہ ہوکر چپ ہو گئے ۔

۶۱ ہاتھ میں اسطرح سے مہندی لگانا کہ سفیدی مچھلی کی شکل بنجائے ۶۲ میرا ہی لہو پئے قسم دلانے کے موقعہ پر بولتے ہیں یعنی اے مانی میرے خون سے میرے معشوق کی لب کی شبیہ نہ کھینچے گا تو تو ہی میرا لہو پئے تمہیں میرے خون کی قسم ۔

۵۱ وہ کسے کون ہے قربان مری اس چتون پہ | ذوق | نہیں کھولیں میں تیغ کہ ہے جس کی چھری گردن

۵۲ آنکو بے پر عرش اعظم پر اڑاتے ہیں قریبا | ؍؍ | کیا غضب ایسے جانے جو دل ہی روک ہے

۵۳ کیوں نہیں بولتے شجر کے طیور | ؍؍ | کیا شفق نے کھلا دیا سیندور

۵۴ کھجائے سر جو کبھی مفسدان سرکش کا | ؍؍ | علاج شمار نشتر ہو بنا تیغ شمشیر

۵۵ ہوا میں آ کے جو کرتا ہے سرکشی شعلہ | ؍؍ | تو چٹکیاں دل آتش میں ہے آتشگیر

۵۶ کوہ کا زہرہ کرے آب تری ہیبت دل | ؍؍ | گر یہ سن پائے کہیں سنگ تو ڑا گوہر

۵۷ دست فراش میں جاروب ہے ریش فرعون | ؍؍ | فرش پر تیلیوں کی ... جو ہے ...

۵۸ ہیں مچھلیاں بھووں کی جبیں پر شکن کے اندر | ؍؍ | الٹی ہے تری گنگا تجھے بھووں کے اندر

۵۹ جب تھا زر گل کیسۂ غنچہ کی گرہ میں | ؍؍ | بلبل تیری نگہ سے اڑتی ہی تھی الٹا

۶۰ آیا عمل میں تیغ سے تیری یہ کارزار | سودا | دیکھا جسے یہ ترک فلک نے بروزگار

۶۱ بے سر ہوئے ہیں آج یہ سرکش کہ گرنہال | ؍؍ | خاک اونکی پڑ گئے نہ ثمر لائے شاخسار

۶۲ نام انکا تری تیغ نے معدوم یہ کیا | ؍؍ | لے نعت کرے ہے ساک تیغ عماں اتنا کوئی

۵۱ میں کی گردن پر چھری - مغرور اور سرکش ذلیل ہوتا ہے - غرور کرنا اچھا نہیں ہے

۵۲ بے پر - بے سروسامان عرش اعظم پر اڑانا بہت ہی تعریف کرتا ہے پر اڑاتا ہے اصل بات شہ کو اڑا جھوٹی باتیں تا ... ہے

۵۳ شفق - سرخی جو صبح شام آسمان کے کناروں پر ہوتی ہے سیندور کھلانے سے آواز بیٹھ جاتی ہے +

۵۴ سر کھجانا - پٹنے کو جی چاہنا - مطلب یہ کہ تلوار سے فسادیوں کا علاج ہوتا ہے +

۵۵ ہوا میں آنا - مغرور ہونا - چٹکیاں لینا - رمز چھیڑنا - طعنے دینا +

۵۶ زہرہ آب کرنا - پتا پانی سے بھرنا - ڈرانا مطلب یہ کہ اگر تو دشمن ایسو کہ پتھر نے کو ہر کر تو توڑ دیا تو بھیا نکو برباد کر دے کیونکہ پتھر پہاڑ ہی میں سے نکلتے ہیں +

۵۷ فرعون جو مصر کا ایک بڑا متکبر بادشاہ گزرا ہے اپنی ڈاڑھی میں موتی و جواہرات لگا کے رکھا کرتا تھا مطلب یہ کہ گوہروں کی کثرت سے جھاڑو بھی ریش فرعون کے مانند ہو رہی ہے +

۵۸ بھون بشکل مچھلی ہوتی ہے - الٹی گنگا بہنی - دستور و قاعدہ کے خلاف بات ہونا پیچھے تری تجھے جو مند میں ہو ...

۵۹ پھول سونے سے اور غنچہ کیسے سے مشابہ ہوتا ہے اور پھول غنچہ ہی میں سے نکلتا ہے تجھ سے آ کر اڑانا عیش و عشرت کرا ...

۶۰ ترک سپاہی و معشوق ترک فلک ستارہ مریخ جو جلاد فلک ہے مطلب یہ کہ تو نے ایسی لڑائی کی ہے کہ جلاد آسمان بھی کبھی نہ دیکھی ...

۶۱ بے سر ہونا سرکشا پھل کو سر سے تشبیہ دی ہے مطلب یہ کہ باغی لوگ ایسے سر کاٹے گئے کہ اونکے اثر سے اوس درخت کو بھی جو اونکے خاک پڑا گئے پھل نہ لگے گا +

۶۲ کتے کی آواز کو عف عف اور کتے کی آواز کو غاں کہتے ہیں ان دونوں کو ملانے سے بلحاظ تلفظ افغان ہوتا ہے مطلب یہ کہ تیری تلوار نے افغان کے نام ہی کو دنیا سے مٹا دیا آدمی تو کیا جانور بھی اس لفظ کو نہیں بولتے +

راگ غم سے تھے دل انھوں کے پُر از بادۂ غرور	سودا	تیں اُسمیں کردیا نمک تیغ آبدار
جو غول اُنکے سامنے آیا تو سمجھے یہ	″	اِک کھیت روبرو ہے ہمارے پُر از خیار
جیسی کہی اُس گروہ نے پی تھی شراب کبر	″	کھینچا ہے اُسکے نشّے سے ویسا ہی کچھ خمار
جب نظر آئی مجھے شوخ کے سینہ کی بہار	نظیر	کھٹا میٹھا سا لگا ہونے مرا دل اکبار
مجھ کو کہتے ہو کیے خوب دیکھی سیر	شوق	پوچھیے آپ کا ہی بایاں پیر
بعد مدت مقرر وعدہ خلافی وہ ہوا	بحر	کھل گیا قفل وہیں یار کا جھوٹا ہوکر
فرہاد و قیس کتنی ہے لے سارباں ضعیف	اسیر	جوں رینگتی نہیں کبھی لیلے کے کان پر
موج کا ہر کنایہ طوفاں پر		مارے چشمک حباب عمّاں پر
جتنے نوکر ہیں اُسکے خدمتگار	سودا	فن دزدی میں سب ہیں بانی کار
زہرہ ہے خیال میں دھنتی ہے سر سدا		مرتے ہیں تان سین ترانے کی تان پر

ردیف ڑ

پیچھا مجنوں کا کوئی چھوڑتی ہے تو لِلّٰہ	ظفر	جب تلک گرد نہ جاویگی تری وحشت جھڑ

٥١ شراب۔ نمک ملانے سے سرکا بن جاتا ہے اور اُسمیں نشہ نہیں رہتا مطلب یہ کہ افغان بڑے مخالف اور مغرور تھے تونے اونکے غرور کو تلوار سے توڑ دیا +

٥٢ خیار۔ ککڑی۔ ککڑی کا کھیت جو چیز جلد کٹ جائے +

٥٣ خمار نشہ اُترنے کے وقت جو سر میں درد اور اعضا شکنی ہوتی ہے۔ خمار کھینچنا پشیمان ہونا۔ عوض پانا +

٥٤ کھٹا میٹھا ہونا۔ کسی چیز کی خواہش کرنا +

٥٥ بایاں پیر پوجنا۔ کسیکی چالاکی و شرارت و بدذاتی کا قائل ہونا +

٥٦ قفل جھوٹا ہونا۔ تالے کا بیکار اور ناقص ہو جانا۔ مطلب یہ کہ معشوق نے بعد مدت اپنی وعدہ خلافی کرنے کا اقرار کیا اور خود جھوٹا ہوا

٥٧ جوں نہیں رینگتی۔ بالکل اثر نہیں ہوتا۔ کچھ خبر نہیں ہوتی +

٥٨ کنایہ کرنا چشمک مارنا۔ دونو حقارت کے ساتھ اشارہ کرنیسے مراد ہے +

٥٩ بانی کار۔ چالاک و ہوشیار +

٦٠ زہرہ۔ نام ستارہ اور نام ایک عورت کا جسپر ہاروت و ماروت دو فرشتے عاشق ہو گئے تھے۔ سر دھننا سر کو دھنے مارنا نہایت افسوس کرنا۔ تان سین۔ نام ایک گوّیے کا تھا جو دیپک راگ کا استاد تھا اور اوسکے گانے سے سننے والے کے بدن میں آگ لگ اٹھتی تھی ترانہ۔ راگ۔ مطلب یہ کہ میرا راگ زہرہ اور تان سین کے راگ سے بھی بڑھکر ہے +

٦١ پیچھا چھوڑنا۔ رہائی دینا۔ گرد چھوڑنا۔ ٹلنا۔ سزا پانا +

۱ ذبح کرتا ہے تو کر لیکے چھری اے صیاد	ظفر	ایک مست گردنِ مرغانِ خوش آہنگ مروڑ
۲ قیامِ ارنڈ کی جڑ سے بھی کم ہے دنیا کو	"	کچھ اسکی اصل نہیں ہے مگر فساد کی جڑ
۳ جنبشِ ابروئے پُرخم سے دلِ بسمل پر	"	ہاتھ اک کھینچکے شمشیر صفاہان تو چھوڑ
۴ غرور سے نہ تو مونچھوں کو اے جوان مروڑ	"	کہ دیگا پیرِ فلک کھینچ تیرے کان مروڑ
۵ سمندِ ناز کی جب اُسنے باگ دی ٹک چھوڑ	نیاز	وہیں ٹھٹکنا ہی برہان سلطی منہ موڑ
۶ حباب کی طرح اپنے تئیں بنا کے توڑ	"	طریقِ حق میں یہی توڑ ہے خدا سے جوڑ
۷ بدن کے توڑے ہوا کے سوا نہ نکلے گا	"	خدا ہی نکلے جو دیجے خودی کا بھانڈا پھوڑ
۸ تھی تجلّی طور کی چلون کی آڑ	مومن	کیا کہوں تکنے کے اوجھل ہے پہاڑ

ردیف ز

۹ اُچھل کے دیکھ نہ چل اسقدر تو او سرکش	ظفر	کہ تیرے ساتھ ہے قوارہ سان نشیب و فراز
۱۰ مجھکو بیعت ہے جنوں سلسلۂ مجنوں میں	"	پاؤں پڑتی ہے مرے چھوڑ لے زنجیر ہنوز
۱۱ ناصحا ہاتھ اُٹھا فکرِ رفو سے کہ ہمیں	"	دستِ وحشت سے نہیں پیاگریبان عزیز

۱ گردن مروڑنا۔ کسی جانور کو بغیر تکبیر پڑھنے کے ذبح کرنا۔ تکلیف دینا +

۲ ارنڈ کی جڑ بہت ہی ناپائدار۔ فساد کی جڑ۔ جھگڑا کھڑا کرنیوالا +

۳ اصفہان کی تلوار۔ سیدھی ابرو بشکل تلوار ہوتی ہے ہاتھ کھینچکر خوب زور سے +

۴ مونچھیں مروڑنا۔ مغرور کرنا۔ شیخی مارنا۔ کان مروڑنا سزا دینا۔ گوشمالی دینا +

۵ باگ چھوڑنا۔ گھوڑے کو اسکی مرضی پر چھوڑ دینا تاکہ خوب دوڑے۔ ٹھٹک رہنا آہستہ آہستہ ٹھہر ٹھہر کر۔ برہان سلطی کامل دلیل۔ مطلب یہ کہ ناز کے سامنے کسی دلیل کی پیش نہیں جاتی +

۶ بنا کے توڑنا۔ باوجود عمدہ حالت کے اپنے کو سب سے کم سمجھنا۔ متواضع ہونا۔ اسیطرح دنیا کو ترک کرنے سے خدا کا قرب حاصل ہوتا ہے

۷ بدن کا توڑنا۔ مرنا۔ خودی کا بھانڈا پھوڑنا غرور اور سرکشی کو بالکل چھوڑ دینا یعنی اگر آدمی غرور کو چھوڑ دے تو وصل الی اللہ کا رتبہ حاصل ہو جاتا

۸ تجلی ظاہر ہونا۔ غلبہ نور الٰہی جو حضرت موسیٰ کو کوہ طور پر ہوئی تھی اور حضرت موسیٰ بیہوش ہو گئے تھے۔ تکنے کے اوجھل پہاڑ ذرا سے اوٹ میں بات چھپی رہتی ہے ذرا سے اشارہ کے پردے میں بڑی رفیق اور مشکل بات کا چھپا رہنا +

۹ اُچھل کے چلنا۔ اپنی حیثیت سے زیادہ کام کرنا۔ شیخی مارنا۔ نشیب و فراز (پستی و بلندی) اونچ نیچ +

۱۰ بیعت۔ فرمانبرداری کرنا۔ مرید ہونا۔ سلسلۂ زنجیر و نسل و اپنے مرشدوں کے نام۔ پاؤں پڑنا۔ قدم چومنا۔ مطلب یہ کہ میرا مرشد مجنوں ہے اور میں آپ کے خاندان کا مرید ہوں +

۱۱ ہاتھ اُٹھانا۔ چھوڑ دینا۔ رفو۔ پھٹا ہوا کپڑا درست کرنا۔ مطلب یہ کہ مجھے گریبان پھاڑنا ہی منظور ہے رفو کا کچھ خیال نہ کرو +

کسو وقت[۱] گھورتا ہے تمہیں یہ غلام تیز	"	کرتے ہو تیز ہو کے جو ایسے کلام تیز
مارے[۲] ہے بے زبان دہنِ خم لافِ عشق	"	یہ تو زباں دراز نہیں ہے دہن دراز
تنگ[۳] ہے اُسکے نہ ہمسر ہو فلک پر ہر چند	"	آپکو کھینچے خط کا کہکشاں دور و دراز
خط[۴] ترا نو رستہ دیکھا ہے یار شوخ و شنگ سبز	انشا	زہر کھا اپنا زمرد نے کیا ہے رنگ سبز

ردیف س

گر لکھوں[۵] اُسکو نہ کر آتش حسرت سے کباب	ظفر	اور انگاروں پہ ہے مجکو لٹاتے افسوس
اے دل[۶] کیا ہے خضر نے یہ چاہ پر گزر	"	تحریر خط سبز نہیں اُس ذقن کے پاس
پھولے[۷] نہ پیرہن میں سمائینگے مثل گل	"	پہنچی گر اب کے اُس بت گل پیرہن کے پاس
تیغ[۸] ابرو سے ہمیں سینہ سپر ہیں ورنہ	"	اچھے اچھوں کے اُڑا دیتی ہے شمشیر حواس
ہوا[۹] ہے ضعف فلک مانع قد افرازی	مومن	وگرنہ بید کہاں اور ترقی معکوس
ہو کیونکہ[۱۰] ایسی رطوبت پہ سنگ راہ نسیم	"	بنا ہے شبنم گل آبگینہ فانوس
خزانہ[۱۱] خاک میں ہر تنگدل ملاتا ہے	"	زبسکہ لفظ خزاں جانتے ہیں سب منحوس

۱ تیز گھورنا۔ غصہ کی نظر سے دیکھنا۔ تیز ہونا۔ غصہ ہونا۔ تیز کلام کرنا۔ ناراضی کی باتیں کرنا ؛ ۲ لاف مارنا۔ شیخی مارنا زبان دراز۔ بیہودہ بکنے والا۔ دہن دراز۔ جسکا منہ کھلا ہوا ہو۔ ۳ آپکو دور کھینچنا۔ نخوت و غرور کرنا۔ اپنے آپکو بڑا سمجھنا ؛ ۴ زمرد۔ نام جوہر سبز رنگ۔ زہر کھانا۔ حسد کرنا۔ غیرت آنا ۵ کباب کرنا۔ جلانا۔ انگاروں پہ لٹانا۔ سخت تکلیف دینا ۶ خضر۔ پیغمبر کا نام ہے۔ سبز پوش مشہور کیونکہ جہاں وہ بیٹھ جاتے ہیں سبزی اوگتی ہے یا وہ سبزہ زار ہی میں سیر کرتے ہیں یا یہ کہ انکا قدم متبرک ہے جسجگہ جاتے ہیں زمین سر سبز ہو جاتی ہے کل جہان کے پانی کا انتظام انکے سپرد ہے۔ داڑھی کے آغاز کو بلحاظ سبز خضر سے اور ٹھوڑی کے گڑھے کو کنواں سے مشابہ کیا ہے ذرا ذرا سے بال پہلے سبز ہی معلوم دیتے ہیں۔ ۷ پیرہن میں پھولے نہ سمائینگے۔ نہایت ہی خوشی منائیں گے ۸ سینہ سپر۔ اپنے سینہ کو ڈھال بنانے والا۔ مصیبتوں کا سہارنے والا اچھے اچھوں کے۔ بڑے بڑے بہادروں نامی گرامی مردوں کے حواس اڑا دینا۔ نہایت ڈرانا۔ ۹ بید۔ بہت لچکدار ہونے کے سبب جھک جاتا ہے۔ مطلب یہ کہ آسمان کی چھت واقع ہونے کے سبب بید زیادہ اونچا نہ ہوسکا۔ اور اولٹا جھک گیا ورنہ وہ تو بہت ہی لمبا بڑھ جاتا۔ ۱۰ سنگ راہ۔ سد راہ۔ نیچا نیوالا نسیم ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا۔ شبنم کو چراغ اور پھولوں کو اوسکا شیشہ قرار دیا ہے جسطرح فانوس کے چراغ کو ہوا نہیں بجھا سکتی اسیطرح نسیم شبنم کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ ۱۱ خزانہ خاک میں ملانا۔ روپیہ کثرت سے خرچ کرنا مطلب یہ کہ لوگ نہایت خوش و خرم ہیں اور دل کھولکر خرچ کرتے ہیں اسیوجہ سے لفظ خزاں کو جو خزانہ سے ملتا جلتا ہے اپنے پاس رکھنا نہیں چاہتے اور منحوس سمجھتے ہیں ؛

۱؎ ہجوم سبزہ و گل کی بس کہ رنگ آمیزی	مومن	زمیں پہ چادر مہتاب ہے شگفتگی ۲؎ سدوس
۳؎ لگی یہ کہنے کہ چل ہوا کھا بس +	"	جی بھر آ گیا ہے پیلا جا بس
۴؎ قطرۂ مے سے ترقی حواس خمسہ	ذوق	یوں ہے جس طرح کہ اک نقطہ سے پانچ بنا بس
۵؎ دل جو گھر غم کا ہو گیا اس میں ہو سرمایۂ عیش	"	وہ مثل ہے کہ کہاں گھونسلے میں چیل کے ماس
۶؎ غرناطہ و مرد و قرطبہ کی شوکت +	شوق	اب ہند میں ہے رام کہانی افسوس

ردیف ش

۷؎ کیوں نہ یہ سنکر کھڑے ہوں باغ میں بلبل کے گوش	ظفر	صبح دم شبنم نے آ کے بھر دیے ہیں گل کے گوش
۸؎ گوش برآواز ہیں غماز یار روز و رات	"	ہو سکے تو بند کر دو اسکے اے دل جل کے گوش
۹؎ چشم میگوں سے نہ آ سکنے ہم چشم دیکھ	"	ساقیا تو کھول دے محفل میں جام مُل کے گوش
۱۰؎ یوں اٹھاتا ہے بڑا بول جو کم ظرفی سے	"	ظفر آ جاتا ہے آخر کو وہ کم ظرف کے پیش
دل سے جاتا ہے کہیں تیرے ظفر اس کا خیال	"	خوب شیشے میں اتارا ہے پری کو شاباش
۱۱؎ جنگجویوں کو جو ہوتی ہے لڑائی منظور	"	دل سے مضموں کوئی لیتے ہیں بیچ جنگ تراش
۱۲؎ میں آہ زبانہ کش جو کھینچوں	"	باندھے ہے ابھی حصار آتش +

۱؎ رنگ آمیزی - رنگا رنگ ہونا - چادر مہتاب چاند کی چاندنی جو زمین پر مثل چادر کے پھیلی ہوئی معلوم ہوتی ہے ۲؎ سدوس منقش کپڑا۔ مطلب یہ کہ رنگا رنگ کے پھول و سبزی کے سبب سے چادر مہتاب ایک بیل بوٹے دار چادر معلوم ہوتی ہے۔ ۳؎ ہوا کھانا - چہل قدمی کرنا۔ چلا جانا - جی بھر آنا - ترس آنا۔ رونے کو تیار ہونا ۴؎ حواس خمسہ پانچ قوتیں یعنی سننے اور سونگھنے چکھنے دیکھنے چھونے کی قوتیں جنکو ترتیب وار سامعہ شامہ ذائقہ باصرہ لامسہ بھی کہتے ہیں مطلب ظاہر ہے۔ ۵؎ چیل کے گھونسلے میں ماس کہاں۔ نادار اور فضول خرچ کے پاس روپیہ پیسا نہیں ہوتا۔ ۶؎ غرناطہ و مرد و قرطبہ تینوں ملک سپین کے شہر ہیں جنمیں سیکڑوں برس تک مسلمانوں کی حکومت رہی رام کہانی سرگزشت طویل قصہ کہانی۔ ۷؎ کان کھڑے ہونا - اندیشہ ناک ہونا۔ چونکنا - کان بھرنا - کسی کی بدگوئی کرنا - دربردہ برا کہنا۔ ۸؎ گوش برآواز منتظر سننے کا۔ کان بند کرنا - بہرا بنانا۔ ۹؎ میگوں۔ شراب کے رنگ یعنی سرخ ہم چشم ہونا - برابر ہونا کان کھول دینا - ہوشیار کر دینا تنبیہ کرنا۔ پیالہ بشکل آنکھ ہوتا ہے اور شراب کی سرخی کو آنکھ کی سرخی کے سبب بیان کیا ہے۔ ۱۰؎ بڑا بول غرور کی بات۔ کم ظرفی - اوچھاپن پیش آنا کسی تدبیر سے کام کا بدلہ ملنا۔ ۱۱؎ شیشہ میں اتارنا - جادو کے زور سے بھوت پریت کو شیشے میں قید کرنا - تسخیر کر لینا - ۱۲؎ دل سے مضمون تراشنا جھوٹی باتیں بنانا - ۱۳؎ زبانہ کش شعلہ والے۔ حصار باندھنا۔ کلام و منتروں کے زور سے اپنے کو گھیر لینا اور کسی جن یا بھوت کو اپنے پاس نہ آنے دینا مطلب یہ کہ میری آہ کے شعلہ کی گرمی کے سبب سے تو آگ بھی خوف کھا کر حصار باندھتی ہے

شیخ دراز قد نے جو مجلس میں ٹک دھرے	انشاء	پھبتی کہی سبھوں نے کہ آیا کلنگ فرش
جو مچ رہیں اور انھیں نے دھما چوکڑی مچی	،،	فراش بولے زور ہوئی یہ تو جنگ فرش
اسوقت ہمیں عاقبت الامر ہوا ہوش	اسمٰعیل	جب گئے ہم لوگ بیک بینی و دو گوش

ردیف ص

نفع و ضرر غذا کا نہ جانے شکم پرست	ظفر	پوچھے ہے کون زاغ سے زنجیر کا خواص
راتدن سولی پہ ہوں یاد میں اس قامت کے	،،	کسکو اے فاختہ ہے سرو چمن زار کی حرص
سخت جانوں پہ نکر وار کہ جی ڈرتا ہے	،،	کہیں آ جائے نہ قاتل تری تلوار میں نقص
نسخہ میں میرے گر تپ غم لکھے طبیب	،،	کافور بھی ہو قرص طباشیر کا خواص
جنبش لب کی ترے پوچھنے کو کیفیت	مومن	تیرے بیمار سے کرتا ہے مسیحا اخلاص
اوپری دل سے نہ مل تو نے جو کھیلیں حرفت	انشاء	جیسے منہ ویسے تھپیڑ لیجے کو ویسا اخلاص
جسکی صورت کی طرف دیکھ بھچک سب رہجائیں	ذوق	چاہیے بزم میں ہو صدر نشین ایسا شخص
ذوق اسماء الٰہی ہیں سب اسم اعظم	،،	اسکے ہر نام میں عزت ہے نہ اک نام میں خاص

؎۱ پھبتی کہنا ۔ ہنسی کی ایسی بات کہنا جو کسی پر ٹھیک بیٹھ جائے کہنی اڑانا ۔ کلنگ ۔ نام ایک جانور جسکو کونج کہتے ہیں +
؎۲ دھما چوکڑی مچانا ۔ شور و غل کرنا ۔ جنگ فرش ۔ فرش پر لڑائی ہونا ۔ ؎۳ بیک بینی و دو گوش نکلے دھڑ سنگے ۔ نادار ہر ایک چیز سے خالی ۔ ؎۴ شکم پرست پیٹو ۔ کھانے کا لالچی کوا بڑا پیٹو جانور ہے ۔ انجیر ۔ نام میوہ جسکے بہت سے فائدے ہیں اور بڑا متبرک میوہ ہے ۔ ؎۵ راتدن سولی پہ رہنا ۔ ہر وقت دکھ درد میں رہنا ۔ ؎۶ سخت جان جسکی جان سختی اور مشکل سے نکلے ۔ وار کرنا ۔ حملہ کرنا ۔ نقص آنا خراب ہونا ۔ ؎۷ کافور نہایت سرد ہوتا ہے اور طباشیر یا بنسلوچن گرم مزاج ہوتا ہے مطلب یہ کہ میرے غم کی گرمی کے سبب سے کافور بھی قرص طباشیر کیطرح گرم مزاج ہو جاوے ۔ ؎۸ مسیحا دراصل مسیح کا ہی دوست اور بہت پیمائش کرنیوالا زمین کا انہی دو وجہوں سے لقب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کہ آپ خدا کے دوست تھے اور مجرد رہنے کے سبب سے اکثر سیر کرتے رہتے تھے ۔ حضرت مسیح مردہ کو زندہ اور ہر قسم کے مریض کو تندرست کر دیتے تھے مطلب یہ کہ حضرت عیسیٰ جو تیرے بیمار سے مہربانی کرتے ہیں وہ صرف تیرے لبوں کی حرکت کی کیفیت پوچھتے ہیں کہ کس طرح سے اسکے لب میرے سے زیادہ مردہ کو زندہ اور بیمار کو تندرست کر دیتے ہیں ۔ ؎۹ اوپری دل سے ظاہری محبت جو دل سے نہ ہووے ۔ حرفت کھیلنا ۔ چالاکی کرنا ۔ جیسے منہ ویسے تھپیڑ ۔ جیسا آدمی ویسی ہی اوسکی قدر و عزت کرنی چاہیے ۔ ؎۱۰ بھچک رہجانا ۔ متحیر اور ہکا بکا رہ جانا ۔ صدر نشین مجلس میں سب سے اونچا بیٹھنے والا میر مجلس ۔ ؎۱۱ اسم اعظم ۔ خدا تعالےٰ کا سب ناموں سے بزرگ نام جسکے تعین میں اختلاف ہے یعنی الله یا حی یا القیوم یا الرحمٰن الرحیم ۔ یا مہیمن ہے

دکھائیں گر ترے بیمار لے نصیب کی نبض	ظفر	تو دیکھ کر نہ ٹھکانے رہے طبیب کی نبض
میری باتوں میں اگر ہووے نہ بوئے الفت کی	″	تو پھر اس شوخ کو کیا تاک چڑھانے سے غرض
ملنے کو خاک ہی میں بجلیوں کا مال ہے	مومن	دیکھو تو ہے کسیکو بھی غنچہ کے در سے فیض
انشا خیال محض ہے اسیر نہ بھولیو	انشا	ہرگز کسیکے ساتھ نہ ڈالے خدا غرض
بحر و بر میں نہیں کسکو ہوس قطع و برید	ذوق	ناخن شیر ہے خنجر ۔ دم ماہی مقراض

ردیف ط

پھٹ گیا سنکے مرا نالہ فلک کا سینہ	ظفر	کہکشاں کا ہے یہ گنبد گردوں میں خط
کیوں لڑائی آنکھ اسنے غیر سے	″	میری اسکی یہ لڑائی ہے فقط +
سر نشاط خوں نہ پئیں کیوں شراب کے بدلے	″	غم اپنا کرتے اسی طرح ہیں مدام غلط
چار دن کی چاندنی پھر اندھیرا پاکھ ہے	انشا	سچ تو یہ ہے یہ سارا حسن کا عالم غلط
چٹکیوں ہی میں اڑا دینگے یہ شاگردیں	″	آ تو جی کی کوئی یہاں کٹتی ہے اوقات غلط

ردیف ظ

آبرو خاک میں ملجائیگی آئینہ کی	ظفر	ہو گیا خاک ترے ہو کے مقابل محفوظ
چاہیے رخصت جو راہ عشق میں عقل	″	اے ظفر جانے دو خدا حافظ
قلم وہ کرتے ہیں سر بھی ہاتھ لے قاصد	″	اگرچہ کرتے ہیں خط انکو ہم رقم بلحاظ

۵۱ فیض ٹھکانے نہ رہنا ۔ گھبرانا ۔ پریشان ہونا ۵۲ خاک میں ملنا ۔ برباد ہونا ۔ پھول کو مروز رسد ارسے تشبیہ دیا کرتے ہیں اور غنچہ کھلنے سے بنتا ہے اسواسطے غنچہ کو بے فیض مانا ہے اور غنچہ مثل پھول کارآمد ہوتا ہے +
۵۳ خیال محض ۔ نرا خیال ہی خیال ۔ غلط بات ۔ بھول جانا ۔ غلطی میں پڑنا ۔ غرض ڈالنا ۔ معاملہ ڈالنا ۔ کوئی کام کسی کے بسمیں ہونا ۔ ۵۴ قطع و برید (کاٹنا چھانٹنا) دنیا کی ہوس سکمانے کا خیال ۔ ہر ایک سودا سلف میں بچانے کا خیال شیر کا ناخن بشکل تلوار اور مچھلی کی دم بشکل قینچی کی ہوتی ہے ۔ ۵۵ سینہ پھٹنا غم کی برداشت نہ کرنا سخت صدمہ پہنچنا ۵۶ آنکھ لڑانا ۔ اشارہ کنایہ کرنا ۔ دیدار بازی کرنا ۔ ۵۷ غم غلط کرنا ۔ دل بہلانا ۔ ۵۸ چار دن کی چاندنی اور پھر اندھیرا پاکھ ہے ۔ تھوڑے سے دن کا عیش ۔ عارضی خوشی ۔ ۵۹ چٹکیوں میں اڑا دینا ہنسی میں ٹال دینا ۔ کٹنی کرنا اوقات کٹنا ۔ گزارہ ہونا ۔ ۶۰ آبرو خاک میں ملنا ۔ بے عزتی ہونا مقابل ہونا ۔ سامنا کرنا ۔ ۶۱ خدا حافظ (اللہ نگہبان) کسی دوست کے جانے کیوقت بولتے ہیں ۔ مطلب یہ کہ عشق میں عقل کو رخصت کرو ۔ ۶۲ ہاتھ قلم کرنا کاٹنا ۔ بلحاظ لحاظ سے ۔ خوف سے ۔

ردیف ع

لکھ یہ تبدیلِ قوافی اے ظفر اب اک غزل	ظفر	گفتگو تونے تو کی ہر اک سخن پرور کی قطع
لگایا منہ سے اپنے جامِ مے اے ماہرو تونے	〃	تماشا ہے کہ یکجا مہر و مہ دونو ہوئے طالع
مگس کی طرح سے پھیلگا منہ کو اے طماع	〃	نہ کر حلاوتِ دنیا سے تو شکر کی طمع
وہ روئے رات کو یہ رات دن ہے گریاں	〃	سمائے کیونکہ مری چشم اشکبار میں شمع
وہ زیبِ بزم جو آتا نہیں شب وعدہ	〃	تو رات کاٹے ہے سولی پہ انتظار میں شمع
ہستیِ یک نفس پہ کیوں یہ ہوا	〃	باندھتا ہے حباب بے موقع

ردیف غ

کیونکہ نہ حباب پا سراب ہاتھ پہ رکھے	ظفر	بنجائے جو موجِ سرگرداب دمِ تیغ
پا یا نہ پائے جسکے گرفتار کا دماغ	〃	پہنچے فلک پہ کیونکہ نہ اُس یار کا دماغ
کیونکہ نہ میرے کعبۂ دل پر لگا سکے لات	〃	عرشِ بریں پہ ہے بتِ عیار کا دماغ
میں اگر اپنے دکھاؤں دلِ مایوس کے داغ	〃	سب کی نظروں سے گرا دوں پرِ طاؤس کے داغ

لہ سخن پرور۔ شاعر۔ گفتگو قطع کرنا۔ مات کر دینا۔ بولنے کے لایق نہ چھوڑنا +
سلہ معشوق کو سورج اور پیالہ کو چاند بلحاظ شکل قرار دیا ہے اور چاند و سورج کا ایک جگہ اکٹھا ہونا۔ ناممکن اور تعجب
کی بات ہے۔ سلہ طماع بہت لالچی۔ مکھی کی طرح سر پیٹنا۔ دنیا کی لذتوں کے سبب سے اوسکی بلاؤں میں پھنسنا
سلہ آنکھ میں سمانا کسی چیز کا ہر وقت خیال رہنا۔ پسند آنا۔ شمع کو اس سبب سے کہ وہ پگھل پگھل کر نیچے گرتی رہتی ہے
روشنے والی آنکھ سے تشبیہ دیتے ہیں۔ شمع صرف رات کو روتی ہے اور میری آنکھ ہر دم۔ اسواسطے افضل ہے +
ھہ رات سولی پر کاٹنا۔ نہایت مصیبت اٹھانا۔ بزم اور شمع متلازم ہیں + سلہ ہوا باندھنا۔ شیخی و غرور کرنا +
سلہ ہاتھ پر سر رکھنا۔ مرنے کو تیار رہنا۔ دمِ تیغ تلوار کی دھار۔ مطلب یہ کہ بھنور کی موج تلوار کی دھار کی طرح حباب کا
سر کاٹ دیتی ہے۔ ظاہر ہے کہ موج یا لہر آنے سے بلبلا ٹوٹ جاتا ہے۔ سلہ دماغ پایا نہ جانا۔ نہایت مغرور و متکبر ہونا
آسمان پر دماغ پہنچنا۔ بہت غرور کرنا۔ مطلب یہ کہ جسکا گرفتار یعنی عاشق بڑا مغرور ہے وہ معشوق تو خود بہت ہی
مغرور ہوگا۔ سلہ عرشِ بریں بلند تخت۔ مراد تخت رب العالمین سے۔ عیار چالاک۔ مکار دل کو اس وجہ سے کہ اسمیں
خدا کا اور نیک باتوں کا خیال گزرتا ہے۔ اور تمام وجود کا سردار ہے۔ کعبہ یعنی خانہ خدا کہتے ہیں عرش بریں پر دماغ
ہونا۔ نہایت مغرور ہونا۔ لات لگانا۔ نفرت کرنا۔ بیزار ہونا۔ مطلب یہ کہ معشوق مجھے بہت ہی ذلیل سمجھکر مجھسے نفرت کرتا ہے
سلہ نظروں سے گرانا۔ بے قدر کرنا۔ مطلب کہ مور کے پروں میں بھی ایسے داغ نہیں ہوتے ہیں جیسے میرے دل پر ہیں +

مصرع اول	شاعر	مصرع ثانی
۱ داغ ترے عشق میں کھاتے ہیں ہر روز ہم	ظفر	جلتے ہیں گھی کے ترے گھر میں جو ہر شب چراغ
۲ رونق ہے تفتہ جانوں کو بخت سیاہ سے	"	پاتا فروغ ہے شبِ دیجور سے چراغ
۳ دونوں مائل ہیں اُس ابرو پہ خدا خیر کرے	"	مجھے ڈر ہے کہ نہ چل جاوے دل و جان میں تیغ
۴ میری نگاہ ہے وہ غضب دیکھکر جسے +	"	خنجر تو الحفیظ کہے الاماں تیغ
۵ سوزِ غضب سے کرۂ نار سینہ میں	مومن	اِک مشتِ خاک اور یہ کین اے فلک دریغ
۶ ہمنے یہ دیکھا ہے اِک میلے کچیلے کا دماغ	انشا	ایڑیاں رگڑے جہاں مجنوں کی لیلیٰ کا دماغ
۷ ہے درختوں سے زیادہ اُسکی شاخوں کا دماغ	"	بڑھ گیا یعنی اناروں سے پٹاخوں کا دماغ
۸ حقیقت تو یہ ہے وہ چھوٹا سا باغ -		بہشتِ بریں کا تھا چشم و چراغ
۹ اسی دن کو اے گل اُٹھائے تھے داغ		کہ بڑھکر بجھاؤ ہمارا چراغ +
۱۰ جہاں رقص کرتے تھے طاؤس باغ	میر حسن	لگے بولنے واں منڈیروں پہ زاغ

ردیف ف

مصرع اول	شاعر	مصرع ثانی
۱۱ بدل کے قافیہ و بحر لکھ اک اور غزل	ظفر	جما کے سرسوں کھاوے ظفر شتاب بکف
۱۲ بن سکے آہ یہ آبِ دمِ تیغ اے قاتل	"	کوئی بجھتی ہے مری پیاس سے چھو اور طرف

۱ داغ کھانا - معشوق کے چھلے یا کسی اور زیور کو گرم کرکے اپنے ماتھے پر یا کسی اور عضو پر داغ دینا مجازاً غم و رنج اُٹھانا - گھی کے چراغ جلنا - بڑی خوشی منانا +

۲ تفتہ جان - عشق میں جلا ہوا - دیجور - اندھیری رات بعض کے نزدیک چاند کی اٹھائیسویں تاریخ کی رات مطلب یہ کہ اگر اندھیرا نہ ہو تو چراغ کی قدر نہ ہو اسیطرح بدنصیبی سے دل جلے عاشقوں کو رونق ہوتی ہے +

۳ خدا خیر کرے - اندیشہ و خوف کی جگہ دعا کے طور پر کہا کرتے ہیں - تیغ چلنا - لڑائی و عداوت ہونا - ۴ الحفیظ (نگہبان) نام خدا الامان (امن چاہتا) یہ دونوں لفظ کسی سخت صدمہ سے پناہ چاہنے کیواسطے کہا کرتے ہیں مطلب یہ کہ خنجر و تلوار دونوں میری نگاہ سے ڈرتے اور پناہ مانگتے ہیں +

۵ کرۂ نار آگ کا کرہ - دوزخ کا طبقہ مشت خاک (مٹی کی مٹھی) کم مقدار مطلب یہ کہ اے آسمان مجھ کم مقدار پر اسقدر ظلم کرنا مناسب نہیں - ۶ ایڑیاں رگڑنا - سخت مصیبت میں ہونا - پاؤں پیٹنا - مطلب یہ کہ میلے کچیلے کا دماغ لیلیٰ سے بھی زیادہ ہے - ۷ اناروں سے پٹاخوں کا دماغ بڑھ گیا - یعنی کم حیثیت اور رذیل لوگ زیادہ مزاج کرنے لگ گئے - ۸ بہشت بریں اعلیٰ درجہ کا بہشت چشم و چراغ عزیز و باعث رونق یعنی وہ باغ بہشت کے باغ سے بھی زیادہ خوشنما تھا - ۹ چراغ بجھانا - گھر برباد کرنا - کام تمام کرنا - ۱۰ منڈیروں پر کوے بولنا اجاڑ ہونے و سستی کی نشانی ہے - ۱۱ ہتھیلی پر سرسوں جمانا - کمال چالاکی کرنا - فریب کرنا - ۱۲ چھو کر بجھنا پیاس بجھنا - آبِ دمِ تیغ - تلوار کی دھار کا پانی ++

گر نہ ہو ویگا غلط نسخہ سودا میرا[1]	"	آئیگا اُس بتِ نوخط کے خط و خال پہ حرف
آنکھ اٹھا کر بھی نہیں وہ دیکھتے بل بے دماغ[2]	"	جو کہ نرگس کی طرح رکھتے ہیں سیم و زر بکف
ہمیں پہ صاف کرے پہلے ہاتھ وہ اپنا[3]	"	اگر نہ آئی ہو قاتل کے امتحاں میں سیف
تا حق جو کینہ رکھتا ہے تو مجھ سے لے حسود[4]	"	تف تجھ پہ اور اس ترے کینہ پہ چار حرف
کیا میرا سدِ راہ ہے سنگِ مزار حیف[5]	مومن	چھاتی کا پتھر اُنکے ہوا انتظار حیف
تعظیم اتنی لمبی ہر وقت فائدہ کیا[6]	انشا	اب تک ہے ہم سے تمکو مدِ نظر تکلف
اپنی کھٹ چالیوں سے باز نہ آئی آخر[7]	"	دم مرا ناک میں لائی نہ لڑے بے انصاف

ردیف ق

ایک ہی بیتابی دل سے مرے[8]	ظفر	مل گئے سب ارض و سما کے طبق
دھجیاں دم میں اُڑادیں ق کی ہے یقیں[9]	"	خار وادی کا ہمارے گر ہو دامنگیر برق
ہیں خاکسار اور فلک پر ترا دماغ[10]	"	ہے مجھ میں تجھ میں زمیں آسمان کا فرق
یہ عشق میں سودا ہوا تنکے لگے چننے[11]	"	انشا یکھئے کیا اور ہے مدِ نظر عشق
کاٹل ہمیں ایک اور ولی کھنگڑ لاکھ[12]	شوق	لیس دور کے ڈھول ہیں سہانے ای شوق

۱ہ غلط - بیکار محض فضول - نسخہ لکھا ہوا کتاب دوا جو حکیم لکھکر دیوے - سودا سیاہ و پاگل پن نوخط - جس کی ڈاڑھی نکلی ابھی شروع ہوئی ہو - خط - ڈاڑھی و چہرہ کے بال - حرف آنا - عیب لگنا - بدنامی ہونا - مطلب یہ کہ میرے سودا دور ہونے کیواسطے جو نسخہ لکھا گیا ہے اگر وہ غلط نہ ہوا یعنی اوس مرض کو فائدہ ہو گیا تو یہ بات خال و خط کی بدنامی کا باعث ہوگی - ۲ہ آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھنا - بالکل توجہ نکرنا - غرور سے کسی کی پروا نکرنا نرگس - ایک مشہور پھول کا نام ہے جس سے معشوق کی سرگیں و خمار آلود آنکھ کو تشبیہ دیتے ہیں -

۳ہ ہاتھ صاف کرنا - قتل کرنا - ۴ہ تف (تھوک) مراد نفرت ہے - چار حرف - مراد لعنت سے - ۵ہ سدِ راہ راستہ کی دیوار یا روکنے والا - مزار زیارت کرنیکی جگہ (قبر) چھاتی کا پتھر غم و مصیبت دینے والا مطلب یہ کہ میری قبر کا پتھر معشوق کے آنیکو اسواسطے روک نہیں بنا بلکہ اونکی انتظاری سی میری چھاتی کا پتھر بنا اور انتظار ہی نے مجھے قبر میں پہنچایا ہے -

۶ہ لمبی تعظیم - بہت ہی ادب کرنا - مدِ نظر کسی چیز کا خیال کرنا - تکلف اپنی اوپر تکلیف اٹھانا - وہ بات و کہلانا جو اپنی میں ہو ۷ہ کھٹ چالیاں - فریب کی چالیں - باز آنا - ترک کرنا دم ناک میں لانا نہایت تنگ کرنا -

۸ہ طبق - موافق و برابر - ہر شے کہ جسکے برابر دوسری چیز ہو وے - زمین آسمان کے طبق ملنا - بڑا بھاری الٹ پلٹ و انقلاب ہونا - اندھیر پڑ جانا - ۹ہ دھجیاں اڑا دینا - ٹکڑے ٹکڑے کر دینا مطلب یہ کہ ہمارے جنگل کے کانٹے میں بجلی سے زیادہ سوزش ہے اور ہمارا حال تو پوچھنا ہی کیا ہے - ۱۰ہ آسمان پر دماغ ہونا بہت مغرور ہونا - زمین آسمان کا فرق بہت بڑا فرق - ۱۱ہ تنکے چننا - احمق بنے اور پاگلوں کے کام کرنا - ۱۲ہ کھنگڑ - جھوٹے بنا دلی دور کے ڈھول سہادنے - دور سے ہی اچھے معلوم ہوتے ہیں فی الحقیقت نالایق ہیں

گر ابرِ خلل[۱] پنبہ ہوئے بگوشِ برق	انشا	کھو دیوے اپنی آہِ شرر بار ہوش برق
بیٹک[۲] قیس کو چھیڑ چھاڑ کر عشق	"	لپٹا مجھے پیچھے جھاڑ کر عشق
خم[۳] ٹھونک مرے ہوا مقابل	"	فرہاد کو دوں پچھاڑ کر عشق
القصہ[۴] سبھوں کے ہو مقابل	"	پہنچا اب ہم کو تاڑ کر عشق
نہیں[۵] معلوم ابھی تم نے یہ کیا پڑھ پھونکا	"	کہ تمہیں دیکھتے ہی ہو گئے ہم جیسے عاشق
میکشی[۶] تم کرو غیروں سے بہم تو لیتے	"	گھونٹ لہو کے پئیں کیوں نہ غٹا غٹ عاشق

ردیفِ کاف عربی

زبان[۷] چلتی ہے قینچی سی اُس ستمگر کی	ظفر	کہیں نہ دے ورقِ دل ظفر کتر کے پھینک
سرکشی کرتا ہے ہم سے فلکِ ناہنجار	"	دیکھیں تو کیسا بنا لی اسے اپنی آہ ہے ٹھیک
ہاتھ[۹] اُٹھاتا محتسب مستوں پہ ہے	"	ہو ویں یا رب کہ دونوں ہاتھ خشک
تو نے[۱۰] ظالم نہ مری بات کبھی مانی ایک	"	پینے رو رو کے کیا اپنا لہو پانی ایک
تو لے[۱۱] ہے سب کو برابر اپنی آنکھوں میں جو	"	اس ترازو میں نہیں حسن تولنے والی کی جھک
بات[۱۲] سن پائیں گر مروڑ کی ایک	"	کہدیں لاکھوں میں ہم کروڑ کی ایک
دخترِ[۱۳] رز لگ گئی ہے منہ - ورنہ -	"	ہے یہ مُردار سو بندوڑ کی ایک

۱ کانوں میں روئی دینے سے سنائی نہیں دیتا اور بادل دُھنکی ہوئی روئی کے مشابہ ہوتا ہے مطلب یہ کہ اگر بجلی بادلوں کی روئی اپنی کان میں نہ دیوے تو میری آہ کی سوزش اُسکو بیہوش بنا دے - ہوش کھو دینا بیہوش کر دینا - ۲ پیچھے جھاڑ کر لپٹنا - بُری طرح سے پیچھے پڑنا - پیچھا نہ چھوڑنا - ۳ خم ٹھونکنا کُشتی لڑنے پر مستعد ہو جانا - پچھاڑنا پیچھے گرانا شکست دینا - ۴ تاڑنا غصہ کی نظر سے دیکھنا - کام کے قابل سمجھنا - ۵ پڑھ پھونکنا منتر وغیرہ پڑھکر کسی پر پھونک مارنا - ۶ لہو کے گھونٹ پینا سخت تکلیفیں اُٹھانا حسرت کرنا - ۷ قینچی سی زبان چلنا جلد جلد بولنا دل کا ورق کترنا دل کو دُکھ دینا - ۸ ٹھیک بنانا درست کرنا - مارنا پیٹنا - ۹ ہاتھ اُٹھانا مارنے کو ہاتھ اٹھانا - ہاتھ خشک ہونا - ہاتھ کا بیحس و حرکت ہو جانا - ۱۰ لہو پانی ایک کرنا - بہت رونا - نہایت ہی غم کرنا ۔
۱۱ آنکھوں میں برابر تولنا - سب کو یکساں سمجھنا - جھوک - جھکاؤ پلڑے کا باعث زیادتی کے دوسرے پلڑے کی نسبت ۔
۱۲ مروڑ کی بات غرور و ناراضگی کی بات - لاکھوں میں سب کے سامنے کروڑ کی ایک اخیر بات قول فیصل
۱۳ دخترِ رز انگور کی بیٹی (شراب) منہ لگنا پینا - عادی ہونا گستاخ ہونا بندوڑ - اسم مصغر باندی کا ہے ۔

¹ روؤں اتنا کہ ڈوب جائے جہاں	ظفر	اتنو یہ بات ہے پچوڑ کی ایک
² جو وصفِ خالِ لبِ یار ہو تو منہ کیا ہے	؍؍	پکڑ سکے کوئی نکتہ مری کلام میں ایک
³ گر مثلِ ہیچ ہے کوئیں کے پاس پیاسا آئے ہے	مومن	کیوں نہ آ پہنچی زلیخا مصر سے کنعاں تلک
⁴ اچھوتا تھا توحید کا جام اب تک	حالی	خُمِ (خدا شناسی) معرفت کا تھا منہ خام اب تک
⁵ رہیگی نئی پود پامال کب (پیالہ) تک	؍؍	پچھوڑو گے تم بھیڑیا چال کب تک
⁶ پرتو خور سے ہے شبنم (اوس) کو فنا کی تعلیم	غالب	میں بھی ہوں ایک عنایت کی نظر ہونے تک
⁷ (چکور) کھاتا ہے وہ انگارے تری یاد میں اے ماہ	انشا	کس طرح نہ پھر شعلہ فشاں ہو نفسِ کبک
⁸ دل کو ہر چند بچاتا ہوں ولیکن ہیہات	؍؍	کھپ ہی جاتا ہے ان آنکھوں میں جمال ایک نہ ایک
⁹ پان جو ہاتھ سے کل غیر کے تو نے کھایا	؍؍	پیتے لو ہو کو غرض رہے ہم جوں پیک
¹⁰ اسی واسطے ہم رگڑتے تھے ناک +	؍؍	کہ اے کانِ عشرت کرو درد ناک

ردیف کاف فارسی

¹¹ مجھکو لکھا خط جو بھی اس سبز خط نے ہمنشیں	ظفر	زہر کیا کیا دیکھیے اسباب پر کھاتے ہیں لوگ
¹² یہ لگاتا اور بجھاتا تجھ پہ ظالم ختم ہے	؍؍	ہو وے تو دم بھر میں پانی بھی تو ہو دم بھر میں آگ

سلہ پچوڑ کی بات - سب سے اخیر بات فیصلہ کی بات ۔ سلہ منہ کیا ہے کیا طاقت ہے کیا حوصلہ ہے کلام میں نکتہ پکڑنا - اعتراض پکڑنا - تل بشکل نقطہ ہوتا ہے ۔ سلہ کوئیں کے پاس پیاسا آتا ہے ۔ کسی چیز کا طالب خود مطلوب کے پاس جایا کرتا ہے ۔ سلہ اچھوتا - بن چھوا ہوا - توحید - ایک خدا ماننا - خم مٹکا - منہ خام ہونا - منہ بند رہنا مطلب یہ کہ اوسوقت تک کوئی شخص توحید اور معرفت کو جانتا بھی نہ تھا ۔ ھ نئی پود - نئی نسل زمانہ حال کے بچے بھیڑیا چال دیکھا دیکھی یا ریس سے بغیر سوچے سمجھے کام کرنا ۔ سلہ فنا - مرنا - ہلاک ہونا - مطلب یہ کہ جسطرح سورج کی روشنی پہنچتے ہی اوس فنا ہوجاتی ہے - اسیطرح میں بھی معشوق کی مہربانی کی ایک نگاہ سے فنا ہوجاؤنگا ۔ سے کبک یعنی چکور جو چاند کی عاشق ہوتی ہے یہاں مراد عاشق سے کبک بلحاظ ماہ باندھا ہے - انگارے کھانا تکلیفیں اٹھانا شعلہ فشاں ہونا آگ کی چنگاریاں نکلنا ۔ شہ آنکھوں میں کھپنا - آنکھوں کو بھلا معلوم دینا ۔ ۹ لوہو پینا سخت ناگوار گزرنا + سلہ ناک رگڑنا - خوشامد کرنا - عجز و انکسار کرنا - کان عشرت باعث عیش و عشرت ۔ سلہ سبز خط جس شخص کی ڈاڑھی نکلنی ابھی شروع ہوئی ہو - زہر کھانا حسد کرنا جلی کٹی باتیں کرنا زہر کھانے سے رنگ جسم کا سبز ہوجاتا ہے لہٰذا سبز خط و زہر میں رکھا ہے +

سلہ لگانا اور بجھانا - کسیکے ساتھ لگا کر دیکر ملاپ کرا دینا - جھگڑا فساد کروا دینا - پانی ہونا نرم ہونا - آگ ہونا ناراض ہونا

۱ مثلِ گل جامہ میں پھولی نہ سمائے بلبل	ظفر	اسلئے ہمکو جو ہے مرغِ چمن سے سنجوگ
۲ آنکھ اُس رخ سے لگی یوں کہ جیسے لگ جائے	″	گلِ خورشید کی خورشید جہانتاب سے لاگ
۳ کیوں جامِ مے کے دینے میں کرتا ہے ہاتھ تنگ	″	ساقی ہے دیکھ عرصۂ بزمِ حیات تنگ
۴ سمندر کر دیا آتش رخوں نے +	مومن	کہ گر پڑتا ہوں آتے ہی نظر آگ

ردیف لام

۵ نکھیں غیر پھر اتنا تری امداد کا بل	ظفر	تکلے تکلے کی طرح سے اگر اک آدھ کا بل
۶ اٹھے جفا کیش تو اب گھر سے نکل پانو کے بل	″	مونگ چھاتی پہ مرے شوق سے دل پہ کے بل
۷ اوروں کے بل پہ بل نکر اتنا نہ چیل نکل	″	بل ہے تو بل کے بل پہ اتنا نہ چیل نکل
۸ گر کان بھی ذرا ترے آگے ہلائے گل	″	کیا کیا طپانچے بادِ بہاری سے کھائے گل
۹ جب فکر ان بھؤوں کی کرے سان میں ہلال	″	منہ ڈالے کیوں نہ اپنے گریبان میں ہلال
۱۰ داغِ حسرت کیوں نہ پھولوں کی جگہ ہوں بعدِ مرگ	″	بیکسی کرتی ہے تیرے عاشقِ مسکیں کے پھول
۱۱ دل میں کیا کیا ارادے لیک تیرے سامنے	″	دست و پا جاتے ہیں تیرے عاشقِ غمگیں کے پھول
۱۲ مزا ہے وصل کا ہجراں سے بیشتر لیتے	مومن	گلِ خزاں زدہ کو کیا بہار سے حاصل

۱ جامہ میں پھولا نہ سمانا - از حد خوش ہونا - سنجوگ - موافق ہونا نصیب کا - ۲ آنکھ لگنا نیند آنا - عشق اور دوستی ہونا - گلِ خورشید - سورج مکھی کا پھول مطلب یہ کہ جسطرح سورج مکھی کا پھول ہر وقت سورج کیطرف ہی منہ کئے رہتا ہے اسطرح میرا منہ ہر وقت معشوق کی آنکھ کیطرف رہتا ہے - ۳ ہاتھ تنگ کرنا کنجوسی کرنا - عرصہ بزم حیات تنگ ہونا تھوڑی دیر کی زندگی ہونا - ۴ سمندر چوہے جو ہے کے برابر ایک جانور ہوتا ہے جو آتشکدوں میں پیدا ہو جاتا ہے اور آگ کے باہر نکلتے ہی مر جاتا ہے - ۵ اول بل سہارا - تکلے کیطرح بل نکلنا مار پیٹ سے درست ہونا ۔

۶ چھاتی پر مونگ دلنا کسی کے سامنے ایسی حرکتیں کرنا جس سے اوسکو بہت رنج ہو تمہت سے پہنچانا -
۸ کان ہلانا - اعتراض کرنا - برخلاف ہونا - ہوا کے تھپیڑ لگنے سے پھول کھلا ہی کرتا ہے اور پھول بشکل کان ہوتا ہے خود پھول کا ہلنا - اوسکا کان ہلانا ہے - ۹ ہلال ابرو کے ہمشکل ہوتے ہیں اپنے گریبان میں منہ ڈالنا اپنے عیبوں پر شرمندہ ہونا - ۱۰ پھول کرنا تیجہ یعنی مردہ کی روز سوم فاتحہ دلانا - ۱۱ ہاتھ پاؤں پھول جانا حواس باختہ ہونا - گھبرا جانا - ۱۲ گلِ خزاں زدہ - وہ پھول جسکو خزاں نے جلا دیا ہو - مطلب یہ کہ جسطرح خزاں اور حادثہ کے جلائے ہوئے پھول موسم بہار میں سرسبز نہیں ہو سکتے اسیطرح ہجر کے جلے بھنے عاشق کو وصل بھی ہجراں سے زیادہ تکلیف دیتا ہے
۱۳ جان پر بننا - زندگی کا خطرہ میں ہونا - نہایت مصیبت میں ہونا ۔
ع بل زور - سہارا - بل کرنا - غصہ ہونا - اکڑنا - چیل نکلنا - اپنے مرتبہ سے بڑھ کر کام کرنا - غرور کرنا ۔

۵۱ کیسی مری جان پر بن آئی	مومن	اسد بگڑ گیا ہے کیا دل
۵۲ ہے ابھی دھندھ میں وہ آسودہ حال	حالی	تو نے دیا عقل پہ پردہ سا ڈال
۵۳ بغل میں جب ہے مرا دل بغل کا دشمن ہے	ذوق	نہ ایسا ہو کسی دشمن کا بھی کنار میں دل
۵۴ برنگ بیضۂ نوروز توڑے دل اُسنے	"	ہزاروں ۔ ایک ہمارا ہے کس قطار میں دل
۵۵ سو ٹکڑے ہیں ایڑی کے برنگ گل صد برگ	"	کیا دشت نوردی میں کترتا ہے جنوں گل
۵۶ اُسکے دامن کے لیئے ہیں وش تیر شہاب	"	ہے جن اعدا کو سر اوج شیاطیں کی مثال
۵۷ ہے ترے عہد میں فتنہ سے زمانہ خالی	"	فیلسوفی ہے حکیموں کی خلا کہنا محال
۵۸ ہوئی ہے حیرت توصیف سے تیرے شاہا	"	روش غنچۂ تصویر زباں منہ میں لال
۵۹ پہنچے دشمن کو گزر حق سے نہیں سانچ کو آنچ	"	بلکہ ہے آتش نمرود گلستان خلیل
۶۰ مگر اک ہمیں ہو کے سوتے ہو غافل	حالی	مبادا کہ غفلت میں کھوٹی ہو منزل
۶۱ سر منڈاتے ہی صفائی یہ پڑے یہ اولے	انشا	کہ کلاہ نمدی بکنے لگی شال کے مول

۵۱ جان پر بننا ۔ زندگی کا خطرے میں ہونا ۔ نہایت مصیبت میں ہونا اسد حرف تعجب تاسف ۔ دل بگڑنا ۔ دل تنگ ہونا ۔ اپنی کہنے میں نہ رہنا
۵۲ دھندا ۔ فکر ۔ کام ۔ جھگڑے فساد کی بات ۔ عقل پر پردہ ڈالنا ۔ بیوقوف اور خبطی بنانا ۔ ۵۳ بغل کا دشمن جو شخص پاس رہکر دشمنی کرے ۔ ۵۴ نوروز ۔ ماہ فروری کا پہلا دن جس روز آفتاب برج میں داخل ہوتا ہے شروع سال فارسیوں کا نوروز کو بڑا جشن منایا جاتا ہے اور انڈوں کو مختلف رنگوں سے رنگ کرا اونکے ساتھ کھیلا کرتے ہیں اور اس سبب سے ہزاروں انڈے ٹوٹ جاتے ہونگے ۔ دل توڑنا ۔ تکلیف دینا کس قطار میں ہے ۔ کون پوچھتا ہے ۔ کچھ قدر و منزلت نہیں ۔ ۵۵ گل صد برگ ۔ گیندے کا پھول جسکے بہت سی پتیاں ہوتی ہیں گل کترنا ۔ عجیب اور انوکھا کام کرنا یعنی سفر کے تکلیف سے پاؤں کی ایڑی کی بھی ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے +
۵۶ شہاب رنگ سرخ و ستارہ روشن جو آسمان سے بطور آتش بازی کے چھوٹتا ہوا معلوم ہوتا ہے اور مسلمانوں کے عقیدہ میں وہ انگارے فرشتے شیطان کے مارتے ہیں تاکہ وہ آسمان پر نہ جاوے ۔ اسکو تیر شہاب کہتے ہیں + مطلب یہ کہ جو تیرے دشمن تیرے سے بلندی کا خیال رکھتے ہیں اوسکے دامن ہی خود اوسکو شیطان کیطرح نیچے گرا دینگے
۵۷ فتنہ جھگڑا فساد ۔ فیلسوفی مکر و فریب ۔ خلا ۔ خالی جگہ بالکل خالی ۔ ۵۸ زبان لال ہونا ۔ تعریف کرنے سے عاجز ہونا ۔ وصف بیان نہ کرسکنا ۔ ۵۹ حق سے گذرنا سچی بات نکہنا ۔ سانچ کو آنچ نہیں ۔ سچے آدمی کو صدمہ نہیں پہنچ سکتا بلکہ اوسکے حق میں بہتر ہوتا ہے ۔ جیسا کہ نمرود کی آگ حضرت ابراہیمؑ کے واسطے گلزار بنگئی تھی ۔ نمرود نام بادشاہ کا
خلیل (سچا دوست) لقب حضرت ابراہیمؑ +
۶۰ منزل کھوٹی ہونا ۔ راستہ میں ہرج واقع ہونا ۔ منزل پر نہ پہنچ جانا +
۶۱ سر منڈاتے ہی اولے پڑنا ۔ شروع کار ہی میں مشکل یا تکلیف پیش آنا یا نقصان پہنچنا +

(۱) گل داغ و خندۂ زخم سے ٹپڑے اور سینکڑوں آبلے	انشا	مجھے باغ سبز دکھا دیا ہے الم فراق میں باغ دل
(۲) کل آپکو رقیب سیہ فام ساتھ دیکھ	؍	پھبتی کہی سبھوں نے کہ ہے ربط زاغ و گل
(۳) افشا یہ نو عروس غزل ہاتھ کیا لگی -	؍	گویا کہ اب منڈھے چڑھی اپنے سخن کی بیل
(۴) کیا چیز ہے جو دھیان میں پنہے نہیں ارے	؍	ہوں بات بات میں تری اگر تو ہے ڈال ڈال
فروغ مے سے نہ کیونکہ ہووے ایاغ روشن مراد حاصل	؍	مثل یہ مشہور ہے جہاں میں چراغ روشن مراد حاصل
(۵) جب سے وہ لیگیا مرے دل کو نکالکر	؍	چھاتی پکڑ کے رہ گئی میں کہہ کے ہائے دل
(۶) رہِ حمد میں تیرے عز و جل +	میر حسن	تجھے سجدہ کرتا چلوں سر کے بل
(۷) عجب صورتیں اور طرفہ محل	؍	پہلا دیکھتے ہی دل اسکا نکل
(۸) ہوا بندھ گئی اس گھڑی اس اصول	؍	بسیرا گئے جانور اپنا بھول

ردیف میم

(۹) اڑائی خاک کیسی دشت کی مجنوں نے اور ہم نے	ظفر	چلے وحشت زدہ جسدم ادھر وہ ادھر سے ہم
(۱۰) دل کی تپش سے شعلۂ فانوس کی طرح	؍	بیتاب بعد مرگ بھی زیر کفن ہیں ہم
(۱۱) لاکھ بل ڈالے ہے کافر ایک سیدھی بات میں	؍	زلف تیری ہے بلا ڈرتے ہیں اسکے بل سے ہم
(۱۲) ہوتا ہے کالا جہاں میں مردم آزاروں کا منہ	؍	پا گئے یہ رمز چشم شوخ کے کاجل سے ہم
(۱۳) لاکھ بھاری بنکے بیٹھیں پر سبک ہیں ہیچ قدر	؍	بے ترازو پا گئے انکو ظفر انکل سے ہم
(۱۴) کیا ذکر ہے ہونٹ چاٹنے کا +	مومن	کچھ اور مزہ چکھائینگے ہم

(۱) داغ بشکل پھول اور زخم شگفتہ ہنسنے والے مرد ہوتے ہیں - سبز باغ دکھانا - دھوکہ دینا - (۲) پھبتی کہنا کسی شخص کو ایسی بات کہنا جو اوسپر ٹھیک بیٹھ جاوے - ہنسی اڑانا - رقیب کو زاغ سے اور معشوق کو گل سے مشابہ کیا ہے (۳) بیل منڈھے چڑھنا بیاہ ہونا - مراد حاصل ہونا - بات پوری ہونا - (۴) اگر تجھکو ہر ایک امر کی واقفیت ہے تو میں تجھ سے بھی زیادہ علم رکھتا ہوں (۵) چھاتی پکڑ کے رہجانا - دل ہی دل میں غم کرنا - (۶) سر کے بل سجدہ کرنا - نہایت عجز و انکسار سے سجدہ کرنا - (۷) دل نکلنا - کسی چیز کی خوبی دیکھکر اوسپر فریفتہ ہونا - (۸) ہوا بندھنا - شہرت ہونا اچھی حالت ہونا (۹) خاک اوڑانا - بیفائدہ مارے مارے پھرنا - (۱۰) فانوس - شمع یا چراغدان جسطرح فانوس کا شعلہ اندر ہی اندر جلتا رہتا ہے یہی حال میرا ہے - (۱۱) بل ڈالنا - پیچدار بنانا - پیچ ڈالنا - بل - فریب - مکر - (۱۲) منہ کالا ہونا - بدنام ہونا مطلب یہ کہ آنکھ سرمہ آلود ہے جو لوگوں کو اپنا عاشق بناکر ستاتی ہے اسواسطے خود اوسکا منہ کالا ہوگیا ہے (۱۳) بھاری بن کے بیٹھنا - اپنے آپ کو بڑا سمجھنا - غرور کرنا - سبک - ہلکا - بے عزت - (۱۴) ہونٹ چاٹنا - لذیذ اور مزہ دار چیز کا ذائقہ یاد کرنا - مزہ چکھانا - بدلہ لینا - تکلیف دینا -

[1] پھر تیری ہوا کا دم بھرا تو	مومن	جی ہی کو ہوا بتائینگے ہم
[2] گر خواب میں آنکر جگایا	”	سوتے مُردے جگائینگے ہم
[3] واو پڑھتے تو ہونٹ کاٹتے ہم	”	لام آتا تو لب کو چاٹتے ہم
[4] موت پہ نکلے آرزو کا دم	”	یہ بنی دم پہ پر نہ بگڑا دم
[5] پوشیدہ ان گناہوں میں سرخوش ہیں اتن	ذوق	شربِ یہود کرتے ہیں نصرانیوں میں ہم
[6] دکھلائیں روزِ حشر کو بین السطور سے	”	اپنے سیاہ نامے کی طولانیوں میں ہم
[7] اشیا بشکل سرمہ سمائے ہیں آنکھ میں	آغا	آنسو کی طرح گر گئے تیری نظر میں ہم
[8] کیا تجھ کو بتائیں دُرد یا صاف ہیں ہم	شبلی	رسوائے زمانہ قاف تا قاف ہیں ہم
[9] دنیا سے الگ چال ہے نادانوں کی	شوق	ہیں سب سے نرالے اِن کے بابا آدم
[10] خوب واقف عمل و علم کی نئے گھاٹ سے ہم	سلیم	کبھی اس گھاٹ سے اُترے کبھی اُس گھاٹ سے ہم
گلشن [11] میں مگر پھول پڑا اس گلرو سے	انت	کیوں ورنہ چلی آتی ہے یوں بادِ سحر گرم
[12] کیا پھونک دیا غیر نے جا کانوں میں اُسکے	”	کچھ وہ جو مجھے دیکھ کے حد آج ہوا گرم
[13] تک شیخ سیہ رو کے تبسم کو تو دیکھو	”	معلوم یہ ہوتا ہے کہ ہنستا ہے توا گرم
[14] یعنی معقول چہ خوش واہ چہ بہی کیا خوب اہلو	”	چٹکیوں میں مجھے بھی اب تو اُڑاتے ہو تم

[1] ہوا کا دم بھرنا - محبت کا دعویٰ کرنا [2] سوتے مُردے جگانا - نہایت ہی شور و فریاد کرنا - [3] ہونٹ کاٹنا - افسوس کرنا پچھتانا - لذیذ چیز کا ذائقہ یاد کرنا واؤ کا مخرج ہونٹ اور لام مخرج لب ہیں - [4] کسی چیز پر دم نکلنا - اوس چیز کی نہایت ہی خواہش ہونا یعنی موت کی نہایت ہی آرزو تھی - دم پر بننا - سخت تکلیف پیش آنا - دم نہ بگڑا - گوارا نہ کیا ۔

[5] نصرانی - مذہب عیسیٰ کے پیرو کیونکہ حضرت عیسیٰ کا مولد ایک گاؤں ناصرہ علاقہ بیت المقدس تھا - شربِ الیہود (یہود کا شراب پینا) چونکہ یہودی مسلمان کے خوف سے پوشیدہ شراب پیا کرتے تھے اسواسطے درمیں پوشیدہ شراب پینے کیواسطے بولتے ہیں مطلب یہ کہ ہم ظاہر میں نیک ہیں اور پوشیدہ تمام گناہ کرتے ہیں [6] بین السطور - سطروں کے درمیان کی جدول کی سفیدی مطلب یہ کہ قیامت کا دن ہمارے سیاہ نامہ اعمال کے سطروں کے درمیانی سفیدی کے برابر ہے اور باقی تمام کتاب ہمارے گناہوں کی سیاہی سے پر ہے [7] سرمہ کیطرح آنکھ میں سمانا نہایت منظورِ نظر ہونا - نظر سے گرنا ذلیل ہونا - بُرا لگنا [8] دُرد - تلچھٹ - صاف اچھے - قاف تا قاف - تمام دنیا میں کیونکہ پہلے لوگوں کے نزدیک کوہ قاف تمام جہان کے گرد پھیلا ہوا ہے [9] بابا آدم نرالے ہونا - ہر ایک کام میں سب سے الگ رہنا - الٹی باتیں کرنا [10] کبھی اس گھاٹ کبھی اوس گھاٹ ہے - ہر ایک جگہ سے اپنا مطلب حاصل کیا [11] پھول جھڑنا - آگ کا پتنگا پڑنا [12] کان میں پھونکنا کسی کیطرف سے بدگوئی کرنا - بہکانا - گرم ہونا غصہ ہونا [13] گرم توا ہنسنا - گرم توے پر چنگاری اٹھنا جو بُرا معلوم دیتا ہے اور منحوس سمجھا جاتا ہے -

[14] اول مصرعہ کی پانچوں حرف تعجب اور دوسرے کو جھوٹا سمجھنے کے موقع پر بولتے ہیں چٹکیوں میں اڑانا - ٹال دینا - توجہ نکرنا

۱ توڑ کر خم اور ٹپاک کر آج پیمانہ کو ہم	سرور	سوئے مسجد جاتے ہیں زاہد کے بہکانے کو ہم
۲ وا درِ دیدہ بیدار رہتا ہے تیری یاد میں	″	آنکھ جب سے لگ گئی روتے ہیں سو جانے کو ہم
۳ اسکے بڑوں کی ہے بڑائی قدیم +	سودا	دال ہیں اعجاز عصائے کلیم
۴ یہ لغزش پڑی ملک جو تمام +	میر حسن	لیا ہاتھ نے اسکے گرتوں کو تھام
۵ محروم تیرے دستِ مبارک سے رہ گیا	ظفر	کیونکہ نہ چاک اپنا گریباں کرے قلم
۶ انصاف تیرا دیوے جو دادِ ستم کشاں	″	دندانِ سین آرہ کشاں ہو سر قلم

ردیف نون

۷ ہونٹ چاٹا کئے ہم دام سے چھوٹے یہ بھی	ظفر	دی بھی صیاد نے کیا چاٹ ملا دانے ہیں
۸ شکلِ خورشید اگر لاکھ اڑا تو آنکھیں	″	تجھ سے بے مہر کوئی آنکھ چرا سکتے ہیں
۹ پانی مانگے نہ الٹ وہ کبھی پھر کر اسدم	″	مارے جسکے یہ اک جان پہ نشتر مژگاں
۱۰ ساقیا تشنہ و ساغر ہے کہاں لا جلدی	″	ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بادہ کشاں بیٹھے ہیں
۱۱ لگا تو آزمائش سے نہ ٹھوکر اپنے کشتوں کو	″	کہ جو دیتے ہیں دم تیر وہ کوئی دم چراتے ہیں

سلہ شراب کا مٹکا اور پیالہ توڑ کر اور قسم کھا کر جاتے ہیں کہ یا تو زاہد کو بہکا کر ہم اپنا جیسا بنا لیں گے ورنہ پھر کبھی شراب کا نام نہ دیکھیں گے سلہ آنکھ لگانا۔ آنکھ کا آنکھ کے سامنے ہونا۔ دیدار بازی کرنا۔ عشق ہونا +
سلہ یہ شعر چھڑی کی تعریف میں ہے۔ بڑے۔ باپ دادا۔ دال۔ دلالت کرنیوالا۔ اعجاز معجزے۔ عصا۔ لاٹھی۔ کلیم لقب حضرت موسٰے ایسبب ہمکلامی خدا کے حضرت موسٰے کے عصا نے تمام جادوگروں کے سانپوں اور سب بلاؤں کو ہضم کر لیا تھا پس وہ بھی ایک لاٹھی ہی تھی +
سلہ لغزش۔ قحط۔ گرتوں کو تھام لینا بھوکوں اور کنگالوں کی مدد کرنا۔ سلہ یہ شعر اور اگلا شعر دونو حضرت نبی کی تعریف میں ہیں۔ گریبان چاک کرنا۔ کپڑے پھاڑ ڈالنا۔ دیوانہ ہو جانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی استاد سے تعلیم نہ پائی تھی۔ مطلب یہ کہ قلم آپ کے مبارک ہاتھ میں نہ پہنچی اس غم میں اوسنے اپنا گریبان چاک کیا ہے +
سلہ ستم کش۔ مظلوم۔ حرف سین کے دندانے بشکل آرہ ہوتے ہیں۔ مطلب یہ کہ تیرا انصاف خود لفظ ستم کی سین کے دندانوں کے آرہ اوسکو چیر کر معدوم کر دیتا ہے سلہ ہونٹ چاٹنا۔ لذیذ و مزہ دار چیز کا ذائقہ یاد کرنا۔ چاٹ۔ لذیذ و خوشگوار چیز۔ سلہ آنکھ اڑانا۔ اشارہ کرنا۔ کنایہ کرنا۔ دیدار بازی کرنا۔ آنکھ چرانا چشم پوشی کرنا۔ کترانا۔ بے مہر والی سورج کے سامنے آنکھ نہیں کر سکتے لیکن تیرے لئے ہم باز نہیں رہ سکتے سلہ پانی نہ مانگے۔ فوراً مر جاوے۔ پانی مانگنے کی بھی فرصت نہ ملے مژگاں بشکل نشتر ہوتا ہے + سلہ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھنا۔ خالی و بیکار بیٹھے رہنا +
سلہ دم دینا۔ قربان ہونا۔ دم چرانا۔ اس طرح سانس روکنا کہ مردہ دکھائی دینے لگے +

جو ہاتھ پہلے ہی دھو بیٹھا آبرو سے نہیں	ظفر	نمازِ عشق ادا اُسنے کی وضو سے نہیں
مارتے ہیں پر دامِ قفس کو ایک ذرا جو ہم تو ابھی	〃	ہاتھوں سے صیاد کے گویا طوطے سے اُڑ جاتے ہیں
نہ روکوں کب تلک اشکوں کو اور روکوں تو یہ ڈر ہے	〃	کہ پانی زخمِ دل اے دیدۂ پُرنم چراتے ہیں
یہ طفلِ اشک ہیں وہ بال باندھے چور مژگاں کے	〃	کہ آنکھوں میں سے کاجل کچھ تو ہم چراتے ہیں
چٹکیاں لیتے ہیں دلمیں تری کافر نگہیں	〃	ہاتھ نچلے کبھو مژگاں کے نہیں رہتے ہیں
رہتے ہیں غیر ہمسے ہم پیالہ آپ کے گھر میں	〃	پلاتے شیر بکری کو ہو پانی ایک ساغر میں
تین تیرہ وہ ہوں جسکو گنتے ہو تم اپنا یار	〃	تین میں ہوں نہ تیرہ میں کچھو میں کن میں ہوں
اس دور میں جو کرتے ہیں کچھ چرب زبانی	〃	جلتے ہیں ظفر گھی کے چراغ اُنکے گھروں میں
ہوا جو باندھتے اس قلزمِ فنا میں ہیں	〃	حباب وار وہ ہمیشہ کس ہوا میں ہیں
ہمیشہ چاہتے ہیں چھیڑ اُس کافر کی مژگاں سے	〃	یہ کانٹے حضرتِ دل اپنے حق میں آپ بوتے ہیں
لاگ ہوئیگا کچھ نہ کچھ لگا کبھی دن اے ظفر	〃	چھیڑ کچھ اُسنے لگاوٹ کے چلے جاتے تو ہیں
اگرچہ عشق میں تیر ہوئے ہم سوکھکر کانٹا	〃	نظر میں ناتواں بلبلوں کے پر لے گل کھٹکتے ہیں
کفِ پا میں تری مہندی ہاں جب غیر ملتے ہیں	〃	لگی ہے آگ یہاں تلووں کے ہم غیرت سے جلتے ہیں

۱ ہاتھ دھونا - نا امید ہونا - آس توڑ دینا - وضو منہ دھونا - مجازاً نماز کے واسطے ہاتھ منہ پاؤں وغیرہ دھونا اور بغیر وضو نماز ادا نہیں ہوتی - ۲ ہاتھوں سے طوطے اڑنا - حیران ہو جانا - ہوش و حواس جاتے رہنا پر مارنا - اڑنے کی کوشش کرنا

۳ دیدۂ پرنم آنسوؤں سے بھری ہوئی آنکھ پانی چرانا - زخم کا پانی پی لینا - زخم میں پانی کا اتر جانا +
۴ بال باندھے ہوشیار - چالاک - پورا - آنکھوں میں سے کاجل چرانا - کمال چالاکی کرنا - پکا چور ہونا - ظاہر ہے کہ آنسو سرمہ کو اپنے ساتھ بہا لاتے ہیں +

۵ چٹکیاں لینا - دونو پوروں سے کسی کے جسم کے گوشت کو دبانا یا کھینچنا - طعنے دینا - ہاتھ نچلے نہ رہنا بلا شرارت نہ بیٹھنا کچھ نہ کچھ بگاڑ کا کام کرتے ہی جانا - ۶ ہم پیالہ - ساتھ کھانے پینے والا شیر بکری کو ایک پیالہ میں پلانا سب کو برابر سمجھنا سب کا خیال نہ کرنا انصاف کرنا - ۷ تین تیرہ ہونا پراگندہ ہونا - بل چل جانا - گڈمڈ ہونا تین میں ہوں نہ تیرہ میں کسی کام میرا دخل نہیں ہیں میری کچھ قدر نہیں - میری کوئی پروا نہیں کرتا - بے تعلق ہوں - ۸ چرب زبانی کرنا چکنی چپڑی اور خوشامد کی باتیں کرنا - گھی کے چراغ جلنا - نہایت عیش و خوشی ہونا - ۹ ہوا باندھنا - غرور کرنا - جھوٹی عزت قائم کرنا - موقوف کس ہوا میں ہیں کس خیال میں ہیں یعنی اونکا خیال غلط ہے - قلزم - مصر کے دریائی سمندر کے کنارے ایک شہر ہے اوسکے نام سے وہ بحر قلزم کہلاتا ہے مجازاً دریا و بحر کنواں قلزم فنا - مراد دنیا سے - ۱۰ چھیڑ - ناز و انداز کی گفتگو اپنے حق میں آپ کانٹے بونا - آپ اپنے لئے برائی کرنا - کانٹا کی شکل ہوتی ہے - ۱۱ لگا لگنا - تعلق اور دوستی پیدا ہونا - ۱۲ سوکھ کر کانٹا ہونا نہایت ضعیف اور دبلا ہونا - کھٹکنا - بہت معلوم دینا ناگوار گزرنا - ۱۳ تلووں سے آگ لگنا غصہ کے مارے آگ بگولا ہونا طیش میں آنا

لگا دیتا ہے تیرا غمزۂ قاتل اک ہاتھ ایسا[۱]	ظفر	کہ بسمل تیرے خوش ہو دو دو ہاتھ اچھلتے ہیں
اپنے غرفے سے جنھیں آپ ذرا جھانکتے ہیں (آنکھ کا اشارہ)[۲]	〃	پھر سنو اُنکی تو کیا کیا وہ زٹل ہانکتے ہیں
وہ جیسے ہیں دل جانتا ہے خوب ہمارا[۳]	〃	ہم اے ظفر آئے ہیں کوئی اُنکی ترٹی میں
ہوا میں آپ کے کس نے زہر اُگلا +[۴]	〃	کہ سمیت ہوئی بالکل ہوا میں
چھیڑ کر فندقوں کو ہاتھ میں ہم +[۵]	〃	گویا انگاریاں پکڑتے ہیں
دیکھکر تیری ایک گردش چشم[۶]	〃	کان تو آسماں پکڑتے ہیں
جو خوش کلام ہیں کام و دہاں پکڑتے ہیں[۷]	〃	جہاں کہ مردم بدگو زباں پکڑتے ہیں
ہمارے قتل کا شاید اُٹھایا ہے بیڑا[۸]	〃	وہ بزم غیر میں جو پان کھا کے ہنستے ہیں
زہر ہے تجھ بن مجھے برگ نشاط[۹]	〃	شیر کا ہے بال ہر رگ پان میں
دور کر دل کو ڈسے ہے کیونکہ نہ وہ افعی زلف (اسباب، کاٹے)[۱۰]	〃	ہے یہ کافر بدبلا اسکے شکم میں پاؤں ہیں
سر کسی پر کھولتا منہ اے ظفر اچھا نہیں[۱۱]	〃	دیکھیے منہ کو ڈالکر اپنے بھی لساں جیب میں
شیخ جو خاص مریدوں میں ہیں پیر کے وہ ہی[۱۲]	〃	پاؤں دھو دھو کے تیرے وقت وضو پیتے ہیں
بنیگا دل کا سودا حسن کے بازار والوں سے[۱۳]	〃	یہ جھوٹی قسمیں سوداگر کے بارہ باٹ کھاتے ہیں
برا بھلا ہمیں کہہ کے وہ تو ہنستے ہیں (اور رونا)[۱۴]	نیاز	ہم اُنکے اسپہ بھی کیا کیا ہمو سے چلتے ہیں

۱ ایک ہاتھ لگانا - زور سے تلوار کا ایک ہاتھ مارنا دو دو ہاتھ اچھلنا نہایت ہی خوشی کرنا - ۲ زٹل ہانکنا جھوٹی شیخی مارنا ۳ ترٹی میں آنا - دھوکہ کھانا - ۴ ہوا میں آنا - غرور کرنا زہر اُگلنا - فتنہ انگیزی کرنا - سمیت زہر ہونا ۵ فندق - نام میوہ مشہور و لال سرخ رنگ جو بیر کے برابر ہوتا ہے اوسکی مہندی لگی ہوئی انگلی کے پوروں کو تشبیہ دیتے ہیں اور بلحاظ سرخی یہاں اوسکو انگارے سے تعبیر کیا ۶ کان پکڑنا - توبہ کرنا کسی کو اپنے سے بڑا مان لینا مطلب یہ کہ تیری آنکھ کی گردش کے برابر آسمان کی گردش بھی فتنہ انگیزی نہیں کر سکتی ۷ کام و دہان پکڑنا - منہ پکڑنا دلایل سے بولنے نہ دینا زبان پکڑنا بات کاٹنا نکتہ چینی کرنا مطلب یہ کہ لایق آدمی خواہ مخواہ کسی کی عیب گیری نہیں کرتے بلکہ دلیل و وجہ معقول سے کسی پر اعتراض کیا کرتے ہیں - ۸ بیڑا اُٹھانا کسی کام کے کرنیکو واسطے مستعد طیار ہونا - ۹ زہر ہونا - ناگوار معلوم دینا - شیر کا بال مشہور ہے کہ شیر کے مونچھ کا بال آدمی کو کھلا دیں تو وہ پیٹ میں جاکر ایسا چھیدتا ہے کہ آدمی مرجاتا ہے - ۱۰ افعی کالا سانپ بدبلا بڑا ہی ظالم پیٹ میں پاؤں ہونا بڑا مکار و فریبی ہونا اور سانپ کے پاؤں نکالی نہیں جایا کرتے اسیواسطے پیٹ میں پاؤں کہا ہے - ۱۱ کسی پر منہ کھولنا کسی کو گالیاں دینا زبان درازی کرنا اپنی جیب یا گریبان میں منہ ڈالنا - اپنی برائی اور عیبوں کو سوچنا ۱۲ [illegible] پاؤں دھو دھو کے پینا بڑی عزت و تعظیم کرنا ۱۳ بارہ باٹ جدا جدا پریشان بیکار ۱۴ برا بھلا گالی وغیرہ ہمو سے چڑنا ... برداشت کرنا -

جھگڑے[۱] ڈبے دبائے عدو نے نکالکر	ظفر	مُردے اُکھاڑے گور کے پتھر تلے کے ہیں
کھجلائیں[۲] تیری نرگس آنکھیں جو دیکھے اُسکو	"	جب تک نہیں ہے دیکھا باتیں بنا رہی ہیں
بوالہوس[۳] عشق کو تو خانہ خالہ مت بوجھ	"	اُسکا آغاز تو آساں ہے پہ انجام نہیں
تن[۴] پُر داغ سے میرے کہوں کیا قمرے شیدا	افسوس	خجل سرو چراغاں ہے اگر شرمندہ لالے ہیں
یم[۵] اشک واں ہیں ڈوبتا ہے مردم دیدہ	انق	مدد یا خضر دوڑو نوح کی کشتی ہے طوفاں میں
ہمارا[۶] زخم دل بھرتا ہے دانتوں کے تصور سے	"	اثر سنگ جراحت کا ہوا ہے سنگ باراں میں
ابتک[۷] نہیں گواہی اطفال معتبر	مومن	محسوب ہے جو عصمت یوسف نگاہ میں
منظور[۸] ہو تو وصل سے بہتر ستم نہیں	"	اتنا رہا ہوں ورکہ ہجراں کا غم نہیں
درد[۹] بے درماں مرا منت کش مرہم نہیں	"	داغ نو ہے چارۂ داغ کہن کی فکر میں
شمع[۱۰] پر کچھ نہیں موقوف کہ سارے ظالم	"	پانی آگے ترے اے عربدہ جو بھرتے ہیں
یوں[۱۱] جو وہ متصل کرے چوٹیں +	"	تیری چھاتی پہ سانپ سے لوٹیں
آہ[۱۲] نے دل سے کیا اُٹھائے دھوئیں	"	چاہ بابل کے بس اُڑ لئے دھوئیں

[۱] گور کے مردے اُکھاڑنا - دبے ہوئے جھگڑے فساد کو پھر قایم کرنا [۲] باتیں بنانا جھوٹی شیخی کرنا - آنکھیں کھجلانا - آنکھوں میں کھاج ہونا کسی سے خجل ہو [۳] بوالہوس (ہوس کا باپ) زیادہ ہوس والا عشق سے بے بہرہ خالہ کا گھر سمجھنا نہایت آرام کی جگہ اور بہت آسان سمجھنا [۴] سرو چراغاں وہ بانس یا چھڑی جسپر بہت سے چراغ جلا سے جائیں لالہ پوست کا پھول جسکے اندر سیاہ داغ ہوتا ہے مطلب یہ کہ ان دونوں کے داغونسے بھی میرے داغ زیادہ ہیں [۵] مردم دیدہ آنکھ کیونکہ آنکھ کے آنسو کو طفل اشک کہتے ہیں خضر نام پیغمبر جنکے ذمہ تمام دریاؤں کا بندوبست اور گمراہوں کے مدد کرنا ہے یہاں آنکھ کو نوح سے اور آنسو کو طوفاں سے استعارہ کیا ہے [۶] زخم بھرنا گھاؤ کا درست ہونا سنگ جراحت (زخم کا پتھر) ایک قسم کا پتھر ہوتا ہے جو زخم کے مرہموں میں ڈالا جاتا ہے - سنگ باراں - بجلی کا پتھر جس سے دانتوں کی ہنسی کو مشابہ کیا ہے [۷] اس شعر میں اشارہ ہے طرف قصہ حضرت یوسف علیہ السلام و زلیخا کے کہ حضرت یوسف پر جھوٹا الزام زنا کا زلیخا نے دیا تھا اور اونکی پاکدامنی پر ایک شیر خوار لڑکے نے گواہی دی تھی مگر عزیز نے اسکو معتبر سمجھکر حضرت یوسف کو قید خانہ میں بھیجدیا تھا نگاہ میں محبوب ہونا - کسیکی نسبت شک ہونا + گویا اسی خیال سے اب تک نابالغ کی گواہی معتبر نہیں سمجھی جاتی - [۸] کسی کام کے متواتر کرنے سے اوسکی عادت ہوجایا کرتی ہے میں جو مدت سے ہجر میں بسر کرتا ہوں اسواسطے مجھے ہجر کی سختی زیادہ گراں نہیں معلوم ہوتی ہے اسواسطے اب وصل ہجر سے بھی زیادہ دکھ دینیوالی ہے - [۹] درد بے درماں وہ دکھ جسکا ہرگز علاج نہ ہوسکے منت کش احسان اٹھانیوالا یعنی عشق کے دکھ سے ہرگز صحت نہیں ہوتی اگر تندرست ہوجاتا تو اسکو مرہم کا احسانمند ہونا پڑتا بلکہ نئے داغ کو ہر وقت یہ فکر رہتا ہے کہ کہیں پرانا زخم شکر تندرست نہ ہوجاوے - [۱۰] پانی بھرنا غلامی کرنا شرمندہ ہونا شمع پگھل پگھل کر جو نیچے گرتی ہے اوسکو پانی بھرنے سے مشابہ کیا ہے [۱۱] چوٹیں کرنا حملہ کرنا بعد مدے پہنچانا چھاتی پر سانپ لوٹنا دل پر رنج گزرنا دل ہی دل میں جلنا [۱۲] دل سے دھواں اٹھانا نالہ و فریاد کرنا دھوئیں اڑانا ٹکڑے ٹکڑے کرنا - بابل صوبہ عراق کے ایک شہر کا نام ہے جسکے ایک کنوئیں میں ہاروت و ماروت دو فرشتے خدا کے عذاب میں گرفتار لٹکائے ہوئے ہیں [illegible] اور زہرہ اسم اعظم سیکھ کر آسمان پر چلی گئی تھی - جو شخص جادو سیکھنے

۱ بیخودی ہیں نہ بات کا سر پاؤں	مومن	اُڑ گئے ہوش رکھکے سر پہ پاؤں +
۲ واں سے ناچار آئے ہم گھر میں	"	پاؤں رکھتے وہاں اژدر ہیں
۳ یارب زمانہ مجھ کو مٹاتا ہے کس لئے	غالب	لوحِ جہاں پہ حرفِ مکرر نہیں ہوں میں
۴ سب کہاں کچھ لالہ و گل میں نمایاں ہوگئیں	"	خاک میں کیا صورتیں ہونگی کہ پنہاں ہوگئیں
۵ بسکہ روکا میں نے اور سینہ میں اُبھریں پےبپے	"	میری آہیں بخیۂ چاکِ گریباں ہوگئیں
۶ رنج سے خوگر ہوا انساں تو مٹ جاتا ہے رنج	"	مشکلیں مجھ پر پڑیں اتنی کہ آساں ہوگئیں
۷ حبابِ لب جو ہیں اے باغباں ہم	سودا	چمن کو ترے کوئی دم دیکھتے ہیں
۸ جھکے سروں پہ آپ مگس ران ہے ہما	ناسخ	اُنکا لحد میں آج کوئی آشنا نہیں
۹ ایک بھی چشمک نہ اُس مہ کی سہی کی	میر	آنکھیں تاروں نے بہت جھمکائیاں
۱۰ شوقِ قامت میں ترے اے نونہال	"	گل کی شاخیں لیتی ہیں انگڑائیاں
۱۱ کثرت سے تم میں صاحبِ مقدور کیوں نہیں	نذیر احمد	لوہا تمہارا مانتے جمہور کیوں نہیں
۱۲ بولا وہ ذکرِ وصل میں کانوں پہ دھر کے ہاتھ	"	اپنے تو ایسی بات کے کان آشنا نہیں
۱۳ آہ کھیتی حسنِ کافر کی ہری رہتی نہیں	نظیر	ناؤ کاغذ کی پیارے یہ سدا بہتی نہیں

۱ بیخودی = بیہوشی۔ بات کا سر پاؤں نہ ہونا = درست اور معقول بات نہ ہونا۔ سر پہ پاؤں رکھکر اُڑنا = بہت ہی جلد جانا ۲ اژدر یا اژدہا = بڑا سانپ۔ سانپ کے منہ میں پاؤں رکھنا = تکلیف کے کام میں پڑنا۔ ۳ مٹانا = برباد و تباہ کرنا۔ حرفِ مکرر = جو حرف دوبارہ لکھا جائے اسواسطے اوسکو مٹا دیتے ہیں ۴ مطلب یہ کہ دنیا میں بڑے بڑے عالیشان خوبصورت لوگ دفن ۵ بخیہ ایک قسم کی سلائی معروف کا نام ہے جس میں دھاگے اُبھرے ہوتے ہیں۔ مطلب یہ کہ میں نے اپنے دل کو ہر چند آہ کرنے سے روکا مگر وہ اُلٹے بخیہ کی سیون کی طرح اُبھرتی ہی جاتی تھی ۶ رنج کی عادت ہونے سے پھر دکھ نہیں معلوم ہوتا۔ چونکہ مجھ پر بے انتہا مصیبتیں پڑیں اور میں اُنکا عادی ہوگیا۔ پس اب ہر ایک مشکل مجھے آسان معلوم ہوتی ہے ۷ حبابِ لب جو = ندی کے کنارہ کا بلبلا جو جلد ٹوٹ جاتا ہے مراد قریب الموت سے۔ چند دم کے مہمان ۸ ہما نام ایک جانور ہے جس پر اُسکا سایہ پڑ جاوے وہ بادشاہ ہوجاوے۔ ہما کا مگس ران ہونا = مراد بڑے مغرور و عالیشان و صاحبِ نصیب ہونے سے ہے ۹ چشمک = آنکھ سے اشارہ کرنا۔ آنکھیں جھمکانا = ناز و انداز سے اشارہ کرنا اور ستارہ بشکل آنکھ ہوتا ہے ۱۰ نونہال = نیا پودہ = نوجوان۔ انگڑائیاں لینا = سستی اُتارنا۔ اور سست ہونے اور نکمے بیٹھنے کی نشانی ہے۔ اور کسی چیز کے شوق یا بغل گیر ہونے کے وقت بھی انگڑائی لیا کرتے ہیں ۱۱ صاحبِ مقدور = دولتمند۔ لوہا ماننا = کسی کی بہادری کا قائل ہونا۔ کسیکو اپنے سے بڑا قبول کرنا ۱۲ کانوں پہ ہاتھ دھرنا = لاعلمی اور بیخبری بیان کرنا۔ کان آشنا نہیں = بالکل سنا ہی نہیں ۱۳ کھیتی ہری رہنا = رونق پر رہنا۔ کاغذ کی ناؤ سدا نہیں بہتی = ناپائدار اور بگڑنے والی چیز ہمیشہ نہیں رہ سکتی +

مجھ[۱] سے تیرا روٹھنا ہر دم کا اب جھیلتا نہیں	نظیر	دودھ اور دل پھٹا پیارے یہ پھر ملتا نہیں
یہ[۲] جملہ محلات جو سنسان پڑے ہیں	اسمٰعیل	پتھر کا کلیجہ کئے حیران کھڑے ہیں
سب[۳] اسمیں گرفتار چھوٹے بڑے ہیں	حالی	سمجھ پر ہماری یہ پتھر پڑے ہیں
وہ سیکھیں[۴] ہیں جو بولیاں سب سکھاویں	”	میاں مٹھو اپنا سا اُسکو بناویں
افلاس[۵] و نفاق (دلی دشمنی) و جہل اُس پر نخوت (غرور)	شوق	اے شوق منڈھے چڑھے یہ بیل نہیں
کیا[۶] دین کا اعزاز جو دنیا ہی نہیں	”	یک چشم کبھی حسین ہوتا ہی نہیں
او زاہد[۷] خشک تجربہ کیا تیرا	”	یابس کے سوا رطب (خوبصورت) تو دیکھا ہی نہیں
اللہ[۸] یہ آفتیں مسلمانوں پر	”	پاؤں کے تلے سے نکلی جاتی ہے زمیں
کھیل[۹] بن بن کے نہ بگڑا کوئی ایسا لیکن	سلیم	جس طرح ڈھل گئے اسلام کے اقبال کے دن
سن لے[۱۰] ترکِ عشق میرا نہیں کے کہتا ہے وہ شوخ	سودا	نیل بگڑا ہے کہیں یار و یقیں مجھکو نہیں
ہو[۱۱] کے آزردہ جو وہ ہم سے پرے پھرتے ہیں	”	ہاتھ اپنے کلیجے پہ دھرے پھرتے ہیں
قرض[۱۲] کی پیتے تھے مے لیکن سمجھتے تھے کہ ہاں	غالب	رنگ لائیگی ہماری فاقہ مستی ایک دن
اُس[۱۳] زلفِ فتنہ زا کے لئے اے مسیح دم	ذوق	یہ کچھ دستِ شانہ پنجۂ مریم سے کم نہیں

[۱] جھیلنا- سہنا- دل پھٹنا- بیزار و رنجیدہ ہونا- دل ملنا- اتفاق و محبت ہونا۔ [۲] سنسان- غیر آباد- اجاڑ- پتھر کا کلیجہ کرنا- بیرحم اور مصیبت جھیلے ہوئے- محل- پتھر کے بنے بنا ہوا ہی ہوتا ہے +

[۳] سمجھ پر پتھر پڑنا- عقل خبط ہو جانا + [۴] بولیاں سکھانا- طنز آمیز اور بے فائدہ باتیں کہنا- میاں مٹھو- بھولا بیوقوف + [۵] بیل منڈھے چڑھنا- کامیابی ہونا- مراد حاصل ہونا- [۶] یک چشم- کانا- جسطرح کانا خوبصورت نہیں معلوم ہوتا- اسیطرح دنیا کے مفلس خواہ دیندار بھی ہوں کامل دیندار نہیں بن سکتے دین کی عزت دنیا ہی کے ساتھ ہے +

[۷] زاہد خشک- وہ عبادت کرنیوالا جسکو عبادت سے لذت حاصل نہ ہووے- یابس- سوکھا ہوا خشک- رطب- تر و تازہ چھوارا- مطلب یہ کہ تو اپنی سوکھی عبادت ہی پر ناز کرتا ہے یہ بڑا حصول دنیا- بیفائدہ ہے +

[۸] پانو کے تلے سے زمین نکلنا- نہایت سخت مصیبت پیش آنا- جسکو سنکر زمین بھی کانپ جاوے +

[۹] کھیل بن بن کر بگڑنا- ترقی پاکر پھر تنزل ہونا- اقبال کے دن ڈھلنا- تیرہ نصیب آنا +

[۱۰] نیل بگڑنا- از حد جھوٹ بولنا- [۱۱] کلیجہ پر ہاتھ دھرے پھرنا- سخت صدمہ اور بیقراری کو ضبط کرنا +

[۱۲] فاقہ مست- جو فاقہ میں بھی مست اور خوش رہے- مفلسی میں بھی عیش و عشرت کرے- رنگ لانا- آفت میں پھنسانا

[۱۳] فتنہ زا- جس سے فتنے پیدا ہوتے ہیں- مسیح دم- زندگی بخشنے والا معشوق- مریم- نام والدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ظاہر ہے کہ ما بیٹے کو ہاتھ سے پیار کرتی اور ہر طرح خبرگیری کرتی ہے اسیطرح کنگھا زلف کو آراستہ کرتا ہے +

۱ ہفتاد و دو فریق حسد کے عدد سے ہیں — اپنا ہے یہ طریق کہ باہر حسد سے ہیں (راستہ) — ذوق

۲ خورشید وار دیکھتے ہیں سب کو ایک آنکھ — روشن ضمیر ملتے ہر اک نیک و بد سے ہیں (روشندل) — ״

۳ وہ مست ہوں کہ رکھتے قدح کش تیمناً — بنیادِ میکدہ مری خشتِ لحد سے ہیں — ״

۴ بریں خنک دلوں کے ہو گر خرقۂ فقیر — سمجھو کہ کرتے برف کی پوشش نمد سے ہیں — ״

۵ رکھتا زبسکہ جیفۂ دنیا سے ننگ ہوں — پارس بھی ہو تو جانتا مُردار سنگ ہوں — ״

۶ چشمۂ آئینہ میں کب تر ہوا پائے نگاہ — اس طرح جاتے ہیں دیکھا پاکدامن آب سے — ״

۷ وعدہ ہے آنے کا اُسکے ابر کھلجائے تو آئے — ڈالتا ہوں دمبدم اُٹھ اُٹھ کے روغن آب میں (تیل) — ״

۸ لکھے نوشتے میں ترے بیمار کے صحت کہاں — جسکے نسخہ میں دوا کے لفظ کو صحت نہیں — ״

۹ میں کاٹ دوں پہاڑ کو پتھر کو توڑ دوں — پر کیونکہ غیر سے بتِ کافر کو توڑ دوں (معشوق) — ״

۱۰ احسان ناخدا کے اُٹھائے مری بلا — کشتی خدا پہ چھوڑ دوں لنگر کو توڑ دوں — ״

۱۱ نازک کلامیاں مری توڑیں عدو کا دل — میں وہ بلا ہوں شیشہ سے پتھر کو توڑ دوں (غضب) — ״

---

۱ مسلمانوں کے بہتر فرقے مشہور ہیں اور لفظ حسد کے عدد بھی بحساب ابجد بہتر ہی ہوتے ہیں پس گویا بہتر فرقے باہمی حسد کرنے کے سبب پیدا ہو گئے میرا طریقہ ان سب سے علیحدہ ہے نہ کسی سے دوستی نہ کسی سے عداوت ہر ایک کو برابر سمجھتا ہوں۔ ۲ سب کو ایک آنکھ دیکھنا - سب کو برابر دیکھنا اور سورج کی ایک ہی آنکھ ہوتی ہے ۔

۳ تیمناً - برکت لینا۔ ظاہر ہے کہ عالی عمارتوں کی بنیاد بزرگوں یا معزز افسروں کے ہاتھ سے رکھا کرتے ہیں جیسے آجکل اکثر عمارتوں کی بنیاد یا کسی کارخانہ کی رسم افتتاح لفٹنٹ گورنر، گورنر جنرل اور شہزادوں کے ہاتھ ادا کراتے ہیں پس میکدہ کی بنیاد میری لحد کی اینٹ سے رکھتے ہیں تاکہ اوسکے اثر سے میکدہ آباد رہے ۔

۴ خنک دل - دل افسردہ - زاہد خشک - بے عشق و محبت والے یعنی خشکدل فقیر کو گدڑی پہننے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا جیسے کہ برف کو پگھلنے کے خوف سے نمدہ ڈالکر رکھتے ہیں اور وہ اس سے سرد رہتی ہے ایسی ہی فقیر کی گدڑی کو جانو۔ ۵ دنیا کو بلحاظ اوسکی فساد اور باعث گناہ کے مردار سے تشبیہ دیتے ہیں - پارس - ایک پتھر ہوتا ہے جس چیز سے اوسکو لگاؤ وہی سونا بن جائیگی - مُردار سنگ - ایک قسم کا پتھر صرف لفظ مُردار کے سبب سے یہاں لایا ہے یعنی میں نے بالکل لالچ چھوڑ دیا ۔

۶ جسطرح آئینہ کی چشمہ کی آب (چمک) میں نظر کا پاؤں تر نہیں ہوتا اسیطرح نیکبخت آدمی دنیا میں رہکر اوس کی آرائش میں نہیں پھنستا۔ ۷ پانی میں تیل ڈالنا - بادل کھلنے کے ٹوٹکے کرنا ۔ ۸ مطلب یہ کہ تیری بیمار کو تو کیا صحت ہوتی بلکہ اوس کے اثر سے نسخہ میں بھی بیمار کے ہاتھ سے دوا کا لفظ ہی غلط لکھا گیا ہے ۔ ۹ پہاڑ کاٹنا اور پتھر توڑنا کٹھن اور ناممکن کام کر لینا توڑ دینا - دوستی قطع کرنا ۔ ۱۰ کشتی خدا پر چھوڑنا - خدا پر بھروسہ اور توکل کرنا ۔

۱۱ دل توڑنا - بیزار کرنا - صدمہ پہنچانا۔ شیشہ سے پتھر توڑ دینا ناممکن یا نہایت چالاکی کا کام کرنا ۔

۱؎ وہ جنازے پر مرے کس وقت آئے دیکھنا	ذوق	جبکہ اذنِ عام میرے اقربا کہنے کو ہیں (رشتہ دار)
۲؎ وفورِ اشک اگر سر باوج ہو اپنا	"	فلک برنگِ گلِ نیلوفر ہو پانی میں
۳؎ خوبرویوں سے بہت آنکھ لڑی پر افسوس	"	قسمت اے ذوق کہیں اپنی لڑی خوب نہیں
۴؎ کرے وحشت بیاں اپنا جو چشمِ سنگلو	"	یہ سچ کہتے ہیں سر چڑھ بولے جادو اسکو کہتے ہیں
۵؎ دنبالہ سے سرمہ کے دھواں ہیں تری آنکھیں	"	کہہ بیٹھیں نہ کچھ سیف زباں ہیں تری آنکھیں
۶؎ سینہ و دل پہ مرے زخم جگر ہنستے ہیں	"	ہنسنے دو چارہ گرو ہنستے ہی گھر بستے ہیں
۷؎ سوچیے تو بھی ہٹ دھرمی نہ کیجے صاحب	انشا	چٹکیوں میں مجھے کب آپ اڑا سکتے ہیں
۸؎ شیخی اتنی نہ کر اے شیخ کہ رندانِ جہاں	"	انگلیوں پر تجھے چاہیں تو نچا سکتے ہیں
۹؎ حضرتِ دل تو بگاڑ آئے ہیں اس سے لیکن	"	اب بھی ہم چاہیں تو پھر بات بنا سکتے ہیں
۱۰؎ آپ سو روپ سے گو روپ بدل سکتے ہیں	"	پر کوئی دخل ہے اس بندہ سے چل سکتے ہیں
۱۱؎ گرم رو گرچہ رہِ کعبہ میں ہم ہیں اے شیخ	"	لیکن اسیر بھی جو مچلیں تو مچل سکتے ہیں
۱۲؎ دور اتنا تو نہ کھینچ آپ کو اے دامنِ کوہ	"	اب کوئی اہلِ جنوں تجھ سے بچھڑ سکتے ہیں

۱؎ اذنِ عام (عام حکم) جب مردہ کی تجہیز و تکفین اور دفن کرنے اور کل کام سے فراغت پا لیتے ہیں تو مردہ کے رشتہ دار سب کو اجازت روانگی کی دیتے ہیں یعنی مردہ پر بھی آئے تو بیوقت ۲؎ یار روتا وہ طوفان لا سکتا ہے کہ آسمان اس طوفان میں ایسا معلوم دیتا جیسا کہ تالابوں میں نیلوفر کا پھول جو تمام پانی کے اندر اور صرف اوسکا پھول سطح آب پر ہوتا ہے ۳؎ آنکھ لڑانا دیدار بازی کرنا قسمت لڑنا۔ نصیبہ موافق آنا۔ مراد حاصل ہونا ۴؎ چشم سنگلو۔ یعنی ایسی آنکھ جو اپنی وحشت و مستی کو آپ ظاہر کرے سر پر چڑھ کر بولنا بھوت کیطرح کلام کرنا۔ آپ ہی آپ ظاہر ہو جانا۔ ۵؎ سیف زبان وہ شخص جسکے کلام میں تاثیر ہو صاحب تاثیر ۶؎ ہنستے ہی گھر بستے ہیں۔ خوش رہنے والوں ہی کی مراد پوری ہو جاتی ہے۔ زخم ہنستے ہوے منہ کی شکل ہی ہوتا ہے ۷؎ ہٹ دھرمی کرنا ضد کے ساتھ اپنی بات کی پچ کرنا چٹکیوں میں اڑانا ہنسی میں ٹال دینا۔ لاپروائی کرنا۔ ۸؎ انگلیوں پر نچانا۔ کسی کی کھلی اڑانا احمق بنانا۔ ۹؎ بگاڑنا ناموافق ہونا۔ دشمن ہونا بات بنانا صلح کی بات کرنا موافقت کرنا۔ ۱۰؎ سو روپ سے مختلف حالتوں سے روپ بدلنا۔ ظاہری شکل و صورت کو بدل لینا کوئی دخل ہے کیا طاقت ہے یعنی نہیں بندہ سے چل سکتے ہیں یعنی آپ کا روپ بدلنا۔ یاد ہو کہ چلنا میرے پاس نہیں چل سکتا ۱۱؎ گرم رو۔ تیز رفتار۔ نہایت شوق سے جانا مچلنا اٹل جانا۔
۱۲؎ آپ کو دور کھینچنا۔ اپنے آپ کو بڑا سمجھنا مغرور کرنا بچھڑنا۔ جدا ہونا دامنِ کوہ وہ سرزمین جو پہاڑ کی تلیٹی میں واقع ہو مطلب یہ کہ عاشق تو پہاڑوں ہی میں سر ٹکراتے پھریں گے خواہ تو کہیں چلا جا وہیں پہنچینگے ؎

۱ اُسکی پیٹ میں ہم کیونکر بھلا نہ آویں	انشا	ہر بات میں سو سو کروڑ دم ہوں
۲ نہ چھیڑ اے نکہتِ بادِ بہاری راہ لگ اپنی	″	تجھے اٹکھیلیاں سوجھی ہیں ہم بیزار بیٹھے ہیں
۳ جب رشتۂ اُلفت کو اُٹھایا تو الم سے	″	بس ہل گئی اُس قاتلِ مغرور کی گردن
۴ مژہ پر ہے پارۂ دل تھنبا وہ مثل ہوئی اے خدا	″	کہ درخت سے جو کبھی گرا تو وہ ٹکا آ نکے جھاڑ میں
۵ بڑی ڈاڑھیوں پہ جا دلا یہ سب آہوئے ہیں مبتلا	″	یہ شکار کھیلیں ہیں برملا انہیں ٹٹیوں ہی کی آڑ میں
۶ زلف کو اُسکے بنے جو سونگھا خال نے ہونٹوں کے	″	دیکھتے کیا ہیں آپ اِدھر کو یہاں تو تلوں میں تیل نہیں
۷ کچھ اوس ہی گلوں پر کیوں پڑ گئی یکایک	″	دیکھو تو کس نے کھولے بندِ قبا چمن میں
۸ پھونک دے کان میں شہزادۂ گل کے کوئی	″	کہ ارے بوئے وفا جسمِ صنوبر میں نہیں
۹ ہیں تو کچھ کھیلی نہیں ہوں ایسی کچّی گولیاں	″	جو نہ سمجھونگی زناخی جاں تمہاری بولیاں
۱۰ اُٹھے دیوِ سفیدِ سحری کا شپ تو توڑے	″	ایک مُکّے سے خور کے شبِ دیجور کی گردن
۱۱ غضب کرتے ہیں بیڑا قتلِ عاشق پر اُٹھاتے ہیں	مصحفی	وہ شمشیرِ نگہ کو آج پھر سر پہ چڑھاتے ہیں
۱۲ غزل پر تیری سب صلِّ علیٰ کہتے ہیں اے اصغر	″	مگر وہ جب کبھی سنتے ہیں صلواتیں سناتے ہیں
۱۳ ساری دیکھی ہوئی یہ گھاتیں ہیں	″	میرے ناخونوں میں یہ باتیں ہیں

۱ پیٹ میں آنا - دھوکہ اور فریب میں آنا - سو سو کروڑ بہت ۲ نکہت - بوئے خوش و بوئے دہاں - چھیڑنا - ستانا - ناز و انداز کرنا لپنے راہ لگ - یہاں سے چلی جا - اٹکھیلیاں کرنا - کلول کرنا - شوخیاں کرنا ۳ گردن ہلنا افسوس ظاہر کرنا ۴ درخت سے گر کر جھاڑ میں اٹکنا - ایک آفت سے نکلکر اوس سے بھی زیادہ مصیبت میں پھنسنا یہاں پلک کو جھاڑ سے تشبیہ دی ہے ۵ بڑی ڈاڑھی پہ نہ جا - بڑی ڈاڑھی دیکھکر اوس کو پرہیزگار نہ سمجھ - آہو بوجہ وحشت - مراد معشوق سے مبتلا فریفتہ عاشق - ٹٹی کی آڑ میں شکار کھیلنا در پردہ - عیب کرنا ۶ خال تل جو سیاہی کے سبب تیل کے تلوں سے مشابہ ہے ان تلوں میں تیل نہیں یہ بالکل بے مروت اور روکھے پھیکے ہیں ۷ اوس پڑ جانا - شرمندہ اور بے رونق ہونا مطلب کہ قبا کے بند کھلنے سے بدن کو دیکھکر گلاب کا پھول بھی شرمندہ ہے ۸ کان میں پھونک دینا - کان میں کچھ بات کہکر سکھا جس سے وہ مغرور ہو جائے - صنوبر - چیڑ کا درخت جسکو بباعث لمبا اور سیدھا ہونے کے معشوق کے قد سے تشبیہ دیتے ہیں - جسم صنوبر - مراد معشوق سے ۹ کچی گولیاں کھیلنا - ناتجربہ کار ہونا - کچا کام کرنا بولیاں طعنے مہنے ۱۰ دیو سفید سحری صبح کا سفید دیو یعنی شبِ دیجور - نہایت اندھیری رات - گردن توڑنا مارنا ظاہر ہے کہ سورج نکلنے سے رات کی سیاہی غائب ہو جاتی ہے ؛

۱۱ بیڑا اُٹھانا - کسی کام کے سر انجام کرنے کا ذمہ لینا - پکا ارادہ کرنا - سر پہ چڑھانا - زیادہ تیز کرنا ؛

۱۲ صلِّ علیٰ کہنا - تحسین و آفرین کرنا - صلواتیں سنانا - گالیاں دینا ؛

۱۳ ناخن میں ہونا - کچھ حقیقت نہ سمجھنا ؛

ہم[۱] کہاں آتے اِس فریب میں ہیں	•	تم سے لاکھوں ہماری جیب میں ہیں
ٹل[۲] گئی غیر کے سر پہ مرے سر کی آفت	•	میرے آڑے بخدا میری وفائیں آئیں
اگر ہم[۳] کبھی اپنے دعوے پہ آئیں	•	تمہارے فلک کو نہ خاطر میں لائیں
کبھی[۴] دامن جو چھُو جاتا ہے اپنا اُنکے دامن سے	•	تو ہم پر آستینیں وہ سرِ محفل چڑھاتے ہیں
لاتی[۵] ہے دُور دُور کی آہِ رسا خبر	•	تھگلی لگانیوالی ہے یہ آسمان میں
بناؤں[۶] آہِ سوزاں کھینچکر تارونکو میں اخگر		خدا چاہے تو انگاروں پہ لوٹے آسماں برسوں
سخی[۷] کریم پڑے ایڑیاں رگڑتے ہیں	نظیر	بخیل موتیوں کو موسلوں سے چھڑتے ہیں
نکلا[۸] ماں باپ کا نہ کچھ ارماں	شوق	ہائے بیٹا نہ تم چڑھے پروان
دُنیا[۹] کو تھوکتے نہیں مردانِ راہِ عشق	آتش	نامرد رکھیں آنکھوں پر اس پہ زن کے پاؤں
آیا[۱۰] ہے جب سے ساقی اللہ رے جوشِ شادی	"	شیشے بھی انجمن میں ٹوپی اچھالتے ہیں
روح[۱۱] کو بھی نہ تھا قرار غیر از سقر کہیں		ڈھونڈھا نہ پیچھے آتی ہو تیغ دو سر کہیں
عطر[۱۲] جو مٹی کا بھی ملتے نہ تھے پوشاک میں		ہمنے اُنکے استخواں دیکھے ہیں ملتے خاک میں
رات[۱۳] بھر تڑپے فراقِ یار میں ہم اسقدر	ناسخ	پڑ گئے چھتے ہزاروں چادرِ مہتاب میں
ہوا سے[۱۴] بال زلفوں کے رخِ روشن پہ ہلتے ہیں	جرات	دلِ بیمار تک اُٹھ بیٹھے دو نوں وقت ملتے ہیں

۱ جیب میں ہونا کچھ حقیقت نہ سمجھنا ۲ آڑے آنا مصیبت کیوقت مدد کرنا۔ پناہ بننا ۳ کسے کے فلک کو خاطر میں نہ لانا کچھ حقیقت نہ سمجھنا ۴ آستین چڑھانا لڑنے مرنے کو طیار ہونا ۵ آسمان میں تھگلی لگانا۔ نہایت چالاکی کرنا ۔

۶ اخگر بنانا۔ جلانا۔ انگاروں پر لوٹنا۔ سخت مصیبت میں گرفتار ہونا۔ برسوں۔ بہت سال۔ مدت مدید ۔

۷ ایڑیاں رگڑنا۔ سخت مصیبت میں ہونا۔ مفلسی میں بسر اوقات کرنا۔ موسلوں سے چھڑتے ہیں نہایت کثرت ہے ۔

۸ ارمان نکلنا۔ دل کا ارادہ پورا ہونا۔ پروان چڑھنا۔ مراد پوری ہونا۔ بیاہ شادی ہونا ۔

۹ تھوکتے نہیں کچھ حقیقت نہیں سمجھتے۔ آنکھوں پر پاؤں رکھنا۔ بڑا عزیز سمجھنا ۔

۱۰ اللہ رے کلمہ تعجب مفید معنی عظمت۔ ٹوپی اچھالنا۔ نہایت خوشی منانا ۱۱ یہ شعر مرثیہ کا حضرت امام کی تلوار کی کاٹ کی تعریف میں ہے کہ کافر کے جسم کا تو کیا ذکر ہے اوسکی روح ڈرتی ہوئی دوزخ ہی میں جا کر ٹھیری ۔

۱۲ استخوان مٹی میں ملنا۔ نام و نشان بالکل مٹ جانا۔ یعنی جو لوگ مٹی سے اتنی نفرت کرتے تھے کہ اسکا عطر بھی نہ لگاتے تھے۔ آخر کو مٹی ہی میں بے نام و نشان ہو گئے ۔

۱۳ چھتے پڑنا پسلوں میں پڑنا۔ تار تار ہونا۔ چادر مہتاب۔ چاندنی۔ ہمارے لوٹنے کا اثر چاندنی میں بھی ہو گیا

۱۴ زلف کو رات اور چہرہ کو دن قرار دیا ہے۔ دو نوں وقت ملتے پڑے رہنا منحوس سمجھا جاتا ہے اسواسطے بیمار بھی اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے ۔

۵۱ نقش پا سے یار پر رکھئے بھلا کیونکر قدم	ناسخ	سر سے چلنے کی ہے کوئے یار میں عادت ہمیں
۵۲ دم دے انہیں بھی کوئی انکا بھی دل پکائے	آتش	زاہد کمال اپنی ۔ شیخی بگھارتے ہیں
۵۴ آئی بہار تشنۂ مے ہوں پلادے بھول	ناسخ	اے مے فروش پڑ گئے کانٹے زبان میں
۵۵ تو نے بے غیرتوں کے کاٹے کان	شوق	سو نصیحت کروں نہیں کچھ دھیان
۵۶ خفا دم چاہنے والوں کے ہو نکلے غوطے کھا کھا کر	آتش	بہت کھٹ لائیگا وہ طفل خوش اسلوب دیپا میں
۵۷ تجلی گرے الٰہی مہاجن کی جان پر	یار علی	کیا پڑ گئیں کھٹائی میں کانوں کی بالیاں
لگا آتش جگر کو سوزِ الفت اب لاتا ہے	جرأت	لگاتا اسکو کہتے ہیں بجھاتا اسکو کہتے ہیں
۵۸ مشقت سے یسکہ ہیں کیا کوئی توڑا ہے خم	ناسخ	ٹوٹتے ہیں آج ساقی کچھ ہمارے ہاتھ پاؤں
۵۹ نہ لے رشکِ بہار آنکھیں بچھائے پشت پا تو	میر تقی	ہتھیلی پر اگر سرسوں ترے آگے جماؤں میں
۶۰ آگ اس داغ کو لگیو جو نمک سود نہیں		پھوٹے وہ آنکھ جو لخت جگر آلود نہیں
۶۱ دم نہ لے اے اثر آہ کہ معلوم ہوا		جنکو دم دیتے ہیں ہم وہ ہمیں دم دیتے ہیں
۶۲ تردامنی پہ شیخ ہماری نہ جا ابھی	میر درد	دامن نچوڑ دوں تو فرشتے وضو کریں
۶۳ روتے ہیں ریا سے جو کہ مجلس میں دبیر	دبیر	اشک نکلے بھی موتی ہیں مگر جھوٹے ہیں
۶۴ کارِ انگر کرتی ہے ہر نو ندرت پہ یارب	نوازش	کیا عجب گر ہوں ہرے داغ جگر سیاست میر
۶۵ زبان سنبھالو یہ منہ زور زبان غریبوں کی	״	خدا کی سوں کوئی تم سا بھی بدلگام نہیں

۵۱ نقش پا ہے ۔ پاؤں کا نقش جو زمین پر ہو جاتا ہے ۔ سر سے چلنا تعظیم و توقیر کرنا ۵۲ دم دینا ۔ فریب دینا ۔ دھوکہ دینا ۔ دل پکانا ۔ دکھ دینا شیخی بگھارنا ۔ ڈینگیں مارنا ۔ اپنی آپ تعریف کرنا ۵۳ زبان میں کانٹے پڑنا خشکی کے سبب بولنے کی طاقت نہ رہنا ۵۴ کان کاٹنا ۔ بہت چالاکی کرنا ۔ بڑھ جانا ۵۵ دم خفا ہونا ۔ مراد مرنے سے ہے کف لانا غصہ ہونا بگڑنا ۵۶ تجلی گرنا مصیبت پڑنا کھٹائی میں پڑنا ۔ توقف ہونا ۔ کام کا بہت دیر میں ہونا ۵۷ لگانا فتنہ و فساد کھڑا کرنا بجھانا ۔ فساد دور کرنا پانی ڈالنا ۵۸ ہاتھ پاؤں ٹوٹنا جوڑوں میں درد ہونا ۵۹ ہتھیلی پر سرسوں جمانا ۔ نہایت چالاکی کرنا یعنی ہر چیز میں کہ فرش کروں تو نظر ہی نہیں کرتا ۶۰ داغ عشق کا زخم ۔ نمک سود نمک لگا ہوا ۔ نمک سے زخم میں زیادہ درد ہوتا ہے ۶۱ دم نہ لے ۔ دیر مت کر دم دیتے ہیں دل جان قربان کرتے ہیں دم دیتے ہیں دوم دھوکہ دیتے ہیں لے آہ جلد برباد کر کیونکہ معشوق تو ہمکو دھوکہ دیتا ہے ۶۲ تردامنی گنہگاری ۔ دامن نچوڑنا ۔ توبہ کرنا یعنی اے شیخ میری گنہگاری کا کچھ خیال نہ کر اگر میں ابھی توبہ کروں تو فرشتہ بھی مجھسے کر تے ہیں وضو اس پانی سے کرتے ہیں جو مطہر یعنی دوسرے چیز کو پاک کر دینے والا ہو ۶۳ اے دبیر جو لوگ مجلس ماتم حسن و حسین میں لوگوں کو دکھلانے کو روتے ہیں انکے آنسو جھوٹے ظاہر میں چکدار مگر بیچے ۱ بہتے ہیں ۶۴ کار انگر جلاتا ہے داغ ہرے ہونا زخم کا ہرا ہونا ۶۵ زبان سنبھالنا ۔ سوچ کر گفتگو کرنا ۔ منہ زوری ۔ زبردستی بدلگام منہ پھٹ جو چاہے کہہ دے برا بھلا نہ سوچے ۱۲

جو تو وہ گُل ہے کہ عالَم کے دلمیں ہے تری جا		تو سب کی آنکھ میں کھٹکا کیا وہ خار ہوں میں
بشکلِ مہر ہے گردش ہی ہمکو سارے دن	جرات	جو تم پھر آؤ تو پیارے پھریں ہمارے دن
نہیں ہے تیرے مریضانِ ہجر کا چارہ	″	اب اپنی زیست کے بھرتے ہیں یہ بچارے دن
اُٹھایا داغِ گل افسوس تمنے دل پہ سرور (تخلص)	سرور	میں تم سے کہتا تھا گلشن (دنیا) کو کچھ قیام نہیں
لوں بوسہ زلف کا تو دبائے گلا اجل		پھانسی ملے مجھے جو ختن میں خطا کروں
اے اہلِ بزم میں بھی مرقع میں دہر کے	میر سوز	تصویر ہوں ولے لبِ حسرت گزیدہ ہوں
ترکِ دنیا کا سوچ کیا ناسخ (تخلص)!	ناسخ	کچھ بڑی ایسی کائنات نہیں
وہ اور ہوگی وقتِ سحر ہو جو مستجاب (مقبول)	میر تقی	شرمندۂ اثر تو ہماری دعا نہیں
اُستاد کے دم سے چمنِ حسن ہے سرسبز	امانت	میں واسطے طاؤس کے داغِ جگری ہوں
زندگی کا ہے مزا ایسی ملاقاتوں میں	″	جو چلے مجھ سے بگھارو نہ ذرا باتوں میں
مدتوں ہمنے نکالا وصل میں دل کا بخار	″	فرقتِ دلدار میں ہے تپ کی باری اندنوں
خدا اُس پاس یہ ڈھونڈے جنگل میں	.	ڈھنڈورا شہر میں لڑکا بغل میں
اندھیر ہے لگاؤں جو اُس شمعرو سے لو	.	پروانہ غیر ہووے میں جلا کروں
انصاف ہو بتوں سے نہ میرا جو ہاتھوں ہاتھ	.	آگے خدا کے حشر میں محشر بپا کروں

۱ سبکے دل میں جگہ ہونا یعنی مقبول و منظور ہونا - آنکھوں میں کھٹکنا - بُرا معلوم دینا ۲ دن پھرنا - اچھے دن آنا - نصیب جاگنا ۳ زندگی کے دن بھرنا - دکھ میں دن کاٹنا مشکل سے دن پورے کرنا ۴ داغ اُٹھانا - رنج اُٹھانا گلا دبانا - گلا گھونٹنا - مارنے کو تیار ہونا - ختن کا مشک مشہور ہے یہاں زلف سے خوشبو مراد لی ہے - تو زلف کا بوسہ لینا - ختن کے مشک نافہ کو چھونا قرار دیا ہے ۵ مرقع تصاویر خانہ لبِ حسرت گزیدہ (افسوس سے لب کاٹتے ہوئے) یعنے سوائے حسرت کے کچھ نصیب نہیں ہوا ۶ کچھ بڑی چیز نہیں جسکا چھوڑنا مشکل معلوم دیوے ۷ وقتِ صبح بڑا متبرک وقت اور دعا مقبول ہونے کا وقت ہے لیکن ہماری دعا اثر کا احسان نہیں اُٹھاتی یعنی قبول نہیں ہوتی - ۸ داغِ جگری جگر کا داغ جو مٹ نہیں سکتا مور کے پروں پر داغ ہوتے ہیں یعنی مور میرا حسن دیکھکر جلتا ہے ۹ جو چلے بگھارنا ناحق انکار کرنا اور دل میں خواہش رکھنا +

۱۰ دل کا بخار نکالنا - دل کی خواہش پوری کرنا +

۱۱ لو لگانا - عشق کرنا پروانہ ہونا - عاشق ہونا جان دینا +

۱۲ ہاتھوں ہاتھ - بہت جلد - محشر بپا کرنا - شور و فریاد کرنا - فتنہ اُٹھانا +

ردیف و

سراسر خاک میں لے غافلو آثار ہستی کے [۱]	ظفر	حباب آسا ہوا پر ہے یہ بنیادِ بشر دیکھو
آگے لبوں کے تیرے بھرتا ہے قند پانی [۲]	″	ایسی کہاں ہے لذت آبِ زلال میں ہو
دلا نہ بن مگس قابِ منعمانِ جہاں [۳]	″	یہ مکھی چوس نہیں چھوڑتے مگس میں لہو
اترنے پایا گلے سے نہ میرے جرعۂ مے [۴]	″	کہ شب اترنے لگا دیدۂ عسس میں لہو
پری کو حسن سے اس حور وش کے کیا نسبت [۵]	″	کہ وہ پری سے نہ اپنے کبھی دُھلائے پانو
اشک وہ طفل ہے رکھے نہیں جس اوت کے پانو [۶]	″	چشم پہچان لے تو پالنے میں پوت کے پانو
دیکھیو تم گر ترک تازی اپنی چشم مست کی [۷]	″	تو یقیں ہے اسکو بھی پانچوں سواروں میں گنو
جو ہیں تقدیر کے سایہ میں وہ تدبیر والوں کو [۸]	″	یہ کہتے ہیں کہ چھپر پر تم اس تدبیر کو رکھدو
ٹھوکروں ہی میں اڑاوے وہ خرام ناز سے [۹]	″	اسکی قامت کیجے جو آجائے قیامت روبرو
چوکڑی بھول گیا سامنے آنکھوں کے ترے [۱۰]	″	اسقدر بھول گئے دیکھ کے آہو کے پانو
سنگلاخ ایسی ظفر کی ہے زمیں یہ تم سے [۱۱]	″	جو قدم اسمیں رکھیگا وہ ترے چھو کے پانو
جو کوچے تیغ ستم سے ہوں اپنے کٹوا لئے [۱۲]	″	تو رکھیں کوچہ میں ہم اس ستم شعار کے پانو
گڑ کے سو بار اکھڑ جاتے ہیں تدبیر کے پانو [۱۳]	″	لیک لغزش نہیں کرتے کبھی تقدیر کے پانو

۱ ہوا پر بنیاد ہونا - بالکل ناپائدار اور خالی - بلبلا بھی پانی میں ہوا بھرنے سے پیدا ہوتا ہے اور ہوا نکلنے سے ٹوٹ جاتا ہے - ۲ پانی بھرنا - غلامی کرنا - شرمندہ ہونا مطلب یہ کہ تیری لب کا ذائقہ اور صفائی و شیریں پانی سے بھی زیادہ شیریں ہیں ۳ قاب کی مکھی بننا - دولتمندوں کے کھانے کا لالچی بننا - کھانے کی خاطر دولتمندوں کے در جھانکنے - مکھی چوس - نہایت کنجوس - مکھی میں بھی لہو نہ چھوڑنا - ذراسی چیز بھی نہیں چھوڑتے - کچھ بھی دوسرے کو نہیں دیتے - ۴ آنکھوں میں لہو اتر آنا - نہایت غضبناک ہونا ۵ پاؤں نہ دُھلانا - اپنے پاؤں دھونے کی خدمت کے لائق بھی نہ سمجھنا - حقارت سے دیکھنا ۶ اوت بے اولاد و ناسمجھ احمق - پالنا - جھولا - آنسو پیدا ہوتے ہی نیچے گر پڑتا ہے اسیواسطے اسکو اوت کہا گیا کیونکہ وہ لاولد مر گیا اور اسیوجہ سے اسکو بے پاؤں بتلایا گیا ۷ ترک تازی - ترکوں کی مانند لوٹنے کے واسطے حملہ کرنا - پانچوں میں سواروں میں گنتا - خواہمخواہ بہادروں میں گنتا ۸ تقدیر کے سایہ میں - تقدیر کے ماننے والا - چھپر پر رکھنا - بالائے طاق رکھنا - پروا نہ کرنا ۹ ٹھوکروں میں اڑانا - کچھ عزت نہ سمجھنا مطلب یہ کہ جو قیامت اسکی نازکی چال سے اٹھتی ہے اسکے روبرو قیامت بھی ہیچ ہے ۱۰ چوکڑی بھول جانا گھبرا جانا - ہوش و حواس جاتے رہنا - پاؤں بھول جانا - خوف کے مارے گھبرا جانا - حیران ہونا ۱۱ سنگلاخ - پتھریلی اور سخت زمین ایسی بحر جس میں شعر کہنے مشکل ہوں - پاؤں چھو کے - قدموں کو پکڑ کے - گرو مانکر مطلب یہ کہ اس بحر میں ظفر جیسے شعر دوسرا شخص نہیں بنا سکتا ۱۲ کوچے کٹوانا - ایڑی اور ٹخنے کے بیچ میں سے دونوں پاؤں کٹوا دینے لنگڑا بننا - ستم شعار - ظالم ۱۳ پاؤں گڑنا پاؤں جمنا - مستقل ہونا - پاؤں اکھڑنا - ٹھہراؤ اور جماؤ نہ رہنا۔

صحبت[۱] تمہیں جو غیر سے لیل و نہار ہو	ظفر	پھیر مجھ سے کیونکہ آپ کی صحبت برآر ہو
کرتی[۲] بھلوں کے ساتھ برائی بھلی نہیں	"	نقصان اُسیکا ہو جو کہ کھوٹا کھرے سے ہو
زمیں[۳] پہ خاک جمیں تیرے خاکسار کے پانو	"	ہوا کے دوش پہ ہوتے ہیں ہاں غبار کے پانو
شراب[۴] خانے سے جائے یہ مست اُٹھکے کہاں	"	کہ ساقیا نہیں ہوتے شرابخوار کے پانو
دوستو[۵] تمکو چبانے ہوں جو لوہے کے چنے	"	آؤ ان آہن دلوں سے دل لگا کر چاہ جاؤ
ظفر[۶] وہ کونسا دانا جہان میں ہے کہ جسے	"	اِس آسیا سے فلک نے نہ پیس مارا ہو
اِس[۷] زمانہ کے چکنے چیٹروں میں	"	تم بھی چکنے گھڑے نہ پھیرو
زمیں[۸] پہ رکھتے نہ تھے جو کہ اپنی زور میں پانو	"	وہ اب ضعیف ہیں لٹکائے بیٹھے گور میں پانو
جو[۹] دل میں ہو نہ کتر بیونت اور کچھ منظور	"	تو دیکھکر ہمیں رستہ نہ تم کترکے چلو
برق[۱۰] بھرا جائے آہ پر شرر کے روبرو	"	ابر کی جھڑ جائے شیخی چشم تر کے روبرو
عزیزوں[۱۱] میں نہیں پاتے ذرا ہم لو محبت کی	"	سفید ایسا زمانہ نے کیا یکبار لوہو کو
بادبندی[۱۲] سے نہ تم باد کا جھکڑ باندھو	"	بادلو بات کا بیٹھے نہ تبنگڑ باندھو
بیٹھے[۱۳] ہو احمقو کیا انجم گردوں پہ دانت	"	یہ تو وہ دانے نہیں تم جنکو دلکر پھینکدو

[۱] صحبت برآر ہونا - صحبت موافق ہونا [۲] کھرے سے کھوٹا ہونا - بھلے مانس کے ساتھ برائی کرنا [۳] ہوا کے کندھے پر ہونا ناپائدار و کمزور ہونا - ظاہر ہے کہ غبار ہوا کے اوپر ہی اُڑا کرتا ہے - یہاں اپنے آپ کو بباعث ضعف غبار سے استعارہ کیا ہے [۴] پانو نہ ہونا - چلنے کی طاقت نہ ہونا [۵] لوہے کے چنے چبانا - نہایت سخت اور مشکل کام میں پھنسنا - آہن دل یا سنگدل - نہایت بے رحم [۶] آسمان کو بباعث گردش کرنے کے چکی سے تشبیہ دی ہے - پیس مارنا - برباد کر دینا دانا - کیا اچھا لفظ باندھا ہے [۷] چکنے چیٹرے - بنے سنورے - عمدہ پوشاک پہنے ہوئے - چکنے گھڑے - بے شرم - بے حیا [۸] زمین پہ پاؤں نہ رکھنا - نازاں ہونا - اکڑ مکڑ کر چلنا - گور میں پاؤں لٹکائے بیٹھنا - قریب مرگ اور نہایت ضعیف ہونا + [۹] کتر بیونت کاٹنا چھانٹنا - کم و بیش بتلانا - غبن کرنا + رستہ سے کترانا راستہ چھوڑ کر سیدھے راستہ جانا - الگ الگ جانا [۱۰] بھرّانا کانپنا - شیخی جھڑ جانا - غرور ٹوٹنا - مطلب یہ کہ میری آہ بجلی سے زیادہ جلا دینے والی اور میری آنکھ بادل سے زیادہ برسنے والی ہے [۱۱] عزیز پیارا - رشتہ دار - دوست + لوہو سفید کرنا محبت کھو دینا [۱۲] بادبندی ہوا کا بند ہونا + جھکڑ تیز ہوا چلنا - بات کا بتنگڑ باندھنا ذرا سی بات کو بہت طول دینا - ذرا سے رنج کو ایک بڑا فساد ظاہر کرنا - چونکہ موسم برسات میں ہوا بند ہونے کے بعد زیادہ بادل ہوتے اور اکثر آندھی اور مینہ آیا کرتا ہے اسی مضمون کو یہاں پورا کیا ہے [۱۳] انجم (ستارہ) جو بشکل دانہ ہوتا ہے - دانت پیسنا خفا ہونا - بدلا لینے کا ارادہ کرنا - دلکر پھینک دینا تباہ و برباد کر دینا +

مصرع اول	شاعر	مصرع دوم
ہو وہی جانبر جسے دے شربتِ دیدار تو	ظفر	اِک انار اور سیکڑوں بیمار ہیں کس کس کو دو
جو مرے قتل کا ہے قصد تمکو بسم اللہ	؍؍	پھر [illegible] تیغ بکف ہو کے آستیں کھینچو
سر اک سخن پہ نہ میری زبان تو پکڑو	؍؍	رقیب ہو آگے مرے کان تو [illegible] پکڑو
یوں نزاکت سے گراں ہے [illegible]	ناسخ	[illegible] رات بھاری [illegible]
ہیں جو خونریزوں کے عاشق شاد رہتے ہیں	؍؍	رات ہنستے میں نے دیکھا ہے لبِ سوفار کو
اِک تمناے جوانمردی ہے ناسخ ترکِ عشق	؍؍	[illegible] تیغ میں [illegible] ہم آپ [illegible] تلوار کو
ہاں مدِ مقابل ہو تو ہتھیار نہ ڈالو	آتش	میدان ترقی کی زمیں سر پہ اٹھا لو
نہیں راس یاں چار پیسے کسیکو	حالی	مبارک ہوں پر چیونٹی کو
چلتے ہو زمانے میں زمانے کے خلاف	شوق	الٹی گنگا بہانے والو
اِن آپ کے لوگوں سے بگڑ ہم نہیں سکتے	انشا	کیا کیجے جو پتھر کے تلے ہاتھ دبا ہے
دوستو انشا کے رونے کو نہ دیکھو آنکھ کھول	؍؍	پھوٹ بہنے دو کہیں اسکے پھپھولے کو ہوا
مت پنجہ جھاڑ کر تم پٹ چل پڑے سرک	؍؍	بس لے ہٹو ہو چکا مرے جی کا وبال تو
اے شیخ مجھکو کچھ نہیں طوبیٰ کی آرزو	؍؍	سایہ میں اسکے بیٹھ کے ہو جو نہال تو

۱؎ جانبر ہونا - تندرست ہونا - مہلک مرض سے نجات پانا - ایک انار اور سیکڑوں بیمار - ایک چیز اور بہت سے اسکے خواہشمند [illegible]
۲؎ بسم اللہ - شروع کرو - آستین چڑھانا - قتل کرنیکو تیار ہونا - تیغ بکف - ہاتھ میں تلوار لیے ۳؎ زبان پکڑنا - [illegible]
کان پکڑنا - توبہ کرنا - کسیکے کمال کا قائل ہونا - کسیکو استاد ماننا ۴؎ رات بھاری ہونا - رات کا ٹنا مشکل ہوجانا ۵؎ خونریز [illegible]
عاشق - ظالم - سوفار - تیر کا منہ آگے سے کھلا ہوا ہوتا ہے اسکو لب سے تشبیہ دی ہے ۶؎ مدِ مقابل - برابر کے - ہتھیار ڈالنا - شکست
کھانا - ہمت ہارنا - زمین سر پر اٹھانا - شور و فریاد کرنا مطلب یہ کہ ہمت نہ ہارو اور ہر ایک کام میں دوسروں کی طرح ترقی کرو -
۷؎ راس ہونا - موافق آنا - سفید پڑنا - مبارک آنا - مطلب یہ کہ سفلہ اگر دولتمند ہوتا بھی ہے [illegible]
لگتے ہیں جس طرح چیونٹی کے پر نکلنے سے موت کے دن قریب آجاتے ہیں ۸؎ الٹی گنگا بہانا - دستور کے خلاف کام کرنا -
۹؎ بگڑنا - غصہ کرنا - بگاڑ پیدا کرنا - پتھر تلے ہاتھ دبنا - زبردست کے قابو میں آنا - بے بس ہونا - وقت میں پھنسنا ۱۰؎ [illegible]
کا پھوٹ بہنا - اسکے مواد اور پیپ وغیرہ کا نکلنا - یعنی انشا کو اچھی طرح دل کھولکر رو لینے دو تاکہ دل کا [illegible]
۱۱؎ پنجہ جھاڑ کر چمٹنا - نہایت تنگ کرنا - متواتر سخت سست کہنا - جی کا وبال - دکھ دینے والا ۱۲؎ طوبیٰ - [illegible]
کی یعنی زیادہ خوشبودار و پاک و عیش و خوشی اور تمام درخت بہشتی کا کہ بہشت کے ہر ایک درجہ میں اسکی شاخیں پہنچتی ہیں اور
اس سے قسم قسم کے میوے اور خوشبوئیں حاصل ہوتی ہیں - نہال ہونا - آسودہ حال ہونا - دولتمند ہونا - یہاں طنزاً
کہا ہے کہ ہمیں اسکی ضرورت نہیں +

[۱] پھینک کر شیشۂ دل ہاتھ سے کہتا ہے وہ مست	ذوق	کیا بنایا تھا ہتھیلی کا پھپھولا ہم کو
[۲] سر قدم پاؤں میں سر رکھتے ہیں خارِ سرِ دشت	″	اے جنوں تو نے تو کانٹوں میں گھسیٹا ہم کو
[۳] دیکھیا آخر کو نہ پھوڑے کی طرح پھوٹ بہے	″	ہم بھرے بیٹھے تھے کیوں آپ نے چھیڑا ہم کو
[۴] ہم سفر ہو نہ سکا کوئی بھی اپنا لیکن	″	جادہ پہنچانے گیا تا لبِ دریا ہم کو
[۵] سنگدل تین دن اب گور میں بھی بھاری ہیں	″	ہے سوم تیرے آنے کا جو دھڑکا ہم کو
[۶] ہم تبرک ہیں بس اب کر لے زیارت مجنوں	″	سر پہ پھرتا ہے لئے آبلۂ پا ہم کو
[۷] جو سوتی بھڑ کو باعثِ غوغا جگائے تو	″	دروازہ گھر کا اُس سگِ دنیا سے بھیڑ تو
[۸] سگِ دنیا پسِ مردن بھی دامنگیرِ دنیا ہو	″	کہ اُس کتے کی مٹی سے بھی کتا گھانس پیدا ہو
[۹] تم تو صاحب کبھی نہیں روٹھتے ہو		سیدھی بات تو نہ ٹیڑھے ہوتے ہو
[۱۰] اک ذرا ہٹ کے بیٹھو منہ نہ بناؤ	شوق	کہے جو کوئی بھی تجھے تھی سے کھاؤ
[۱۱] آنکھیں سفید ہو چلی ہیں راہ دیکھتے	میر	یارب اُنہوں کا ہوگا ادھر بھی گزر کبھو
[۱۲] نظروں سے بتوں کے گر پڑا تھا مومن	مومن	صد شکر اُٹھا لیا خدا نے مجھ کو

[۱] ہتھیلی کا پھپھولا - وہ چیز جو ذرا سی ٹھیس سے ٹوٹ جاوے [۲] کانٹوں میں گھسیٹنا - گنہگار بنانا - تکلیف دینا مطلب کہ اسے کانٹو تم ہمیرے پاؤں پڑ کر مجھکو گنہگار نہ بناؤ +

[۳] پھوٹ بہنا - پھوڑے کا پھوٹ کر مواد یعنے لہو پیپ وغیرہ نکلنا - رو پڑنا - گریہ کو ضبط نہ کر سکنا - بھرے بیٹھنا - غصے میں ہونا - آمادہ موجود ہونا [۴] ہمسفر - راستہ کا ساتھی - جادہ باریک اور تنگ راستہ پیدل چلنے کا یعنے میرا راستہ کا ساتھی اور تو کوئی نہ ہوا صرف ایک راستہ تھا وہ بھی صرف دریا کے کنارہ تک کیونکہ دریا میں راستہ نہیں رہتا [۵] سنگدل - بیرحم - تین دن گور میں بھی بھاری ہیں - مر کر بھی دنیا کے بکھیڑوں سے نجات نہیں ملتی - کیونکہ تین دن تک فرشتے حساب لیتے ہیں - سوم - تیجہ - تیسرے دن کی مردہ کی فاتحہ - دھڑکا - خوف مطلب یہ کہ قبر کے حساب کتاب سے نہیں بلکہ تیرے تیجہ میں آنیکے سبب سے مجھے ہر وقت ڈر رہتا ہے [۶] تبرک - برکت لینا اور وہ چیز جس سے برکت لیجائے اور قاعدہ ہے کہ تبرکات کو سر پر اُٹھا کر لوگوں کو زیارت کراتے پھرتے ہیں چونکہ آبلہ پاؤں میں ہے اسواسطے کل جسم گویا آبلہ کے سر پر اُٹھایا ہوا ہے +

[۷] سوتی بھڑ کو جگانا - دبے ہوئے فساد کو کھڑا کرنا - سگِ دنیا - لالچی - حریص آدمی [۸] کتا گھانس - ایک قسم کا گھانس ہوتا ہے جیسکے ایک خوشہ چھوٹا سا نکلتا ہے اور اُس خوشہ کے روئیں بدن کو چمٹ جاتے ہیں - دامنگیر ہونا چمٹ جانا مطلب یہ کہ لالچی آدمی کو مرنے کے بعد بھی دنیا کا ہی خیال رہتا ہے یہانتک کہ اُسکی مٹی سے کتا گھانس ہی پیدا ہوگا جو کتے کی طرح لوگوں کو چمٹ جاتا ہے [۹] ٹیڑھے ہونا - اکڑنا - ناراض ہونا [۱۰] ہٹ کے بیٹھو - اس خیال کو دور کرو +

[۱۱] آنکھیں سفید ہونا - رونے کی کثرت یا نہایت انتظار سے آنکھوں کی سیاہی جس سے دیکھتے ہیں جاتی رہنا - راہ دیکھنا - انتظار کرنا - [۱۲] نظروں سے گرنا - ذلیل ہونا - خدا نے اٹھا لیا - مر گیا +

[۱] بیٹھنے دیتے نہیں آبلۂ پا ہم کو		پاؤں پڑ پڑ کے لئے جاتے ہیں صحرا ہمکو
[۲] سوئے اندوہ و یاس و حرماں ہوا نہ حال جہاں نے ہمکو		اُٹھائیں کاندھے پہ بار ہستی سفر بہتر ہے یہاں سے ہمکو
[۳] لگے زمیں پہ اب سب اُتارنے ہم کو	نوازش	یہ دن دکھائے ترے انتظار نے ہمکو
[۴] گل خندہ زن ہے چہچہے کرتی ہے عندلیب	سرور	پھولی ہوئی چمن میں کہیں زعفراں نہ ہو
[۵] ہستی عدم سے ہے مری وحشت کی اک چھلانگ	″	اے زلف یار پاؤں کی تو بیڑیاں نہ ہو
[۶] لینا بجائے فاتحہ تربت پہ نام یار	″	مرنے پہ یہ خیال ہے وہ بدگماں نہ ہو
[۷] اللہ رے بیحسی کہ جو دریا میں غرق ہوں	″	تالاب کی طرح کبھی پانی رواں نہ ہو
[۸] کسے تیغ جفائے چرخ سے امید ہنسنے کی +	نوازش	جو ہووے بھی تو ہاں شاید دہان زخم خنداں کی

ردیف ہائے ہوز

[۹] وہ بلا زلف ہے کالی تری وہ سم والی	ظفر	دیکھکر جسکو گئے دانت یہاں سانپ کے بیٹھ
[۱۰] دیتے وہ لب شیریں سے ایسے تلخ جواب	″	اگرچہ زہر اُگلتا نہ میں سوال میں کچھ
[۱۱] آئینہ کو تم اگر منہ نہ چڑھاؤ اپنے	″	تو نہ ہو اُسکو کہیں منہ بھی دکھانے کی جگہ
[۱۲] سینہ پہ دھر کے دیکھ ذرا ایکبار ہاتھ	″	یہ حال ہے کہ اُچھلے ہے دل چار چار ہاتھ

۱ بیٹھنے نہ دینا - دق کرنا - کسی بات کے کرنیکو بار بار کہنا - پاؤں پڑ پڑکے - نہایت خوشامد کرکے اور آپ لے پاؤں ہی میں پڑتے ہیں ۲ کاندھے پر بوجھ اُٹھانا - سفر کرنیکو تیار ہونا ۳ زمین پر اُتارنا - مرنے کے وقت ہندو مردہ کو چارپائی سے زمین پر لٹا دیتے ہیں - یہ دن - مراد مصیبت کے دنوں سے ہے ۴ چہچہا کثرت سے زعفران ہوا اُسکی تاثیر سے لوگوں کو ہنسی بہت آتی ہے ۵ وحشت لوگوں سے نفرت اور بھاگنا مطلب یہ کہ میری وحشت اسقدر بڑھی ہوئی ہے کہ ہستی سے عدم تک میری صرف ایک چھلانگ ہوتی ہے پس زلف میری بیڑیاں نبکر مجھکو نہیں ٹھیرا سکتی ہیں تو جنگلوں کو بھاگ ہی جاؤنگا ۶ فاتحہ شروع نام کو سورۂ اول قرآن کا مجازاً مردہ کی قبر پر جاکر کچھ کلام الٰہی پڑھکر اُسکو بخشنا اور اُسکے لئے بخشش کی دعا مانگنا مطلب یہ کہ بجائے فاتحہ میری قبر پر یار کا نام لینا رہ یہ نہ سمجھے کہ مرکر اسنے میرا عشق چھوڑ دیا ۷ اللہ رے کلمہ تعجب مفید معنی عظمت - بے حسی حرکت نکرنا مطلب یہ کہ عشق کی سوزش اور غم سے ایسا بیہوش اور بے حس و حرکت ہوں کہ میرے اثر سے دریا کا پانی بھی بے حس و حرکت مثل تالاب کے پانی کے ہو جاوے ۸ زخم خنداں - ہنستا ہوا زخم کا منہ کھلا ہوا جسسے ہو کہ مرد کی مانند معلوم ہوتا ہے ۹ دانت بیٹھ جانا - غش آنے کے سبب دانتوں کا بھنچ جانا - دانتوں کا زبان میں بیٹھ جانا - مطلب یہ کہ تیری زلف جیسی سیاہی اور زہر سانپ میں بھی نہیں ہے +

۱۰ تلخ جواب دینا - کڑوا جواب دینا - ناراض ہونا - زہر اُگلنا - فتنہ انگیزی کرنا - دل کا بخار نکالنا +

۱۱ منہ چڑہانا - بے ادب اور گستاخ بنانا - منہ دکھانے کی جگہ ہونا - نہایت شرمندہ ہونا +

۱۲ چار چار ہاتھ اُچھلنا - نہایت مضطر اور بیقرار ہونا +

زلف کو مصحفِ[۱] رخسار سے اپنے سر کا	ظفر	کہ وہ ہندو ہو اُسے کیا کام ہے قرآن کے ساتھ
کوئی صورت نہیں ایسی کہ پسیجے[۲] کافر	″	دم صنم کا مرے کیا سنگ ہے[۲] اللہ اللہ
گوشۂ عافیت[۳] بہت تنگ ہے	″	بیٹھنا ہے اگر سمٹ کر بیٹھ
میں کہوں[۴] توبہ مے سے جھوٹ نہ بول	″	توبہ کر زاہدا معاذ اللہ
چل پرے[۵] ہٹ مجھے نہ دکھلا منہ	مومن	اے شبِ ہجر تیرا کالا منہ
شبِ غم[۶] کا بیان کیا کیجے	″	ہے بڑی بات اور چھوٹا منہ
ہاتھ[۷] دیتے تو ہوا اب ہاتھ میں یہ	مومن	کان پر رکھیے گا پھر نام سے ہاتھ
وہ جو تھا[۸] ایک ڈھوروں کا گلہ	حالی	گراں کر دیا اُسکا عالم سے پلہ
ہر اک[۹] سانچے میں جا کے ڈھل جاتے ہیں	″	جہاں رنگ بدلا بدل جاتے ہیں وہ
دیتا[۱۰] ہے وہ دمباز جو دم اور زیادہ	ذوق	شیشے کی طرح پھولے ہیں ہم اور زیادہ
ہستی[۱۱] تنک مایہ نے کچھ پھونک کا ہے ایسا	″	اُبھرے ہے حباب لب جو اور زیادہ
جو پیٹ[۱۲] کے ہلکے ہیں پچے بات کب اُن سے	″	روکیں تو ابھر جائے شکم اور زیادہ

(۱) مصحف - وہ کتاب جس میں بہت سے رسالے اور صحیفے جمع ہوں اسیواسطے قرآن مجید کو کہتے ہیں - کیونکہ اُس میں انجیل و توریت وغیرہ اور کل سابقہ آسمانی کتابوں کا مجموعہ ہے - شاعر لوگ معشوق کے چہرہ کو اُس سے تشبیہ دیتے ہیں اور زلف کو بباعث سیاہی اور فتنہ انگیزی کے ہندو قرار دیا ہے (۲) پسیجنا - نرم دل بننا - رحم کرنا - دل سنگ - نہایت بے رحم (۳) گوشۂ عافیت تنگ ہونا - آرام بہت کم ملنا - سمٹ کر بیٹھنا - تھوڑی سامان پر قناعت کرنا (۴) میں کہوں - بطور استفہام انکاری یعنی ہرگز توبہ نہیں کر سکتا توبہ کرنا - باز آنا - معاذ اللہ خدا سے پناہ مانگتا ہوں - کسی بڑے کام کے وقت کہا کرتے ہیں (۵) مجھے منہ نہ دکھلا - میرے پاس ہرگز نہ آنا - تیرا کالا منہ ہو - کلمۂ بد دعا - کالا منہ کرکے نکالا جائے - تو بدنام ہووے رات کالی ہوتی ہی ہے (۶) چھوٹا منہ بڑی بات اپنے حوصلہ سے بڑھکر بات کہنا - چھوٹا ہوکر بڑوں کی عیب گیری کرنا - مطلب یہ کہ شب غم کا بیان پورا پورا کرنا ناممکن ہے +

(۷) ہاتھ میں ہاتھ دینا - ہاتھ ملانا - خوشی ظاہر کرنا - کان پر ہاتھ رکھنا - مکر جانا - بیخبری بیان کرنا +

(۸) ڈھور - چوپایہ ڈنگر - ڈھوروں کا گلہ - تمام بیوقوف جاہل - پلہ گراں کر دینا - سب سے بڑھا دینا +

(۹) ہر ایک سانچہ میں ڈھلنا - ہر ایک موقعہ کے موافق کام کرنا - رنگ بدلنا - حالت بدلنا (۱۰) دم باز - مکار - فریبی پھولنا - اترانا - گھمنڈ کرنا - قاعدہ ہے کہ شیشہ بہت پھولتا ہے ذرا سے شیشہ سے قسم قسم کے شیشہ پھلا کر بنا لیے جاتے ہیں

(۱۱) تنک مایہ - تھوڑی دیر کی - پھونکنا - کان میں کچھ کہکر بہکانا - کسیکی بدگوئی کرنا - ابھرنا - غرور کرنا (۱۲) پیٹ کے ہلکے وہ نہ پچ سکے - بھید ظاہر کردینیوالا - شکم ابھر جانا - پیٹ پھول جانا +

کھاتا ہے اس مزے سے غم عشق میرا دل	ذوق	جیسے گرسنہ مار کے لقمہ پہ ہاتھ
ناخن[2] دیے خدا نے تجھے اے پنجۂ جنوں	״	ٹک آپ سے اڑا دے جسم کے پیرہن کے ساتھ
جیبوں[3] کی جیب دری پہ ہیں خوب چلتے ہاتھ	״	سارک سینے سے کبھی کچھ تو لے چلتے ہاتھ
فقیر وجد[4] میں گر ہاتھ اٹھائے عالم سے	״	تو پہنچے عرش پہ وہ دکھ دے تو اپنے ہاتھ
ڈالے[5] جب آہ نے مری جھاڑ اور پہاڑ	انشا	یکبار گالیوں کا دیا ان نے جھاڑ باندھ
جوڑی[6] جوان نے تجھ سے تو توڑی رقیب سے	״	انشا تو اپنے یار کی یہ توڑ جوڑ دیکھ
انشا[7] کہیں نہیں یہ دل مزاجی تو کڑھا مت	״	مت ہاتھ کو اس طرح سے تو سر پہ دھر بیٹھ
تم[8] اور بات مانو۔ اجی سب نظر میں ہے	״	دانتوں تلے زبان دبا کر قسم کے ساتھ
بجلی[8] کو چھیڑ۔ قدم معدن سیماب رکھ	״	ہاتھ لیکن نہ کسی کے دل بیتاب پہ رکھ
کس سے[9] پوچھوں گم ہوا ہے دل مرا زلفوں کے بیچ	میر	ایک شانہ تھا سو وہ بھی تیل میں ڈالے ہے ہاتھ
بجز[10] آب گھر چلے دستر خوان کر +	بحر	یار نے تجھ کو کھلایا اپنے ساتھ
دامن[11] چھڑا کے جب سے گیا ہے وہ بیوفا		دانتوں سے کاٹتا ہوں میں بے اختیار ہاتھ
جن[12] ڈھونڈا تن پائیاں گہرے پانی بیٹھ		میں بپوری ڈوبن ڈری رہی کنارے بیٹھ

[1] ہاتھ مارنا - جلد جلد اور بڑا بڑا لقمہ کھانا [2] جیب دری - گریبان پھاڑنا - خوب ہاتھ چلنا - جیب کے پھاڑنے میں استاد ہونا

[3] ناخن دینا - قدرت اور طاقت دینا۔ ٹکڑے ٹکڑے اڑا دینا - پہاڑ پہاڑ کر یا توڑ کر ریزہ ریزہ کر دینا +

[4] وجد - غمگین و دیوانہ مجازاً خدا کے عشق کی لذت میں بیہوش ہونا۔ ہاتھ اٹھانا - ترک کرنا - عرش پہ پہنچنا - مراد عالی مرتبہ ہونے سے ہے [5] جھاڑ اور پہاڑ باندھنا - مراد ان کو برباد اور تباہ کرنے سے ہے۔ گالیوں کی جھاڑ باندھنا - لگاتار گالیاں دیئے جانا [6] کڑھانا - جلانا - ناراض کرنا - سر پہ ہاتھ دھرنا - خالی ہاتھ اور نکما ہو بیٹھنا [7] پہلے مصرعہ میں استفہام انکاری یعنی تم ہرگز نہ مانوگے - دانتوں تلے زبان دبا کر قسم کھانی - فریب یا ہنسی سے جھوٹی کھانی [8] معدن - کان - مطلب یہ کہ بجلی اور پارہ کی کان میں اس قدر اضطرابی اور بیقراری نہیں ہوتی جتنی عاشق کی بیقراری دل میں +

[9] زمانہ جاہلیت میں دستور تھا کہ مجرم اپنی سچائی ثابت کرنے کے واسطے گرم گرم تیل میں ہاتھ ڈال دیتا تھا۔ اگر ہاتھ نہ جلتا تو مجرم سچا ورنہ جھوٹا اسی سبب سے سخت قسم کھانا - قسم کھا کر انکار کرنا +

[10] دستر خوان کرنا - نیاز یا منت ادا کرنا - غربا کو کھانا کھلانا + [11] دانتوں سے ہاتھ کاٹنا - نہایت افسوس کرنا +

[12] جس طرح گہرے پانی میں بیٹھ کر جیسے نہایت تکلیف اٹھا کر کوشش کی اس نے اپنا مطلب حاصل کر لیا میں عاجز ڈوبنے سے ڈر کر کنارے بیٹھ رہی +

ردیف یائے معروف

وہ شیرِ نیستانِ شجاعت ہے ظفر تو	ظفر	زہرہ ہوا رستم کا تری دھاک سے پانی
تو بنا ظاہر پہ ایسا ہے کہ باطن کچھ نہیں سکا	״	مثل مشہور ہے سندی کہ منہ چکنا شکم خالی
لکھی تفسیر مصحف کی یا رو حاشیہ پر یہ	״	زیادہ کیوں ہوا خط سے خوبی روئے جاناں کی
نالۂ دل سے ظفر کے اک سلائی نیل کی	״	تیری آخر آسماں پیر آنکھوں میں پھری
خوش ہے جسے کہ غم نہیں انجام کار کا	״	اندیشۂ مآل میں عاقل پہ بن گئی
محنت سے ہے عزت کہ زمانہ میں نگیں کو	״	بے کاوشِ سینہ نہ کبھی ناموری دی
سمجھے ہے جب بنا کے خاک آدمی نے بات کی	״	پھر تو چٹکی خاک کی اکسیر منہ میں لگ گئی
مونگ چھاتی پہ جو دلتے ہیں یکے دیکھنا	״	جوتیوں میں دال انکے لئے ظفر بٹ جائیگی
سنگدل حیف پسیجا نہ کبھی دل تیرا	״	گرچہ نالوں سے مرے ہو گئے پتھر پانی
منہ ہے کیا آئینہ کا ہوگا مقابل یار سے	״	ساری قلعی اسکی صورت دیکھکر کھل جائیگی
گل جو اس گلشنِ ہستی میں ہے اتنا ہنستا	״	کچھ ہوا سے اے بادِ سحر اور لگی
نرگس نے آنکھ کھول کے دیکھا چمن میں کیا	״	دو دن ہوا یہاں کی یہ بیمار کھا گئی

۱ نیستاں - وہ جنگل جس میں نے یعنے بانس کے درخت کثرت سے ہوں - دھاک کسی شخص کا لوگوں کے دل میں خوف بیٹھ جانا کسی کا رعب اور مردانگی کا ہر ایک کے دل میں خیال ہو جانا - زہرہ یعنی پتہ پانی ہونا - ڈرنا - دہشت کھانا **۲** منہ چکنا شکم خالی ظاہر آراستہ باطن خراب **۳** تفسیر - بیان کرنا - کسی مشکل کلام یا قرآن شریف کی شرح لکھنا - حاشیہ - کنارہ یہاں معشوق کے چہرہ کو قرآن سے اور خط یعنی چہرہ کی بالوں کو قرآن شریف کی تفسیر سے مشابہ کیا ہے اور کتاب حاشیہ والی خوب صورت اور عمدہ ہوتی ہے **۴** آنکھوں میں نیل کی سلائی پھرنا - اندھا ہونا **۵** مآل کام کا انجام بن گئی - تکلیف اور مصیبت پیش آئی کیونکہ کام کے سرانجام کرنے میں بڑی تکلیف اٹھانی پڑتی ہے جسکو انجام کار کا فکر نہیں وہ خوش ہے **۶** نگیں نگینہ وہ پتھر جس پر نام کھودا جاتا ہے - کاوش - کھودنا - مجازاً تکلیف اٹھانا مطلب یہ کہ جسطرح نگینہ کو بہت کھدوانے کے ناموری حاصل ہوتی ہے اسیطرح محنت سے ہر ایک چیز حاصل ہوتی ہے **۷** خاک چاٹنا - عاجزی کرنا - اکسیر - رسائن مطلب یہ کہ عاجزی سے اسکی ہر ایک بات قابل قدر اور خدا کے نزدیک مقبول ہوتی ہے **۸** چھاتی پر مونگ دلنا سخت رنج دینا - جوتیوں میں دال بٹنا - آپس میں جھگڑا فساد ہونا - خانہ جنگی **۹** پسیجنا - دل نرم ہونا - رحم آنا پتھر کا پانی ہونا - سخت دل اور بے رحم کو ترس آنا **۱۰** منہ ہے کیا - بطور استفہام انکاری یعنی طاقت نہیں - قلعی کھلنا اصلی حال اور پوشیدہ عیب ظاہر ہو جانا **۱۱** گلشن ہستی - مراد دنیا ہے - ہوا لگنا - ہوا کا اثر ہونا - مغرور ہونا **۱۲** نرگس نام ایک پھول کا جسکو معشوق کی آنکھ سے تشبیہ دیتے ہیں - دو دن مدت قلیل چونکہ بیمار آدمی کی آنکھ بباعث ضعف کے چڑھی ہوئی اور کھلی ہوئی رہتی ہیں ایسی ہی شکل نرگس کی پھول کی ہوتی ہے اسیواسطے نرگس بیمار کہا جاتا ہے +

تو نے[1] بعد از صلح پھر ہے تیسے لڑائی ڈالدی	ظفر	جھک کے شاید کچھ کسی نے جلتوائی ڈالدی
دل میں کیا ہے کیا نہیں پر کان سے غیروں کا ذکر	//	سُن کے[2] اُسنے اے ظفر کچھ آناکانی دیدی
یوہیں[3] ہے جو تیری اے بُت گمراہ بگڑیگی	//	تو بتا ہم بھی ہاں کہتے ہیں ظفر خواہ بگڑیگی
روغن[4] قاز ملکے چرب زبان	//	بات کرتے ہیں روغنی اچھی
اے ظفر تیسے اور زاہد سے	//	کل خرابات میں[5] ٹھنی اچھی
دل[6] دیکے تمکو جان پر اپنے بُری بنی	//	شیریں کلامی آپکی میٹھی چھُری بنی
طراریوں[7] کو خوب تری جانتے ہیں ہم	//	طفلی ہی سے زباں ہے تری تر تری بنی
کانٹے ہے گرم لوہے کو لوہا ہمیشہ سرد	//	دنیا میں خوب تیرے کیا غم خوری[8] بنی
سونٹ[9] اپنے ہم چبا لیے رہے چپکے دیر تک	//	تو نے چبا کے بات جو دالان میں کہی
بھول[10] کر بھی یاد کر بیٹھیگا گروہ ماہ وش	//	روتے روتے ہمکو ہچکی رات بھر لگ جائیگی
دیکھ سر بیٹے کا نیزے پہ جو روئی زہرا[11]	//	دیکھو سونیزے سے چڑھا عرش بریں پر پانی
چشمہ[12] خورشید میں لہرائیگا مار سیاہ	//	بل جو تیرے رخ پہ زلف اے مہر طلعت تھا تمھیں
گو نہ سیا[13] ناصح کی بخیہ گری اتنی	//	لوں میں بھی ابھی سے ہیں پردہ دری اتنی

1. جلتوائی (دیا ہی کی آفت) جو سب آفتوں سے خوفناک ہوتی ہے یا ایسے منتر و تعویذ جسکے عمل سے دو شخصوں میں عداوت ہو جائے
2. آنا کانی دینا - توجہ نکرنا - لاپروائی ظاہر کرنا 3. بگڑنا - عداوت ہونا - تیہ رکھنا - ہمت اور طاقت رکھنا 4. روغن قاز ایک دوا گرم مزاج ہوتی ہے جسکے ملنے سے زبان تیز ہو جاتی ہے - روغن قاز ملنا - خوشامد یا چاپلوسی کرنا - چرب زبان - چکنی چپڑی باتیں بنانیوالا - چاپلوسی اور خوشامد کرنیوالا - روغنی بات - چکنی چپڑی بات 5. اچھی ٹھنا یا گاڑھی چھنا - باہم گاڑھا گھٹ ہونا - تکرار ہونا 6. جان پر بننا - نہایت تکلیف اور مصیبت میں مبتلا ہونا - میٹھی چھری - ظاہر میں میٹھا - باطن میں بُرا 7. طراری - تیز زبانی - چالاکی - تر تری - جلد جلد بولنے والی - چالاک 8. غم خوری - سمائی کرنا - مطلب یہ کہ سمائی کرنیوالا سخت اور دشمنوں سے بھی اپنا کام نکال لیتا ہے 9. سونٹ چبانا - افسوس کرنا - چبا کے بات کہنا - آدھی بات منہ سے نکالنا صاف صاف نہ بولنا - طنز کی باتیں کہنا - اکڑ کر بولنا 10. بھول کر ظاہر دل سے ہچکی لینا - کثرت سے ہچکیاں آنا - رُک رُک کر سانس لینا جو کسی کی یاد کرنے کی نشانی بھی سمجھی جاتی ہے 11. زہرا - نام بیٹی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی - سونیزے پانی چڑھانا - طوفان برپا کرنا 12. مہر طلعت - سورج جیسا چہرہ والا - خوبصورت معشوق - چہرہ معشوق کو چشمہ خورشید سے اور زلف کو سیاہ سانپ سے تشبیہ دی ہے 13. منہ سینا - چپ کر دینا - بخیہ گری - سلائی کا کام - ٹکے لینا - پرزے پرزے اُڑانا - دھمکانا - سخت سُست کہنا - پردہ دری - پردہ ظاہر کرنا - مطلب یہ کہ باوجود سقدر عقل و ادراک کے بخیہ سے ناصح کو چپ نہ کرایا گیا تو کیا میں ناصح کو دھمکاؤں +

ستم اے شور بختی میری ہڈی کیوں ہما کھاتا	مومن	سگ لیلی ادا کو گر نہ ظالم بد مزا لگتی
غم مقصد رسی تا نزع اور ہم	〃	اب آئی موت بخت نارسا کی
ہو نہ جائے ہماری بات بڑی (جانکنی)	〃	کبھی دن ہے کبھی ہے رات بڑی
ہے شرم سے نیل پانی پانی	〃	موج عماں نے جبین مانی
بات عصمت میں بے سخن آئی (پاکدامنی)	〃	حرف گیروں کی بات بن آئی +
کھانے پینے سے ہوا سرد جی	حالی	ایسی کچھ اکسیر کی ہے لو لگی
مسافر اسمیں روانہ ہیں آنکھ بند کئے	میر	عدم کی راہ میں دیکھو ہے کتنی ہمواری
دیا موت نے پیاس میں جام آب	〃	کہ جی ڈوبتے آنکھ تر ہو گئی + (برابری)
ہیں حیراں ہوں وہ زلف و رخ دیکھکر	〃	سر شام کیونکر سحر ہو گئی
داغ دل گر نظر نہیں آتا	غالب	بو بھی اے چارہ گر نہیں آتی
وہ مبتلا جو ناز و نعم میں پلے کبھی	نذیر احمد	سانچہ میں ہاتھ پاؤں تھے جنکے ڈھلے کبھی
گھڑیال کھڑا کرتا ہے سر پہ منادی	•	ایک اور گھڑی عمر کی گردوں نے گھٹا دی

۵۱ لیلی نام معشوق مجنوں۔ مطلب کہ بدبختی کے سبب میری ہڈیوں میں اسقدر شور (کھاراپن) اثر کر گیا ہے کہ اوسکو کتا نہیں کھا سکتا بلکہ وہ ہما کے کام آئی ہیں ۵۲ موت آنا۔ تباہ و برباد ہونا مطلب یہ کہ جانکنی تک تو مجھے امید تھی کہ شاید وصال حاصل ہو جائے اب امید منقطع ہو گئی اسواسطے اب نہ میں رہا نہ وصال کا فکر رہا ۵۳ بات بڑھنی۔ عزت آبرو ہونا جسکے کلام ہوتا کبھی دن بڑے کبھی رات۔ ہر وقت ایک حال نہیں رہتا۔ کبھی کسیکی عزت ہوتی ہے کبھی کسی کی۔ کبھی ایک نامور ہوتا ہے کبھی دوسرا

۵۴ نیل۔ نام ایک دریا ملک مصر کا جو بڑا زبردست دریا ہے۔ پانی پانی ہونا۔ شرمندہ ہونا۔ عمان نام خلیج درمیان ملک فارس و عرب جبین ماننا۔ عاجز ہونا۔ مات ہونا ۵۵ بات آنا۔ خلل پڑنا۔ بالزام آنا۔ حرف گیر۔ عیب جو۔ بات بن آنا مراد حاصل ہونا

۵۶ آنکھ بند کئے۔ ایسا سیدھا راستہ ہے کہ آنکھ بند کرکے چلے جاؤ اور آدمی جب مرتا ہے تو آنکھ بند ہو ہی جاتی ہے یا کر دیتے ہیں ۵۷ جی سرد ہونا۔ بیزار ہونا۔ خواہش نہ ہونا۔ لو لگنا۔ خیال پیدا ہونا دھیان جمنا ۵۸ جی ڈوبنا۔ متفکر ہونا غشی ہونا آنکھ تر ہونا۔ آنکھ میں آنسو بھرنا۔ مطلب یہ کہ جیسا قریب الموت شخص کے پانی منہ میں ڈالا کرتے ہیں اوسیطرح عاشق کے لئے رنج و جدائی کی حالت میں رونے کے سبب جو آنسو نکلتے ہیں وہ اسکے واسطے پانی کا پیالہ ہے اور خود عاشق مردہ ہے

۵۹ زلف کو بباعث سیاہی شام سے اور چہرہ کو بباعث سفیدی صبح سے تشبیہ دی ہے اور سر شام صبح کا ہونا ایک عجیب بات ہے

۶۰ مطلب یہ کہ دل جل جلکر بالکل راکھ ہو گیا اور اب صرف اسکے جلنے کی بو باقی رہگئی اور کچھ نہیں رہا

۶۱ ہاتھ پاؤں سانچے میں ڈھلنا۔ نہایت سڈول اور خوشنما و خوبصورت ہونے سے مراد ہے

۶۲ منادی کرنا۔ ڈھنڈورا پیٹنا۔ مطلب یہ کہ گھنٹہ بجنے سے یہ ہی نہ سمجھو کہ دن زیادہ چڑھا ہے یا ہماری عمر ایک گھنٹہ بڑھ گئی ہے بلکہ درحقیقت ایک گھڑی عمر کی اور کم ہو گئی وقت کو عزیز رکھو +

جوہر تو مجھ میں تھے ملکوتی صفات کے	.	انساں بنا کے کیوں مری مٹی خراب کی
مجھ میں اور تجھ میں بھلا کیونکر لڑائی ہو گی	.	یہ اوائی کسی دشمن نے اُڑائی ہو گی
ہمنشیں سب اُٹھ چلے اور بزم میں ہل چل پڑی	.	اے خلل انداز گردوں ہنو تجھکو کل پڑی
لوگ کہتے ہیں برقِ طور جسے	.	آہِ آتش فشاں ہماری تھی
تقاضا ہے گریباں کا کہ مجھ کو چاک کر ڈالو	.	تمنّا ہے یہ داماں کی اُڑا دو دھجیاں میری
دیکھا اُسے جا کر تو بُری گت نظر آئی	اسمٰعیل	صحنوں میں جمی گھاس تو دیواروں پہ کائی
اے دوستو ہمت ہی مگر تم نے تو ہاری	"	اس واسطے بس کرکری شیخی ہوئی ساری
یہ جنگ نہیں توپ کی یا تیغ و تبر کی	"	اس جنگ میں کچھ جان کی جوکھوں نہ زر کی
قبیلوں کی کر دی تھی جسنے صفائی	حالی	تھی اک آگ ہر سو عرب میں لگائی
جوا اُنکی دن رات کی دل لگی تھی	"	شراب اُنکی گھٹی میں گویا پڑی تھی
رہے اُس سے محروم آبی نہ خاکی	"	ہری ہو گئی ساری کھیتی خدا کی
وہ قومیں جو ہیں آج سرتاج سب کی	"	کنوڑی رہینگی ہمیشہ عرب کی
تنزل نے کی ہے بُری گت ہماری	"	بہت دور پہنچی ہے نکبت ہماری

۱ جوہر۔ خوبی۔ ملکوتی صفات۔ فرشتوں جیسی صفتوں کے نہایت پاک و قابل قدر۔ مٹی خراب کرنا بگاڑنا۔ نہایت تنگ کرنا

۲ اوائی اُڑانا۔ جھوٹی خبر مشہور کر دینا ۳ ہل چل پڑنا۔ کھلبلی پڑنا۔ ابتری واقع ہونا۔ کل پڑنا۔ آرام حاصل ہونا ۔

۴ برقِ طور۔ طور کی بجلی، وہ نورانی شعلہ جس کے سبب سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہِ طور پر بیہوش ہو گئے تھے

۵ چاک کرنا۔ پھاڑنا۔ دھجیاں اُڑا دینا۔ پرزے پرزے کرنا ۔

۶ بُری گت۔ بُری حالت۔ بدوضع ۷ شیخی کرکری ہونا۔ خفیف اور بے وقر ہونا ۔

۸ تبر۔ ایک قسم کی کلہاڑی۔ جان کی جوکھوں۔ جان کا خوف۔ وہ کام جس میں مرنے کا ڈر ہو۔

۹ قبیلہ۔ وہ گروہ لوگوں کا جو ایک باپ کی اولاد سے ہوں۔ صفائی کر دینا۔ قتل کر دینا۔ مار دینا۔ آگ لگانا۔ لڑائی فساد ڈالنا

۱۰ جوا ایک قسم کا کھیل ہے۔ دل لگی۔ محبت و عشق رکھنا۔ گھٹی میں پڑنا۔ کسی چیز کے استعمال کا بچپن ہی سے عادی ہونا۔ عادت ہو جانا ۱۱ آبی۔ سمندر اور دریاؤں کے رہنے والے۔ خاکی۔ زمین کے رہنے والے آدمی مطلب ساری کھیتی ہری ہو گئی۔ سب کے سب تعلیم یافتہ اور مہذب اور خدا شناس بن گئے ۔

۱۲ سرتاج (عورتوں کے زلفوں کا ڈھانپنے والا کپڑا) افسر و حاکم۔ کنوڑا رہنا۔ کسی کے احسان کرنے کے سبب سے دبنا۔ شکرگزار رہنا۔ شرمندہ رہنا ۱۳ تنزل (گھٹنا) علم رتبہ عزت میں کم ہونا۔ بُری گت۔ بُری حالت۔ بہت دور پہنچنا۔ حد درجہ پر پہنچنا۔ بہت بڑھ جانا۔ نکبت۔ خواری۔ ذلت ۔

مگر ہے ہماری نظر اتنی اونچی	حالی	کہ یکساں ہے واں سب بلندی و پستی
سدا ایک ہی رخ نہیں ناؤ چلتی	"	چلو تم اُدھر کو ہوا ہو جدھر کی
اگر دیکھیے اُن پاک شہدوں کی گنتی	"	ہوا جنکے پہلو سے بچکر ہے چلتی
لگی ہونے جب کچھ سمجھ بوجھ سیانی	"	چڑھی بھوت کی طرح سر پر جوانی
وہ اسلام کی پود شاید یہی ہے	"	کہ جسکی طرف آنکھ سب کی لگی ہے
جن دنوں رہی تھی میں اُنکے پاس	ارشد	کیسی آفت اُنہوں نے تھی ڈھائی
گئیں وہ چھوڑ کر پڑوس اُن کا	"	پھٹ گئیں جیسے آپ سے کائی
اب نہ دولت ہے اور نہ عزت پاس	"	یہ ہیں اور انکی ٹوٹی چرپائی +
کیا نہ تجھے یہ خبر نہیں غافل	"	اب سے پلٹی جہان نے کھائی
صبح صادق کی عراقین میں پھٹنے لگی	سلیم	بر اعظم میں گھٹا ٹوپ اندھیرا تھا ابھی
اہل اسلام کی قسمت نے جو کروٹ بدلی	"	رہگئی قوم ہر اک نیند میں آنکھیں ملتی
روشنی خلق میں توحید کی جب آئی تھی	"	ظلمت کفر کی گھنگھور گھٹا چھائی تھی

۵۱ اونچی نظر ہونا - بے پروائی اور نیچے توجہی کرنا اور یہ قاعدہ ہے کہ اونچے بیٹھکر پست اور بلند چیزیں تقریباً ایک ہی سی معلوم ہوا کرتی ہیں اصل حقیقت چیز کی قریب دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ۵۲ ایک ہی رخ ناؤ نہیں چلتی ایک ہی شخص بانصیب نہیں رہتا - جدھر کی ہوا ہو ادھر کو چلو - جیسا موقع دیکھو ویسا کام کرو - وہ کام کرو جس سے تمہارا فائدہ ہو ۵۳ پاک شہدہ - بہت لچا - نہایت بدمعاش - ہوا پہلو سے بچکر چلتی ہے - ایسا بدذات اور بدمعاش کہ ہوا بھی اوسکے بدن سے مس کرنا اچھا نہیں سمجھتی ۵۴ سمجھ بوجھ سیانے ہونا - عقل آنا - سمجھ پیدا ہونا - بھوت کیطرح چڑھ رہنا - سر ہوجانا - پیچھے پڑنا سر جوانی چڑھ مرادیہاں غرور و افعال بد سے ہے کہ یہ کچھ ترقی کرینگے سب انکے کاموں کے منتظر ہیں ۵۵ آفت ڈھانا - غل مچانا شور و شر اٹھانا ۵۶ کائی کی مانند پھٹ جانا - منتشر ہوجانا - علیحدہ علیحدہ ہوجانا ۵۷ چرپائی - مخفف چارپائی کا ہے مرادیہاں بے سامانی اور مفلسی سے ہے ۵۸ پلٹی کھانا - حالت بدل جانا ۵۹ صبح صادق - سچی اور اصلی صبح بمقابلہ صبح کاذب کی کہ وہ رات ہوتے ہی اور تھوڑی دیر سفیدی رہکر پھر سیاہی پیدا ہوجاتی ہے عراقین دونو عراق یعنی عراق عجم جسمیں خراسان و اصفہان داخل ہے اور عراق عرب جسمیں وہ ملک شامل ہے جو آن روی دریائے دجلہ کے واقع ہے اور اوسمیں بغداد بھی شامل ہے دراصل عراق کے معنے کنارہ کے ہیں چونکہ عراق عجم دریائے جیحوں کے کنارہ دریائے دجلہ اور فرات پر ہے - صبح صادق کی پو پھٹنا - مراد علم و ادب کی روشنی اور ترقی ہونے سے ہے - گھٹا ٹوپ - بہت اندھیرا مراد نہایت ہی جہالت اور تاریکی سے ہے ۶۰ کروٹ بدلنا - جاگنا - ترقی کرنا - آنکھیں ملتے رہنا - مراد بے علم اور حالت تنزل میں رہتے سے ہے ۶۱ توحید ایک خدا کو ماننا - گھنگھور گھٹا - نہایت ہی اندھیری اور خوفناک گھٹا - یعنی خدا کی توحید کوئی نہ جانتا تھا

مصرع اول	شاعر	مصرع ثانی
۱ہ انکو کیا کام توکل سے جو بنجاتے ہیں	نصیر	قاب بریانی پہ ہر اہل دول کے مکھی
۲ہ سچا ہے شیریں اگر چھوڑ دلی - حج کو چلی	اوج	مثل ہے تو سو چوہے کھا کے بلی حج کو چلی
۳ہ پھر بھی نام ہے ایک وجہ تسلی بہت بڑی	-	قسمت ہمارے ملک کی اچھوں سے جا لڑی
۴ہ باقی ہے شیخ کو ابھی حسرت گناہ کی	ذوق	کالا کریگا منہ بھی جو ڈاڑھی سیاہ کی
۵ہ گر رخ کا بوسہ دیتے نہیں لب کا دیجیے	"	وہ ہی مثل ہے پھول نہیں پنکھڑی سہی
۶ہ پھبتی ترے مکھڑے پہ مجھے حور کی سوجھی	انشاء	لا ہاتھ ادھر دے کہ بہت دور کی سوجھی
۷ہ وہ محقق کہ بیچ آنکھوں سے کاجل کو چرا لے	"	کس طرح نہ عاشق کے کرے خواب کی چوری
۸ہ شب سینہ جو دی داغ کی اک چور نے انشا	"	تو ہو گئی سب صبر کے اسباب کی چوری
۹ہ پگڑی تو نہیں ہے یہ فرانسیس کی ٹوپی	"	یاں وقت سلام اترے ہے ابلیس کی ٹوپی
۱۰ہ یہاں جسکے سبب منہ پہ ہوائی لگی اڑنے	"	آپنے ہی کہی آنکے مہتاب کی پھبتی

۱ہ توکل خدا پر بھروسہ کرنا - اور دنیاوی اسباب سے دل اٹھانا - بریانی - بھنی ہوئی کھچڑی - مراد لذیذ کھانوں سے - اہل دول دولتمند امیر آدمی - قاب کی مکھی بننا - مانگ کر کھانا کھانا - بے شرمی سے مانگنا - لالچ کرنا ۲ہ تو سو چوہے کھا کے بلی حج کو چلی - جوانی کی عمر اور کام کے وقت میں گناہ کیے اخیر وقت توبہ کر لی کسی بدفعل اور گنہگار کو توبہ کرتے دیکھکر طنزاً کہا کرتے ہیں ۳ہ اچھوں سے قسمت جا لڑی - اچھے لوگوں کو ہمارے ملک کی حکومت ملی - ہم اچھے لوگوں کے ماتحت ہیں ۴ہ کالا منہ کرنا - بدکام کرنا - ڈاڑھی سیاہ کرنا مراد وسمہ لگانے سے ہے تاکہ جوان معلوم ہووے ۵ہ پھول نہیں پنکھڑی سہی - اگر پوری اور کل چیز نہیں ملتی تو خیر تھوڑی ہی ملے لطف یہ کہ رخ کو پھول سے اور لب کو پھول کی پنکھڑی سے تشبیہ دیتے ہیں ۶ہ پھبتی - وہ بات جو کسی پر زیب دے واسطے مکھڑا - اسم مصغر - مکھ دمنہ کا واسطے پیار کے حور جمع حوراء کی وہ عورتیں جنکی آنکھیں اور بال نہایت سیاہ اور بدن نہایت گورا وہ عورتیں جو بہشت میں بہشتیوں کو نصیب ہونگی مگر فارسی و اردو میں حور مفرد معنی میں مستعمل ہے - ہاتھ دینا - کپڑے کے اندر ہاتھ دیکر خفیہ طور پر کسی چیز کا سودا کرنا - قول کرنا یہاں مراد ہاتھ ملانے اور اظہار دوستی ہے دور کی سوجھنا گہری بات سمجھ میں آنا - نادر اور انوکھی بات سمجھ میں آتا +

۷ہ آنکھوں سے کاجل چرانا - کمال عیاری و چالاکی کرنا - چوری میں استاد ہونا - خواب کی چوری کرنا - مراد سونے نہ دینے سے ہے ۸ہ سینہ دینا - نقب لگانا - پاڑ دینا - داغ کو بباعث سیاہی کے چور سے تشبیہ دی ہے ظاہر ہے کہ دل جلے عاشق کو صبر کہاں ۹ہ ابلیس - خدا کی رحمت سے ناامید اور لقب شیطان کا - مطلب یہ کہ شیطان بھی ڈرتا ہے اور دل کا تو کیا ذکر ہے +

۱۰ہ منہ پر ہوائی اڑنا - چہرہ کا رنگ سپید ہو جانا - حیران و پریشان ہونا - مہتاب ایک قسم کی آتشبازی اور ہوائی اڑنا سا ایک قسم کی آتشبازی کا چھوٹنا بھی کہلاتا ہے - پھبتی - وہ بات جو کسی پر ٹھیک معلوم دے - مطلب یہ کہ معشوق سے جسکے چہرہ کا رنگ بدلا

[1] زہرہ کی جو آئی کفِ ہاروت میں انگلی	مصحفی	کی رشک نے جا دیدۂ ہاروت میں انگلی
[2] ابرِ رحمت سے تو محروم رہی کشت مری	ناسخ	کوئی بجلی ہی فلک تو نے گرائی ہوتی
[3] ایک آفت سے تو مر مر کے ہوا تھا جینا	میر سوز	پڑ گئی اور یہ کیسی مرے اللہ نئی
[4] طبیعت غم و درد سے بھر گئی	.	نظر کیا ملی کام ہی کر گئی +
[5] خاکساری کو نہ چھوڑے دے خدا جسکو عروج	.	آسماں پر ماہِ تاباں ہے زمیں پر چاندنی
[6] یہ کس مہ کی ترچھی نظر ہو گئی	.	اِدھر کی جو دنیا اُدھر ہو گئی +
ایکے کچھ اور ڈھب سے آنکھ لگی (آنکھ ملی)	.	نہ لگی آنکھ جب سے آنکھ لگی + (نیند نہ آئی — عشق ہوا)
[7] لوں لبِ جاناں سے میں کام مسیحا تو سہی	نگہت	آبِ حیواں کو کروں پانی سے پتلا تو سہی
[8] سینکڑوں کے خون اس دستِ حنائی نے کیے	.	دیتی ہے سچی گواہی۔ چھوٹی مہندی آپکی
[9] بولے جو برسوم بھڑوا مار اسکے سر پہ جوتی	نظیر	دو دن تو دوستوں میں بلوائے اپنی طوطی
[10] کھُلی پڑ گئی تھی یار کے دلمیں جو گرہ		سعی ہر چند مرے ناخنِ تدبیر نے کی (کوشش)
[11] احوال کچھ نہ پوچھو کل نبض پر مری	جرأت	رکھتے ہی ہاتھ چھٹ گئیں نبضیں طبیب کی (بہت)
[12] کرتی ہے زیرِ برقع فانوس تاک جھانک	.	پروانہ سے ہے شمع مقرر لگی ہوئی

[1] زہرہ نام ستارہ اور نام ایک رنڈی کا تھا۔ جسپر ہاروت و ماروت دو فرشتے مفتون ہوئے تھے۔ انگلی کرنا۔ اُبھارنا۔ بھڑکانا۔ آمادہ کرنا [2] کشت۔ کھیتی۔ بجلی گرانا۔ مصیبت ڈالنا۔ آفت ڈھانا [3] مر مر کے۔ مرنے کی قریب ہوکر۔ بڑی تکلیفیں اٹھاکر۔ نئی پڑنا۔ نئی مصیبت پڑنا۔ [4] کام ہی کر گئی۔ مار ہی گئی + [5] باوجودیکہ چاند آسمان پر ہے لیکن چاندنی زمین پر پڑتی ہے۔ اسیطرح آدمی کو اعلے درجہ پر پہنچکر عجز و انکسار ترک نہ کرنا چاہیئے +
[6] ترچھی نظر ہونا۔ غصہ کی نظر سے دیکھنا۔ ادھر کی دنیا اُدھر ہونا۔ تمام زمانے کا پھر جانا۔ دشمن ہو جانا +
[7] کام مسیحا لینا۔ زندہ کرنا۔ بیمار کو تندرست کرنا۔ پانی سے پتلا کرنا۔ نہایت شرمندہ کرنا یعنے میرے معشوق کے لب حضرت مسیح کی مانند بیمار عشق کو شفا دیتے ہیں اور آبحیات سے بڑھکر زندگی ہمیشہ کی عنایت فرماتے ہیں +
[8] چھوٹی مہندی۔ ہاتھوں سے اتری ہوئی مہندی [9] طوطی بلوانا۔ نام پانا۔ شہرت حاصل کرنا +
[10] گرہ کھلنا۔ فساد کا رفع ہونا۔ پیچ دلی دور ہونا۔ گرہ پڑنا۔ بغض و عداوت ہونا +
[11] نبضیں چھٹنا۔ جانکنی کی حالت ہونا۔ غش آنا +
[12] برقع۔ ایک کپڑا عورتیں پردہ کے واسطے پہنتی ہیں جو پاؤں سے سر تک تمام بدن چھپا رکھتا ہے۔ فانوس شمع کے لئے برقع ہے اور شمع برقع میں سے پروانہ کو چھپی نظر سے دیکھتی ہے +

نہ غافل رہ زمانہ سے بسر لیجا یہ ہوشیاری ۔ کہ خواب پاسباں سے آگ لگ جائے طالع کی بیداری

سچ بولتا محال ہے جھوٹوں کے عہد میں ۔ سولی چڑھائینگے جو کہیگا خدا لگی

ہنسیں روشندلاں کو وسعت ورزی زمانہ میں ۔ کہ مہ کو نان کا ہے پاؤ کہیں آدھی کہیں ساری

گلگیر نے کاٹ کر سرِ شمع ۔ مومن ۔ پروانے سے شب جلی کٹی کی

شاہد رہیو تو اے شبِ ہجر ۔ مصحفی ۔ جھپکی نہیں آنکھ مصحفی کی

مدد اے سوزِ جگر تاکہ ہو و خشک ۔ نوکِ مژگاں ہوئی پیوستِ جگر سے یا لی

پھوٹے طپش سے دل کے یہ سب آبلے ۔ منت کشی نہ کرنی پڑی نوکِ خار کی

دل اپنا قبر میں بھی جلیگا اسی طرح ۔ حاجت رہی ہے ہمکو نہ شمعِ مزار کی

وعدہ کی شب کو دیدۂ اختر جھپک گئے ۔ دیتے مثل ہیں لوگ مرے انتظار کی

للہ الحمد ٹھکانے لگی محنت میری ۔ طے ہوئی آج کی منزل میں مسافت میری

اتنا تو نہ چھپ کر لے کفن کا ۔ گھبرا کے نقابِ زندگانی

واں دہن تنگ یاں ہے دلتنگی ۔ حسن اور عشق میں ہے یکرنگی

تجھے فرقت کی اسیری سے رہائی ہوتی ۔ کاش عیسیٰ کے عوض موت ہی آئی ہوتی

تم نے نہ ہماری پر خبر لی ۔ چھاتی پتھر کی کیوں جی کر لی

لہ اس شعر میں زمانہ کو بسبب ظلم کرنے کے آگ لگنے اور آدمی کو پاسبان سے تشبیہ دی ہے کہ اپنے مال و دولت کی حفاظت کرتا ہے طالع کی بیداری ۔ خوش نصیبی کلہ سولی چڑھانا ۔ نہایت تنگ کرنا ۔ خدا لگی ۔ سچی بات کلہ چاند کی مختلف شکلوں کو چوتھائی روٹی اور آدھی روٹی اور پوری روٹی سے تشبیہ دی ہے اور روشن دل ہونا چاند کا ظاہر ہے چاند کی طرح روشن دل کو بھی ہمیشہ پوری روٹی نہیں ملتی کلہ جلی کٹی کرنا ۔ خفگی اور ناراضگی ظاہر کرنا ۔ دشمنی کی باتیں کرنا ۔ گل کاٹنے سے شمع زیادہ روشن ہوگی اور پروانہ جلد جلکر مر جائیگا ۔ ہ آنکھ نہ جھپکانا ۔ بالکل نیند نہ آنا لہ پیوستہ جگر میں ہے مژگاں کا تیر نکلگیا اب اندیشہ ہے کہ درد کم نہ ہو جائے اے سوز جگر تو اپنی مدد کر یعنی ایسا کہ جگر اسیطرح جلتا ہی رہے ہ اگر کانٹے سے پھپھولے پھوٹتے تو اسکا احسان ہوتا ہے شکر ہے کہ دل کی گرمی سے خود بخود پھوٹ گئے یعنی میرا دل ہر وقت جلتا ہی رہتا ہے ہ شمع مزار ۔ وہ چراغ جو اکثر قبروں کے سرہانے کیطرف جلاتے ہیں خصوصاً جمعرات کے دن ۔ چونکہ میرا دل جلتا ہے اسواسطے چراغ کی کچھ ضرورت نہ رہی ہ اختر بمعنی دیدہ ہوتا ہے یہاں آنکھ جھپکنا ۔ آنکھ بند ہونا ۔ سونا یا غروب آنا مراد ہے یعنی میری بیداری انتظاری نہ کرسکا اور تنگ ہوکر سوگیا لہ محنت ٹھکانے لگنا ۔ محنت کا پھل لگنا ۔ مراد حاصل ہونی للہ زندگانی کا کفن کا نقاب لینا ۔ مراد مر لینے سے ہے کلہ دلتنگی ۔ رنج و غم یکرنگی ۔ موافقت ۔ اتحاد + کلہ معشوق تو آتا ہی نہیں اگر میں مر جاتا تو اس دکھ سے نجات پاتا +

کلہ پتھر کی چھاتی کرنا ۔ بے رحم بننا +

تم وہ خوش قد ہو روش پر جو ذرا تن کے چلو
سر اٹھالے نہ چمن میں کوئی شمشاد کبھی

نہ لگایا لبِ گلرنگ سے مینائے شراب
جسے شیشے میں نہ اترا وہ پریزاد کبھی

لہر کے کبھی جاتے ہیں دریا کبھی تالاب
کیا ہمکو جھنکاتی ہے کنویں چاہ تمہاری

بت بنگئے محفل میں رقیبوں سے نہ بولے
کیا بات ہے خالق کی قسم واہ تمہاری

لیدے قدم شرم کے کوچہ سے نکالو
بازار میں سب دیکھتے ہیں راہ تمہاری

نہ لے جب تلک شمع پروانگی
پتنگے کے پر کو نہ چھیڑے کبھی

برس گانٹھ جب سال اسکی ہوئی
دلِ بستگاں کی گرہ کھل گئی

پڑی جب گرہ بارھویں سال کی
کھلی گلجھڑی غم کی جنجال کی

ردیف یائے مجہول

ایسی باتوں کا تحمل نہ پڑا ہے
جیسا منہ ویسا ہی تھپیڑا ہے

اس شوخ سے مربوط بہت سہل ہے ہوتے
گر ہم بھی سبک حرکتِ نااہل سے ہوتے

میں وہ نہیں ہوں کہ تجھ سے دل مرا پھر جائے
پھرو نہیں تجھ سے تو مجھ سے مرا خدا پھر جائے

کھل کے گل کچھ تو بہار اپنی بھلا دکھلا گئے
حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

تو جو چاہے کہ عشق میں ہو عیش +
عشقبازی بھی خالہ کا گھر ہے +

اصغر
بتوں کے عشق میں سِل ہوگئی ہمکو تو اے اصغر
تجھے صد آفریں بیشک تری پتھر کی چھاتی ہے

۱ تن کے چلنا - اکڑ کر اور ناز سے چلنا - سر اٹھانا - غرور کرنا ۲ شیشہ میں اترنا - مطیع فرمان ہونا - لہر کے موج میں آکر - جوش میں آکر - کنوئیں جھنکانا - تنگ کرنا - ناک میں دم لانا ۳ بت بننا - خاموش رہنا - بالکل نہ بولنا ۴ شرم کے کوچہ سے قدم نکالنا - شرم دور کرنا - راہ دیکھنا - انتظاری کرنا ۵ پروانگی لینا - اجازت لینا ۶ دل بستہ مرجھایا ہوا دل - دل خوش ہونا +
۷ گرہ پڑنا - سال شروع ہونا - گلجھڑی کھلنا - مشکل کام آسان ہونا +
۸ [illegible] باتیں ہیں - جیسا منہ ویسا تھپیڑ - جس لیاقت کا آدمی ویسے ہی اسکی خاطر تواضع ۹ مربوط ہونا - تعلق پیدا ہونا - یعنی اگر نالائقی سے ملاقات حاصل کرنا چاہتے تو کبھی کا وصل ہو جاتا +
۱۰ دل پھر جانا - محبت چھوڑ دینا - مرا خدا پھر جائے - خدا مجھکو چھوڑ دے - ناراض ہو جاوے +
۱۱ یعنی اگر بوڑھے مرجاویں تو کچھ زیادہ افسوس نہیں - لیکن نوجوان کے مرنیکا بہت افسوس ہے +
۱۲ خالہ کا گھر ہے بطور استفہام انکاری بہت سہل ہے یعنے نہیں +
۱۳ پتھر کی چھاتی - مضبوط اور مستقل دل - سخت دل +

اپنا عاشق یہ جسکو پاتا ہے	سودا	انگلیوں پر اسے نچاتا ہے
کیا دھما چوکڑی مچائی ہے	شوق	دیکھو بختاوری کچھ آئی ہے
میٹھی باتوں پہ نہ جا بس کی ہے وہ گانٹھ موا	جان صاحب	کیا کہوں اس سے جو صدمے مجھے گوئیاں پہنچے
خفتگان خاک کی مجھکو فراغت پر ہے رشک	٠	سوتے ہیں کیا چین سے یہ پاؤں پھیلا ہوئے
نہ آنے کی خبر اس کی سنا کر	٠	ہمارے نامہ بر نے پاؤں توڑے
دل مرا اس سنگدل کے ساتھ ہے	جرات	کیا کروں پتھر تلے کا ہاتھ ہے +
پیالہ مجھ آزاد کا بھرتا ہے ساقی	ناسخ	نہیں میرا پیالہ ہوا چاہتا ہے
ساقی نے بھی میکدے میں شیشے تمام توڑے	آبرو	زاہد نے آج اپنے دل کے پھپھولے پھوڑے
رہ گئے مشتاق طالب دیدۂ بیدار کے	آتش	ہار ڈالا اس پری پیکر نے جھرمٹ مار کے
کھٹکتی ہے جو دل کی پھانس دل کو چین آتا ہے	٠	کہ ماہی کو نہیں تکلیف ہوتی خار ماہی سے
نیند میری اچٹ جاتی ہے یاد آتے ہیں جب	٠	پھولے وہ تری چشم غضبناک ڈورے
ایسے کیا کہ دل بھی تو مجبور ہے +	مہر	زمیں سخت اور آسماں دور ہے
کیا لطف جو غیر پردہ کھولے +	انیس	جادو وہ کہ سر پہ چڑھ کے بولے
بزم رنداں میں شیخ آتا ہے		آجتو اسکا بھی سر کھجاتا ہے

۱ انگلیوں پر نچانا - کھلی اڑانا - بدنام کرنا ۲ دھما چوکڑی مچانا - شور کرنا - بختاوری آئی ہے - شامت آئی ہے +
۳ میٹھی باتیں - ظاہری چکنی چپڑی باتیں - بس کی گانٹھ - فسادی - شریر - جھگڑالو ۴ پاؤں پھیلا کر سونا - نہایت فراغت واطمینان سے سونا - یعنی میرے سے تو مردے ہی اچھے ہیں ۵ پاؤں توڑنا - ناامید کرنا ۶ پتھر تلے کا ہاتھ - مجبوری بے بسی
۷ پیالہ بھرنا - عمر کا پیالہ پر ہونا - مرنا ۸ دل کے پھپھولے پھوڑنا - دل کا رنج ظاہر کرنا
۹ جھرمٹ مارنا - گھونگٹ نکالنا یعنی معشوق نے اپنے منہ کو نہ دکھلایا ۱۰ جسطرح مچھلی کو اوسکے کانٹوں سے کچھ تکلیف نہیں ہوتی اسیطرح مجھکو دل کی پھانس سے (عشق سے) جو جلن ہوتی ہے دکھ نہیں ہوتا
۱۱ نیند اچٹنا - [illegible] - ڈورے - چھوٹے بڑے نیند سے آنکھوں میں جو لال رگیں معلوم ہوتی ہیں اور بہت خوشنما معلوم دیا کرتے ہیں اسے جیسے چشم خمار آلود پیاری بھی جاتی ہے
۱۲ نہ زمین میں گھس سکتے ہیں نہ آسمان پر جا سکتے ہیں نہایت تنگ ہیں +
۱۳ سر پہ چڑھ کے بولے یعنی جن اور بھوت کیطرح بولے - ظاہر ہو کر +
۱۴ سر کھجانا - جوتیاں کھانے کی خواہش کرنا +

پھول آگے ترے پکڑتے ہیں کان	رشک	نرگس آنکھیں اگر چرالی ہے
الٰہی کان میں کیا اُس صنم نے پھونک دیا	ذوقی	کہ ہاتھ رکھتے ہیں کانوں پہ سب اذاں کے لئے
بال ہیں بکھرے بندھیں تو لے ٹوٹا کان کا بالا ہے		ہمنے تو یاں تاڑ لیا کچھ دال میں کالا کالا ہے
لے لوں اُسے کولی میں اگر میں تو عجب کیا	جرأت	بے مرہم ابھی زخم مرے دل کا بھر آئے
قناد گرسنے ترے شیریں دہن کے وصف	بحر	کھاری کنوئیں میں قند کو کوزوں کے ڈالدے
سوا ہوں جسکے لئے میں ہزار حیف و شوخ	جرأت	کبھی نہ لات بھی آکر مزار پر مارے
چشم جاناں وہ بلا ہے جو شرابی دیکھے	بحر	نشہ ہو جائے ہرن آنکھ خماری ہو جائے
کھولکر زلف کہا اژدر موسےٰ کیا ہے	.	ہاتھ چمکا کے وہ بولے ید بیضا کیا ہے
کوفت سے جان لب پہ آئی ہے	.	ہمنے کیا چوٹ دل پہ کھائی ہے
جنوں میں پیرہن اپنا اُڑ لے چکے پرزے	-	جو ایک تار بھی باقی ہو تو کفن کو لگے
دل کا کیا مول بھلا زلف چلیپا ٹھیرے	-	کچھ تری گانٹھ گرہ میں ہو تو سودا ٹھیرے
حق تعالیٰ نہ اس آفت میں کسیکو ڈالے	-	نام اُسکا جو کوئی لے تو زباں صود ڈالے

سلہ کان پکڑنا - توبہ کرنا - اور کسیکو اپنے سے اچھا مان لینا - آنکھیں چرانا - سامنے آنکھیں نہ کرنا کترانا یعنی پھول تجھکو اپنے سے اچھا جانتا ہے اور نرگس شرم کے مارے تری سامنے نہیں آتا - آنکھ کو نرگس سے تشبیہ دیا کرتے ہیں سلہ کانوں پر ہاتھ رکھنا - انکار کرنا - بیخبری بیان کرنا - کان میں پھونکنا - بہکانا - گویا معشوق کے حکم سے سب لوگ آذان کے واسطے کانوں پر ہاتھ رکھتے ہیں - سلہ دال میں کچھ کالا ہے - کچھ خرابی ہے - کچھ شبہ ہے سلہ کولی میں لے لینا - بغل گیر ہونا - زخم بھرنا - زخم تندرست ہو جانا +
سلہ کنوئیں میں ڈال دینا - ضایع کرنا - فائدہ سے ہاتھ اُٹھانا سلہ لات نہ مارے - بالکل نہ آوے - نہایت نفرت کرنے کی جگہ پر بولتے ہیں سلہ نشہ ہرن ہو جانا - نشہ اُتر جانا - آنکھوں کا خماری ہونا مست اور مخمور ہونا سلہ اژدر موسیٰ - مراد حضرت موسیٰ کے عصا سے ہے جس نے جادوگروں کے تمام بلیات کو ایک آن میں ہضم کر لیا تھا ید بیضا (سفید ہاتھ) حضرت موسیٰ کو دو معجزے خدا کی جناب سے عطا ہوئے تھے اول عصا کا معجزہ دوسرا ید بیضا جبوقت آپ چھپا (؟) میں سے ہاتھ نکالتے تھے - چاند کی مانند روشن ہو جاتا تھا - یہاں معشوق کی زلف کو اژدر موسیٰ اور ہاتھ کو ید بیضا سے بڑھیا قرار دیا ہے +
سلہ دل پہ چوٹ کھانا - صدمہ اُٹھانا - عشق کا اثر پیدا ہونا سلہ پرزے اُڑانا - بالکل پھاڑ دینا - کفن کو لگے - سخت قسم کھانے سے مراد ہے سلہ چلیپا - چار کونے کی لکڑی مثل سولی کے جسپر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنے گمان میں سولی دیا تھا مجازاً پیچیدار و خمیدہ - گانٹھ گرہ میں ہونا - اپنے پاس یا اپنی گانٹھ میں کچھ روپیہ پیسا ہونا سلہ اس شعر میں عشق کی گرمی کا باعث بیان کیا ہے کہ اُسکے نام لینے سے بھی زبان جل جاتی ہے جو کوئی اُسکا نام لیوے اُسکو مناسب ہے کہ زبان کو

۱ پھر دل کو ایک قطرۂ خوں سے غذا ملی — صدقے خیالِ فندقِ پائے نگار کے

۲ وحشت ہوئی یہ آتے ہی فصلِ بہار کے — پھینکا بدن سے جامۂ ہستی اتار کے

۳ گھوڑا لے اگر نوکری کرتے ہیں کسو کی — تنخواہ کا پھر عالمِ بالا پہ مکاں ہے

۴ ڈسا ہو کالے نے جسکو ظالم تو وہ فسوں کے اثر سے جیلے — دہان کاکل کا تیرے مارا نہ جیتے لیوے نہ سر ہلائے

۵ ہجر کی شب تھا سیہ خانہ مرا ایسا مہیب — چاندنی اُتری نہ مارے خوف کے دیوار سے

۶ خطا ہے مرکے دینا جان کا اپنے رقیبوں کو — ہماری ہم سے پوچھو کوہکن کی کون جانے

۷ داغِ جنوں سے جسم مرا لالہ زار ہے — یاں موسمِ خزاں میں بھی فصلِ بہار ہے

۸ لازم ہے گل کی جا یہاں کانٹے چڑھائیے — یہ کشتگانِ تیرِ مژہ کا مزار ہے

۹ یہ کس رشکِ مسیحا کا مکاں ہے — زمیں جسکی چہارم آسماں ہے

۱۰ کیا شمع کے نہیں ہیں ہوا خواہ اہلِ بزم — ہو غم ہی جانگداز تو غمخوار کیا کرے

۱۱ اس بڑھاپے میں بھی کم ہونگے لہری — سینہ رنگوں سے چھنا کرتی ہے گھری

۱۲ رونے اور عشق میں بیباک ہو گئے — دھوئے گئے ہم اتنے کہ بس پاک ہو گئے

۱۳ حرف آنے دیجیو نہ کسی کس کے نام سے — اس ننگ سے عقیق کا دل خوں ہو گیا

---

۱ فندق - نام میوہ سرخ رنگ جو سرِ انگشت حنا بستہ سے مشابہ ہوتا ہے یہاں فندق کو قطرۂ خون سے بباعث سرخی تشبیہ دی۔ دل کو غذا ملنا دل کا خوش ہونا ۲ جامۂ ہستی اتار کر پھینکنا - مرنا ۳ عالمِ بالا - آسمان یعنی تنخواہ نہیں ملتی ۴ کیا ... جن بھوت کا ظاہر ہوکر بولنا یعنی سانپ کا کاٹا ہوا یا جن بھوت کا مریض اپنا حال کھیلکر ظاہر کر دیتا ہے لیکن ... معشوق تیرا مارا ہوا اپنا حال بھی نہیں بتلاتا ۵ میرا مکان ایسا خوفناک تھا کہ چاندنی بھی ڈر کے مارے دیوار سے نہ اتری ... نہیں ہوتی ۶ کوہکن یعنی فرہاد کو رقیبوں نے اگر یہ کہدیا تھا کہ شیریں تو مرگئی پھر فرہاد بھی کلہاڑا سر میں مارکر مر گیا تھا اور ... کو دیے گیا تھا ۷ ہجر موسم خزاں کی مانند ہے اور داغوں کو گلوں سے تشبیہ دیکر اسکو فصلِ بہار قرار دیا ہے ۸ بہ ... کی قبر پر پھول چڑھایا کرتے ہیں لیکن ... کانٹے سے مشابہ ہے اسواسطے معشوق کی پلکوں کے مارے ہوئے کی قبر پر کانٹے چڑھانے چاہئیں ۹ رشک مسیحا وہ شخص جو حضرت عیسیٰ سے زیادہ بیماروں کو تندرست کرنیوالا مردوں کو زندہ کرنیوالا ہو۔ چہارم آسمان - بڑا اعالی رتبہ حضرت عیسیٰ چوتھے آسمان پر مقیم ہیں ۱۰ مجلس والے تو شمع کے خیر خواہ ہیں لیکن جو غم ہی سخت ہو تو دوست اسکا غم دور نہیں کرسکتا جانگداز - جان کو پگھلانے والی شمع خود جلا کرتی ہے ۱۱ لہری - جو جی میں آوے سو کرے - سینہ تنگ معشوق - گھری چھنا - یکتا یارانہ ہونا ۱۲ نہانے سے بدن کی میل کچیل دور ہو جاتی ہے اور بدن صاف ہو جاتا ہے - ہم آ نسوؤں کے پانی میں غسل کر لیا ۱۳ حرف آنا - الزام اور تہمت لگنا - دل خون ہونا - مارا جانا - بہت ... کا اور ... یمن کا عقیق مشہور ہے - اور عقیق سرخ رنگ کا پتھر ہوتا ہے ؎

ہم سا بھی اس بساط پہ کم ہوگا بدقمار ۱		جو چال ہم چلے وہ بہت ہی بری چلے
انیس دم کا بھروسا نہیں ٹھہر جاؤ ۲	انیس	چراغ لیکے کہاں سامنے ہوا کے چلے
تضعیف ۳ کا عمل کیا تلوار یار نے		دو چار پانچ دس ہوئے دس بیس ہو گئے
یہ تو قسمت میں کہاں تھا کریں کسب کمال ۴		بے کمالی میں بھی افسوس کہ کامل نہ ہوئے
سنگ در ۵ پر کسی محبوب کو دے پٹکیگا		بد دماغی جو یہی ہے تو ہوا سر ٹکڑے
بیمار محبت ۶ کو اگر حضرت عیسیٰ		اچھا بھی کرینگے تو کچھ اچھا نہ کرینگے
منہ کے ۷ جس سمت آنکھ پھیرتی ہے		جان عاشق پہ برق (بجلی) گرتی ہے
شکل ۸ امید تو کب ہمکو نظر آتی ہے		صورت یاس بھی بن بن کے بگڑ جاتی ہے
منہ ۹ دیکھو آئینہ کا - تری تاب لا سکے		خورشید (سورج) پہلے آنکھ تو تجھ سے ملا سکے
جو طبیب ۱۰ اپنا تھا دل اسکا کسی پر زار ہے	سودا	مژدہ باد اے مرگ عیسیٰ آپ ہی بیمار ہے
خاک ۱۱ بھی اپنی اٹھے تو اس گلی سے اٹھے	نوازش	ہم جہاں جوں نقش پا بیٹھے نہ واں سے اٹھ سکے
یاں تلک ۱۲ کہ اٹھانے کا وقت اپنے قریب آیا	"	اسیر مری بالیں پہ تم اٹھکے نہ بیٹھے
اس لعبت ۱۳ فرنگ کو دکھلا کے قاش دل	:	کہتا ہوں چکھو یہ دل بریاں کا قرص ہے

۱ بدقمار - ہارنے والا ۲ چراغ سے مراد زندگی ہے اور ہوا سے مراد معشوق سے ہے - ہوا سے چراغ بجھ جاتا ہے اسیطرح معشوق کے سامنے عاشق مر جاتا ہے ۳ تضعیف - گنا کرنا یا دگنا کرنا - تلوار نے سر کاٹ کاٹ کر ایک ایک کے دو دو کر دئے ۴ کمال پیدا کرنا تو نصیب نہیں تھا افسوس پورے بے کمال (نہایت نالایق) بھی نہ ہوئے بلکہ بیچوں بیچ رہے وہی مثل ہے دھوبی کا کتا گھر کا نہ گھاٹ کا ۵ بد دماغی - تکبری - غرور - سر ٹکڑے ٹکڑے ہونا - سر پھٹنا ۶ عاشق کا تندرست کرنا بھی برا ہے - بلکہ مریض رہنا ہی اچھا ہے تاکہ معشوق کی بھی آس لگتی ہی رہے ۷ برق گرنا - مصیبت وآفت پڑنا ۸ بن کے بگڑ جانا - پورا ہونے کے قریب کام بگڑ جانا یعنی نہ تو وصل نصیب ہوتا ہے نہ بالکل ناامیدی ملکہ امید وصل میں ہی سینکڑوں غم دل کو جلاتے ہیں +

۹ منہ دیکھو - یعنے یہ منہ اس لایق نہیں جو تیرے حسن کو دیکھ سکے سورج تیری طرف دیکھ بھی نہیں سکتا +

۱۰ طبیب علاج کرنیوالا چونکہ ہمارا معشوق جو کہ (مسیحا) ہے دوسرے پر عاشق ہے اسلئے ہمارے واسطے موت تیار ہے ۱۱ خاک اٹھنا مر کر اٹھنا - نقش پا - وہ پاؤں کا نقش جو زمین پر چلنے سے ہوتا ہے - یعنے ہم معشوق کے دروازے سے مر کر ہی اٹھینگے +

۱۲ اٹھانے کا وقت اٹھکے نہ بیٹھے - ذرا سی دیر بھی نہ بیٹھے +

۱۳ لعبت فرنگ - یورپی معشوق - توس ڈبل روٹی کی قاشیں مکھن سے چرب کی ہوئیں جو انگریز کھاتے ہیں +

* جنازہ اٹھانے کے وقت +

۱ رفتہ رفتہ سخن ہوئے نالے	.	لگے اُڑنے جگر کے پرکالے
۲ بیٹھتا کونے میں ہر دم تجھے تنہا سب سے	سرور	تجھکو لگ چلتے کبھی ہم نے نہ دیکھا سب سے
۳ بیجا ملنے سے ہم ہاتھ ترے دھو بیٹھے	"	خوش رہو کہ تمہیں کھولکے دل رو بیٹھے
۴ اے مصحفی میں رووں کیا پچھلی صحبتوں کو	مصحفی	بن بن کے کھیل ایسے لاکھوں بگڑ گئے ہیں
۵ چھوٹا نہ نزع میں بھی خیال اُسکا اے سرور	سرور	دم بھر گئے ہم اُسیکا دم واپسیں سے
۶ کیا شاخ گل پہ پھول کے بیٹھی ہے عندلیب	"	ڈرتا ہوں میں نہ چشم فلک کو برا لگے
۷ یاں کے جانے سے جی اُلجھتا ہے -	"	کیا ہی دلکش سرا ہے فانی سے +
۸ ہو خاک بھوک کی اُس فاقہ مست کو جھانجھ	نوازش	جو اپنا خون جگر روز ناشتا سمجھے
۹ جس میں باہیں تری حمایل تھیں +	سرور	طوق حسرت سے اب وہ گردن ہے
۱۰ مانند جرس پھٹ گئی چھاتی تو فغاں سے	میرسوز	فریاد کو پہنچا نہ کوئی راہرواں سے
۱۱ رفتار کے چلن سے غضب دل لبھا لیے	.	چھوٹے سے سن میں یار بڑے تم ہو چلبلے
۱۲ بوسہ جو مانگا چشم کا کیا قہر ہو گیا	.	مجھ پر نہ عین بزم میں آنکھیں نکالیے

۱ کثرت غم سے ہر وقت رونا ہی رونا رہ گیا - جگر کے پرکالے اُڑنا - نہایت درد پہنچنا ۲ لگ کر چلنا - بھڑ بڑا کر چلنا - بدن سے بدن چھوا کر چلنا یہ بھی ایک علامت چھیڑ چھاڑ کی ہے ۳ ہاتھ دھو بیٹھنا - ناامید ہونا دل کھولکر رونا بہت رونا +

۴ بن بن کر کھیل بگڑ جانا - کوئی بات بنکر پھر خراب ہو جانا ۵ دم بھرنا - حمایت کرنا - محبت و عشق کرنا دم واپسیں وقت مرگ ۶ پھول کر بیٹھنا - خوش ہو کر اور مغرور ہو کر بیٹھنا - برا لگنا - برا معلوم دینا حسد کرنا +

۷ جی اُلجھنا - گرنا +

۸ خاک ہو - یعنی ہرگز نہ ہو گی - فاقہ مست - جو شخص فاقوں میں بھی خوش رہے - جھانجھ - بھوک کی آگ اور تیزی یعنی جو شخص ہمیشہ خون جگر کھاوے پھر اُسکو بھوک کہاں سے لگے +

۹ حمایل - ترچھی گلے میں ڈالی ہوئیں - طوق حسرت - افسوس کا طوق +

۱۰ جرس - گول گھنٹہ درمیان سے خالی بشکل حلقہ ہوتا ہے جس کو چھاتی پھٹنے سے تشبیہ دی ہے - چھاتی پھٹنا - دکھ پہنچنا - فریاد کو پہنچنا - مدد کرنا +

۱۱ لبھا لینا - فریفتہ کر لینا - چال سے - فریبی - چال باز +

۱۲ آنکھیں نکالنا - نظر قہر سے دیکھنا +

ستاروں کی جھپک جاتی ہے آنکھیں ۔ وہ اُسکے بر میں ملبوس زری ہے

مریخ مجھ سے ہوتا ہے ہر دم جو دو بدو ۔ کرتا لہو لگا کے شہیدوں میں نام ہے

کسی محبوب کا بوٹا سا قد آنکھوں میں پھرتا ہے ۔ چمن میں دیکھکر لے دل سو شمشاد کیا کیجے

ہوئے تیز ہم پر سنگدل تم گالیاں دیکر ۔ زباں کی تیغ کو خوب آپ نے پتھر چٹایا ہے

شب فرقت میں نالوں نے جہاں سر پہ اٹھایا ہے ۔ زمیں کو زلزلہ ہے آسماں چکر میں آیا ہے

فیروزہ اُسے دیکھ کے کھا جاتا ہے ہیرا ۔ چہرہ میں زمرد سے سوا جلوہ گری ہے

شب تاریک فرقت میں کہو کون اپنا دل روشن ۔ چراغ اندھا ہے چربی شمع کی آنکھوں میں چھائی ہے

خدا کے سامنے گردن جھکائیگا ندامت سے ۔ بتوں کو کر کے سجدہ برہمن نے منہ کی کھائی ہے

نہ پہنچا آپ کو بساعد تھپڑ اکر پاس غیروں کے ۔ کلائی ہاتھ میں لیکر مرے دل کو کل آئی ہے

جلانا آتش افروزاں کا کیا مشکل تھا پیر ۔ شبِ غم نالوں نے اکثر آگ دوزخ میں لگائی ہے

میں اسی فکر میں دن رات رہا کرتا ہوں ۔ ایسے ویسے تم سے کیوں آنکھ لڑائی تم نے

آنکھیں ہیں لگی در سے دکھا شکل خدارا ۔ سر پھوڑ رہا ہوں میں دیوار پتھر سے

پتھر الا اور چھاتی پہ ہم دھر چلے ۔ شیریں کو کوہکن کے لئے صابر کر چلے

سمایا ہے جب سے تو آنکھوں میں میری ۔ جدھر دیکھتا ہوں اُدھر تو ہی تو ہے

لئے پھرتی ہے بلبل چونچ میں گل + ۔ شہید ناز کی تربت کہاں ہے ؟

---

٥٠ آنکھیں جھپکنا - شرم آنا - آنکھ چھپنا ہیبت سے دہشت سے - ملبوس زری (سنہری) لباس پہنے ہوئے (یعنے میرے معشوق کے سنہری لباس کو دیکھکر ستارے شرمندہ ہو جاتے ہیں) ٥١ دو بدو ہونا - تکرار کرنا - جھگڑنا - لہو لگاکے شہیدوں میں ملنا ذرا سا کام کرکے پورا حق دار بن جانا ٥٢ بوٹا سا قد - چھوٹا سا اور موزوں قد - آنکھوں میں پھرنا - یاد آنا - شمشاد کو معشوق کے قد سے تشبیہ دیا کرتے ہیں ٥٣ تیز ہونا - غصہ ہونا - پتھر چٹانا - دھار تیز کرنا ٥٤ جہان سر پہ اٹھانا - بہت شور کرنا - چکر میں آنا - گھومنا ٥٥ ہیرا کھانا - خودکشی کرنا - مرنا ٥٦ چراغ اندھا - بے سود - آنکھوں میں چربی چھانا بینائی کم ہوجانا - دکھائی نہ دینا ٥٧ منہ کی کھانا - شکست کھانا ٥٨ سزا پانا ٥٩ دوزخ میں آگ لگانا - جلا دینا +
٦٠ آنکھ لڑانا - نظارہ بازی کرنا - عشق کرنا - ٦١ در سے آنکھیں لگنا - انتظاری کرنا ٦٢ چھاتی پر پتھر دھرنا صدمہ گوارا کرنا ٦٣ آنکھوں میں سمانا - پسند آنا - منظور نظر ہونا +

٦٤ شہید ناز یعنے معشوق کی ناز و کرشمہ کا مارا ہوا عاشق ایسا عالی مرتبہ اور عزیز الوجود ہے کہ بلبل پھول کو باوجود دیکھ اسکا معشوق ہے اس کی نذر چڑھانے کی غرض سے اسکی قبر کو ڈھونڈتی ہے مدعا اس سے عشق کے کمال ظاہر کرنا ہے +

نہیں محتاج زیور کا جسے خوبی خدا نے دی ۔ کہ جیسے خوشنما لگتا ہے دیکھو چاند بن گہنے

حاکم وقت تھے جو لیتے تھے ۔ شہر میں اُسکے ہن برستے تھے

ستم اتنے ناکشتوں سے رویا کئے ۔ سدا فتنہ و شر سویا کئے

صفایا جو اُسکے نظر کر گئے ۔ اُسے دیکھکر سنگ مرمر گئے

غضب سے وہ ہاتھ اپنا سر اُٹھا لئے ۔ اجل کا طمانچہ قسم اُسکی کھائے

تماشا بچھا دکھلانے کو عجیب مثل بازیگر ۔ ظفر ۔ سپہر تحت الثری سے پھینکتا خورشید تھالی کے

ہے کہاں قوس قزح ابر سیہ میں ظاہر ۔ شوخ ۔ رنگ گرگٹ کی سے یہ تونے ہیں گردوں بدلے

کھینچا اپنا ہوا ہے بہت اب یہ داغ ۔ // ۔ صبر تنگ ہے تو دیدۂ پرخوں بدلے

پھول تھے بلبل کے لئے گل ہیں یہ نقل فاتحہ ۔ // ۔ قطرۂ شبنم تو ہے وسواس منہ میں ڈالے

عرق آلودہ ترے دیکھ دہن کو گلرو ۔ // ۔ پڑ گئے لاکھوں ہیں غنچہ پہ گھڑے پانی کے

بیقراری کا جو دم یہ دل بیتاب بھرے ۔ // ۔ پانی غیرت سے وہیں پارۂ سیماب بھرے

دیکھے گر ایسے مردماں اس پر قزاق کا مرے ۔ // ۔ پیٹ میں پانی ابھی کیونکر نہ بادل کے پڑے

لہ حسین کو زیور کی کچھ حاجت نہیں ہے لفظا دیکھنے دو معنی ہے ۳ہ اس شہر کا ہر ایک باشندہ حاکم وقت کی مانند عیش و آرام میں تھا ہن برستا - بہت روپیہ ہونا ۳ہ یہ شعر بادشاہ کے عدل کے بیان میں ہے ستم کا برباد ہونا - بالکل ظلم نہ رہنا - فتنہ کا سونا - فتنہ کا دب جانا - بالکل فتنہ نہ ہونا ۵ہ منظر کرنا - دیکھنا - مرنا - جان قربان کرنا - سنگ - ساتھی یا پتھر ۶ہ قسم اپنے عزیز یا بڑے کی کھایا کرتے ہیں یعنی اُسکا غضب اجل کے طمانچہ سے بھی زیادہ تھا - جبکہ اُسکا غضب آیا وہ فوراً مرا +

۷ہ ترے کھیل میں تحت الثری - مراد زمین کے نیچے کے طبقے سے ہے سورج بالکل تھالی ہوتا ہے اور بازیگر تھالی کے ساتھ قسم قسم کے کھیل کیا کرتے ہیں ۸ہ قوس کمان قزح یعنی زرد و سرخ و سبز یا بمعنی بلند یا منسوب بنام قزح فرشتہ یا کمان و نزد بعضے قزح نام شیطان اُسکو قوس قزح یا شیطان کی کمان یا کمان رستم کہتے ہیں وجہ تسمیہ صریح بالا سے ظاہر ہے - گرگٹ کے سے رنگ بدلنا - تغیر و تبدل ہونا - کبھی کچھ اور کبھی کچھ ۹ہ داغ ہونا - جہت عاجز کرنا - اپنے آپکو جدا سمجھنا بدلے تنزل لگانے سے مطلب یہ کہ میری آنکھوں سے اسقدر خون جاری رہتا ہے جو بادل کے برسنے سے بھی زیادہ ہے ۱۰ہ پھول تیجہ یعنی مردہ کا تیسرے دن کا ختم - نقل نمکین یا میٹھی کھانے کی چیز نقل فاتحہ - دکھانے کی چیز جیسے مردہ کا ختم دیا ہوا ہو طرفہ رنگ وسوسی پیشانی و کنارہ ہر چیز اور پیچھا جو مکان کے آگے بناتے ہیں یہاں مجازاً ہے قطرہ جو بشکل دانہ گولائی میں ہوتا ہے اور اسکو نقل فاتحہ قرار دیا ہے اور اسکے قطرے پھول کے منہ میں ہی ہوتے ہیں ۱۱ہ لاکھوں گھڑے پانی کے پڑنا - نہایت شرمندہ ہونا

۱۲ہ دم بھرنا - دعوی کرنا - پانی بھرنا - غلامی کرنا - شرمندہ ہونا مطلب یہ کہ سیماب پارہ سے بھی زیادہ بیقرار ہے +

۱۳ہ پیٹ میں پانی پڑنا - خوف کے مارے پانی جیسے پتلے دست آنے لگتے ہیں یعنی سیہ رونا دیکھکر بادل بھی خوف کھاتا ہے +

۱ بوسے لے اُٹھا کو ٹھے کر آخر کہا ہے یہ کہا	نظم	نوج تیرے کان بات اُسنے پیٹ کے ہلکے پڑے
۲ یہ دل تیرا آبلہ دیکھا ہے جسکے شوق سے	″	لیلیٰ تنکا دانت میں انگور بھی رہتا ہے
۳ چرخ چڑھا بھی رہا اور سینکڑوں ٹکسے ہوا	″	تڑ ہوکر نہ پیر چرخ پیر سیدھے ہو گئے
۴ ڈوبنا چرخ کا کیا چشم ہم پیچھے نہیں	″	تیسکے دھوکے اتنے ہاتھ ہم پیچھے نہیں پڑے
۵ بزمیں سے کب اُٹھ اوان سر مژگان کے	″	یہ بیس ل جگر سے بہا لئے جا بیٹھے +
۶ عاقبت اس پہنچی ہستی پر کہ ہے نقش برآب	″	چرخ کی مانند کیوں پھرتے ہو ل کھاتے ہو
۷ ہیں وہ سیہ کار روسیہ رو ہوں جن کے	″	سجدہ کی جا سیاہ ہو جسکے سجود سے
۸ کہکشاں اسکو نہ سمجھو خلق کی جانب سے چرخ	″	بیٹھی آنسوؤں پر ہے یہ اپنے کمر باندھے ہوئے
۹ تو جو کاغذ کا چمن میں گل کتر کر پھینکدے	″	اپنے پر منقار سے بلبل کتر کر پھینکدے
۱۰ ناخن غم گر لگے دل کے پھپھولے پر مرے	″	ہو یہ عالم تیز جا کو جیسے لیمو پر پڑے
۱۱ مشکل ہے جتنا چھانا اُتنا کھانا کر کر اے دل	″	ملے کیا خاک اسے دنیا کی جسنے خاک چھانی
۱۲ گویا خدا کے گھر سے پھرینگے وہ اے صنم	″	جتنے کہ تیرے کوچے سے جاکر پھر آئینگے

ل ہاتھا کوٹنا - بدنصیبی پر افسوس کرنا نوج حرف نفی دعا یعنی خدا ایسا نکرے پیٹ ہلکا وہ شخص جسکے پیٹ میں بات نہ پچ سکے - بھید ظاہر کر دینے والا ۲ دانتوں میں تنکا لینا - نہایت عجز و انکسار کرنا یعنے انگور سے بھی زیادہ میرا دل کا آبلہ پھولا ہوا ہے انگور کے منہ میں تنکا ہوتا ہی تو بیٹھا رہتا - اکڑا ہوا رہنا - یانکے بنے ٹھنے خوب صورت ۳ ٹیڑھے ہوکر - آراکر سیدھا ہونا درست ہونا - راستہ آجانا - ۴ کیا حرف استفہام انکاری یعنی کچھ مشکل نہیں - ہاتھ دھوکے پیچھے پڑنا - پیچھا - از حد کوشش کرنا ۵ برا ایک اوزار بڑھئی کا ہوتا ہے جس سے کسی چیز میں سوراخ کرتے ہیں براسے جا بیٹھنگے - سوراخ کرکے جا بیٹھنگے - تحلیل ہوکے جا بیٹھنگے
۶ نقش برآب - نہایت ناپائدار جلد مٹ جانے والی - بل کھاتے پھرنا - غرور کرنا - اکڑنا ۷ سیہ کار روسیہ دونوں بمعنی گنہگار مطلب یہ کہ مہر کی نگینہ کی اندر سے سجدہ کرنے کی جگہ بھی باعث سخت گنہگار ہونے کے سیاہ ہو جاتی ہے +
۸ آنکھوں پر پٹی باندھنا - اندھا بننا - دیدہ و دانستہ غافل اور بے خبر بننا +
۹ تیرے ہاتھ کا کاغذ کا پھول بنا ہوا بھی بلبل کو اصلی پھول سے کہ جسپر وہ عاشق ہوتی ہے زیادہ پسند ہے پر کترنے سے جانور بے بس اور عاجز ہوجاتا ہے گویا بلبل کاغذ کی پھول پر مفتوں ہوکر اپنا یہ حال کرے ۱۰ جسطرح تیز جا کو لیمو پر پڑنے سے اسکو کاٹ دیتا ہے اسیطرح غم کا ناخن دل کو جو عشق سے پھپھولے کی شکل بن رہا ہے فوراً کاٹ دے ۱۱ جتنا چھانا اُتنا کرکرا ہونا جتنا کسی امر کو تحقیق کروگے اُتنی ہی زیادہ مشکل پڑیگی - جسقدر نکتہ چینی کروگے اُتنے ہی جھگڑے پھیلینگے - دنیا کی خاک چھاننا - بیفائدہ جستجو کرنا ۱۲ خدا کے گھر سے پھرنا مرکے بچنا - دوبارہ زندگی پانا یا بطور تمسخر خدا سے منکر ہونا +

۵۱ ہزار تارِ شعاعی کو تاب دے خورشید (چمکا دے)	ظفر	لگے نہ چاک میں جیبِ سحر کے دو ٹانکے
۵۲ تھوکتا بھی دخترِ رز (شراب) پر نہیں مستِ الست (متوالا)	″	جو کہ ہے اس فاحشہ (بدکار) پر عاشق وہ فاحش (بدکار) اور ہے
۵۳ دل کو کرتے ہیں بتاں تھوڑے سے مطلب پہ خراب	″	اینٹ کے واسطے مسجد ہیں یہ ڈھانیوالے
۵۴ خاک میں ہمکو ملاتے ہیں وہ (فاعل) جوں نقشِ قدم	″	زیرِ پا جنکے ہم آنکھیں ہیں بچھانیوالے
۵۵ منہ لگائے کوئی کیا ایسے اُچکوں کو ظفر	″	ہیں جو کمبخت نوالے کو اُچکتے منہ سے
۵۶ ہجر کی شب آپ ہی تیرے کان دلِ بیمار بجے	″	ورنہ ابھی ہے صبح کہاں تین بجے نے چار بجے
۵۷ تو جو کہے کچھ ہمسے بجا تو ہم بھی لائیں حکم بجا	″	تالی دو ہتی بجتی ہے اک ہاتھ سے کیا یار بجے
۵۸ تیس دن چاند کے وعدہ پہ پھراتا ہے مجھے	″	جب ہوا چاند تو غرہ ہی بتاتا ہے مجھے
۵۹ تو بہت پھرتا تھا سرکش کہکشاں نے اسلئے	″	ناک میں تیرے دیا ہے چرخِ گرداں تیر ہے
۶۰ جام سے چوری گیا تو پھر نہیں آنے کا ہاتھ	″	ہم کٹورا ساقیا گر عمر بھر دوڑائینگے
۶۱ دل کیا سینۂ سوزاں پہ اشکوں نے تڑیڑے پانی کے	″	یاں ہے توے پر بوند اگر ہوں لاکھ تڑیڑے پانی
۶۲ سمجھ نہ اشک کے اٹکا کہ یہ وہ آفت ہے	″	لگا کے آگ جو پانی کو ہم تم دوڑے ہے

۵۱ شعاع بشکل سینہ دھاگے کے ہوتی ہے ۔ تاب دینا ۔ چمکانا اور بٹنا ۔ صبح مانند گریبان پھٹے ہوئے کی معلوم دیا کرتی ہے مطلب یہ کہ سورج کے شعاع کی دھاگے سے ہرگز سحر کا گریبان سیا نہ جائیگا ۔ ظاہر ہے کہ آفتاب روشن ہونے سے صبح کا سما نہیں رہتا +

۵۲ تھوکتا بھی نہیں ۔ بالکل توجہ نہیں کرتا الست (یعنی کیا میں خدا نہیں ہوں) جو خدا تعالےٰ نے ارواح کے پیدا کرنیکے وقت کہا تھا ۔ مستِ الست ۔ خدا کا عاشق +

۵۳ اینٹ کے واسطے مسجد ڈھانا ۔ بہت کم فائدہ کے واسطے بڑا نقصان کرنا دل کو مسجد سے تشبیہ دی ہے ۵۴ خاک میں ملانا برباد کرنا پاؤں کے تلے آنکھیں بچھانا ۔ نہایت ناز برداری کرنا ۔ کمالِ خاطر تواضع کرنا ۵۵ منہ لگانا ۔ توجہ کرنا ۔ خاطر کرنا اُچکا ۔ ہاتھ سے اُچک کر چیز لیجانیوالے ۔ لٹیرا ۔ اچکا چور [illegible] ہاتھ سے اچک لینا یا چالاکی سے زبردستی چھین لینا +

۵۶ کان بجنا ۔ کان میں ہر وقت آواز آنا ۔ خواہ مخواہ ۔ خیال کرنا کہ جیسے فلاں آدمی کچھ کہتا ہے +

۵۷ بجا ۔ درست بات ۔ حکم بجا لانا ۔ حکم کے موافق کام کرنا ۔ تالی دو ہتی بجتی ہے ۔ محبت یا لڑائی دونوں طرفوں کے کرنے سے ہی ہوتی ہے

۵۸ تیس دن ۔ پورا مہینہ ۔ ہمیشہ چاند ہونا نیا چاند نکلنا غرہ بتانا ٹال دینا +

۵۹ ناک میں تیر دینا ۔ از حد تنگ کرنا ۔ کہکشاں کو بباعث طولانی ہونے کے تیر سے تشبیہ دیا ہے +

۶۰ کٹورا دوڑانا ۔ کٹورے یا تھلیا کو کسی کلام یا منتر کے زور سے پھرا کر چور کو دریافت کرنا +

۶۱ تڑا تڑا دینا ۔ دھار باندھ کر پانی گرانا ۔ توے پر بوند ۔ جلی بھنی اور جلد فنا ہونیوالی چیز +

۶۲ آگ لگا کر پانی کو دوڑنا ۔ آپ ہی فساد اٹھا کر پھر اسکے رفع کرنے میں کوشش کرنا ۔ نہایت شرارت کرنا +

نہ پیچ و تاب نکلے دل سے نہ آہِ سوزاں	ظفر	رسی جلی بلا سے پر اسکا بل نہ جائے
نہیں آنسو ہوئے رحمت کے فرشتے نازل	″	پاک بالکل ہیں گناہوں سے ندامت والے
عرق آلودہ زلف اُس رخ پہ اک معجز نمائی ہے	″	شب تاریک نے اک تاروں بھری دکھلائی
دل میں میرے وہ سمایا جو ہے عالم پر محیط	″	کیا تماشا ہے ہوا کوزہ میں دریا بند ہے
وہاں لگا میں غیر پالو میں حنا تیرے تو یہاں	″	آگ تلووں سے لگی اور سر میں جا پہنچی
کرے گلہ عدو مجھ سے آ کے گلے چھیڑ ڈالوں میں	″	پر اُس پردے میں تو دکھلاتا اپنے ٹھٹھے تجھے
پردۂ گوش فرشتوں کے پھٹے جاتے ہیں	″	میرا نالہ جو صدا کرتا بلند ابھی سے
بھلے تونے کلام اے بدزباں اونچے کئے	″	ہنسے منہ سے کیا کہا جو سب نے کان اونچے کیے
چمن میں تو جو پژمردہ ہوا ہے دیکھکر اسکو	″	اگر کچھ تجھ میں پانی ہے گل تو ڈوب مرتا
دیکھکر خال اُسکے رخ پر کیونکہ میں حیران ہوں	″	یعنی قائم شعلہ پہ کس وجہ پروانہ رہے
حاشیہ کیا کیا چڑھاتی ہے محبت دیکھئے	″	اب تلک تو یہ کتاب دل معرا صاف ہے
عجب انداز سے ہمکو خط اُس حرافہ نے لکھا	″	نہیں اک حرف جسمیں نامہ بر حرفت سے خالی ہے

رسی جلی پر اُس کا بل نہ جائے - ہر چند سزا پائے مگر غرور اور تکبر کم نہ ہو اگرچہ نقصان اٹھا دے مگر شیخی نہ جاوے
رحمت کے فرشتے نازل ہونا - خدا کا عین فضل ہونا شرم گناہ کے سبب رونے سے خدا تعالے گناہ بخش دیتا ہے گویا
وہ آنسو نہیں رحمت کے فرشتے ہیں معجزہ نمائی دکھلانا - ایسا کام کرنا جسکے کرنے سے اور لوگ عاجز ہوں
عرق آلودہ - پسینے سے بھرا ہوا - زلف کو اندھیری رات سے اور پسینہ کے قطروں کو تاروں سے تشبیہ دی ہے
دل میں سمانا - دل میں خیال جمنا - محیط ہونا - عالم پر محیط - تمام جہان کو گھیرنے والا یعنی خدا - کوزہ میں دریا بند ہونا
بہت بڑے بیان کو مختصر کرنا ناممکن کام کرنا آگ تلووں سے لگ کر سر میں جا کر پہنچنا - سارے تن بدن میں آگ لگ جانا
نہایت ہی غصہ ہونا غضبناک ہونا آگ سے تشبیہ گلا کرنا - شکوہ کے ساتھ مقابلہ کرنا گلے چھیڑ ڈالنا خوب خبر لینا
ٹھٹھے دکھلانا - شوخیاں کرنا مطلب یہ کہ دشمنوں سے تو ہی میرے مقابلے کرتا ہے ورنہ اسکی کیا ہستی ہے جو مجھ سے
مقابلہ کرے کان کے پردے پھٹے جانا ہیبت ناک اور سخت آواز کے صدمہ سے کان کے پردے پھٹ جانا جس سے
سنائی دینا بند ہو جاتا ہے بدزبان - گستاخ - اونچی کلام کرنا - بری باتیں کہنا - سخت کلامی سے پیش آنا کان اونچے کرنا
سننے کے واسطے طیار ہونا پانی مرنا کسی طرح کا عیب ہونا - کھوٹا ہونا مطلب یہ کہ پھول بھی معشوق سے کم درجہ
تیغ کو شعلہ سے اور تل کو سیاہ رنگ کے پروانہ سے تشبیہ دی ہے حیرانی کی بات یہ ہے کہ شعلہ پر پروانہ جلکر مر جایا کرتا ہے
حاشیہ چڑھانا - بات کا بڑھانا - نمک مرچ لگانا
انداز - وضع ڈھول طرف عجب باتیں بنانے والا - چالاک - حرفت ہنر پیشہ بھاڑ چالاکی - فریب

جگائے بخت خوابیدہ گر میرے تو میں جانوں	ظفر	بلا سے نالۂ شبگیر سوتوں کو جگاتا ہے
اگرچہ روسیہ ہوں پر ہوں منظور نظر سب کا	"	مجھے آنکھوں سے کاجل کی طرح ہر اک لگاتا ہے
ظفر منہ کس کا میدان سخن میں منہ پھرے تیرے	"	کہ جو آتا ہے وہ اپنے چھپاتا منہ کو آتا ہے
صورت کو تیری عالم تصویر دیکھکر	"	کان اپنے لیں مصور چیں نے پکڑ لئے
غرور حسن سے یہ مہوشوں کو بے دماغی ہے	"	دماغ اب انکے زیر آسماں پائے نہیں جاتے
اُس سخت جاں پہ دانت لگی پیسنے اجل	"	دندانے اُسکی تیغ کی جو باڑ میں پڑے
بھرے کیا کوٹ کوٹ آنکھوں میں موتی تیرے ہوش کے	"	عجب کیا ہوں اگر انجم نثار آنکھوں کے اوپر سے
دیے جواب جو اُسنے نہ قاصد آڑے	"	کچھ آ گیا ترا شاید لیا دیا آڑے
تمہاری زلف کو لے شانہ آڑے ہاتھوں خوب	"	اگر نہ پیچ میں آجائے دل مرا آڑے
کیا تھا تیری چین جبیں کی لکیر ہے	"	یہ دل اُسی لکیر پہ میرا فقیر ہے
روز ہے تلخی غم اور ہر روز ہے جی بے مزا	"	دیکھئے کسدن پھریں گردش کے دن کیسے بھلے
آج مہتابی پہ کیا کوئی مہ دلخواہ ہے	"	چھپتی پھر پانی میں ڈوبا شرم سے جو ماہ ہے

۱ے شبگیر - صبح صبح ہونے سے پہلے چلا جانا - آدھی اور آخر رات کو بھی کہتے ہیں - نالۂ شبگیر تمام رات کا رونا - بخت خوابیدہ سویا ہوا نصیب - بد نصیب - مطلب یہ کہ میری تمام رات کی ہائے واویلا اگر میری نصیب کو بھی جگا دیوے تو میں اسکا قایل ہو جاؤں ۲ے روسیہ کالے منہ والا - گنہگار - منظور نظر - وہ شخص جو آنکھ کو بھلا معلوم دیوے - مرغوب طبع آنکھوں لگانا - بہت عزت کرنا - عزیز سمجھنا ۳ے منہ کسکا بطور استفہام انکاری یعنی کسیکی طاقت نہیں منہ پھیرنا - مقابلہ کرنا

منہ چھپاتا - شرماتا ۴ے بے دماغی - گھمنڈ - غرور دماغ نہیں پایا جانا - غرور کا ٹھکانا ہی نہیں - از حد مغرور ہے ۴ے عالم تصویر نہایت خوبصورت - مصور چیں ارژنگ - ارژنگ جو کامل اور استاد فن مصوری میں تھا - کان پکڑ لینا کسی کے کمال یا خوبی کا قائل ہونا کیونکہ اپنے سے بڑا مان لینا ۵ے سخت جان جسکی جان سختی اور مشکل سے نکلے دانت پیسنا - نہایت خفا ہونا باڑ دھار مطلب یہ کہ میں ایسا سخت جان ہوں کہ موت کی تلوار میں بھی میرے مارنے کے سبب دندانے پڑ گئے مگر میری جان نہ نکلی ۶ے آنکھوں میں موتی کوٹ کوٹ کے بھرنا - نہایت چمکیلی اور رسیلی خوبصورت آنکھیں ہونا +

۷ے آڑے جواب دینا الٹے اور سخت جواب دینا آڑے آنا - مصیبت کیوقت کسی کی مدد کرنا روک اور پناہ بننا - لیا دیا خیرات اور خدا کے نام دیا ہوا روپیہ پیسہ +

۸ے آڑے ہاتھوں لینا - گھسیٹ لینا - سخت سست کہنا لعنت ملامت کرنا - آڑے آنا - روک بننا +

۹ے چین جبیں - ماتھے میں بل ڈالنا - لکیر پر فقیر ہونا - پرانی رسوم پر چلنا اور عاشق ہونا مرنا یہاں آخر معنی مراد ہیں +

۱۰ے گردش کے دن نحوست کے دن - مصیبت کا زمانہ ۱۱ے مہتابی چھوٹی سی عمارت جو حوض کے کنارے چاندنی کا لطف دیکھنے کے لئے بنا لیتے ہیں - چھپنی پھر پانی میں ڈوبنا - نہایت شرمندہ اور پشیمان ہونا +

نسخہ[۱] مرے مرض کا پاتے نہیں اطبا	ظفر	دھو دھو کے ہیں وہ آپ ہی اپنی کتاب پیتے
خوں[۲] اپنا گراؤں جو گرے انکا پسینا	״	اور ہائے ستم وہ مرے لوہو کے ہوں پیاسے
کھینچنا[۳] الفت میں دل سے آہ کا اچھا تو ہے	״	لگ گیا تو تیر اے ظالم نہیں تکا تو ہے
برا[۴] بھی وقت پر بعضا ایسا کام آتا ہے	״	کہ جیسے مفلسی میں کھوٹا پیسا کام آتا ہے
کرے[۵] ہی تربیت کیا خاک شیخ اپنے مریدوں کو	״	مگر یہ گاودی یونہی گدھے سے ہانک لیتا ہے
دیکھکر[۶] جسکو ید بیضا (تعلیم) خجل ہوئے نگار	״	وہ ترے دست حنائی میں حنا کا چور ہے
سچ[۷] ہے دنیا کو اگر دھوکے کی ٹٹی کہئے (معشوق)	״	اے ظفر کھلتے کسی پر نہیں ہانکے دھوکے
دیکھئے[۸] اس چشم کو جو ترک فلک	״	ابھی ترکی تمام ہوئی ہے
تالو[۹] اسنے جو گلستاں کی ہوس میں کھینچے (پیچے)	״	تسمے صیاد نے بلبل کے قفس (پنجرا) میں کھینچے
گرم[۱۰] اشکوں سے مرے تپ جو چڑھے دریا کو	״	شکل تبخالہ حباب لب ساحل بن جائے
کام[۱۱] نالوں سے جو بیمار جدائی لیتے	״	تو خبر چرخ کی یہ تیر ہوائی لیتے
تری[۱۲] چشموں سے ہمچشمی اگر بادام کچھ کرتا	״	تو اٹھکر ہم اسے دانتوں میں اے دلبر چبا جاتے
جو[۱۳] صد چاک دل اپنا دوں بہر شانہ	״	وہ گل اس میں سو شاخسانے نکالے

۱ دھو دھو کے کتاب اپنا ایسے موقع پر طنزاً کہا کرتے ہیں جب اوس سے کچھ فائدہ حاصل نہ ہو ۲ پسینہ کی جگہ خون گرانا کسی کے واسطے اپنی جان دینا نہایت محبت رکھنا لوہو کے پیاسے نہایت دکھ دینے والے ۳ لگ گیا تیر نہیں تکا ہے اگر مراد حاصل ہوگئی تو بہتر ہوا ورنہ کچھ ہرج بھی نہیں ۴ کھوٹا پیسہ کام آتا ہے اپنی ہی نکمی چیز ضرورت کیوقت کام آجاتی ہے ۵ کیا خاک یعنی کچھ نہیں کرتا۔ گاودی۔ بیوقوف۔ احمق۔ گدھے سے ہانک لیتا ہے۔ خراب کرتا ہے اونکی اوقات ضایع کرتا ہے ۶ ید بیضا (سفید ہاتھ) حضرت موسےٰ علیہ السلام کا معجزہ تھا کہ اپنے ہاتھ کو بغل سے مس کرکے نکالتے تھے تو سورج کے مانند نورانی ہوجاتا تھا۔ حنا کا چور وہ سفیدی جو ہاتھ یا پاؤں میں بیچ لگانے مہندی کے باقی رہ جاتی ہے ۷ دھوکے کی ٹٹی فریب اور مکر ۸ ترک فلک (آسمان کا سپاہی) ستارۂ مریخ۔ ترکی تمام ہونا۔ زور نکلجانا غرور کم ہوجانا مطلب یہ کہ تیری آنکھ فتنہ سازی اور جلادی میں جلاد آسمان یعنی ستارۂ مریخ سے بھی بڑھکر ہے ۹ تسمے کھینچنا۔ بہت مارنا ۱۰ تبخالہ چھوٹے چھوٹے آبلے جو تپ کی گرمی سے لب پر پڑ جاتے ہیں حباب لب ساحل کنارہ دریا کے نزدیک کا ببلا جو زیادہ پھولا ہوا اور ببلا ہونے والا ہوتا ہے۔ مطلب یہ کہ میرے آنسوؤں میں اسقدر سوزش ہے کہ اوسکے تاثیر سے دریا کو بھی تپ چڑھجائے اور ببلا لب ساحل پھولا بنے ۱۱ تیر ہوائی وہ تیر جو ہوا کے رُخ آسمان کیطرف چھوڑا جاتا ہے خبر لینا طنزاً ٹھیک بنانا۔ مارنا۔ سزا دینا ۱۲ بادام شکل آنکھ ہوتا ہے۔ ہمچشمی کرنا۔ برابری کا دعویٰ کرنا دانتوں میں چبا جانا۔ کھا لینا۔ جیتا نہ چھوڑنا ہمت تنگ کرنا ۱۳ سو شاخسانے نکالنا۔ کسی کام یا شخص میں عیب یا نقص نکالنا۔ نکتہ چینی کرنا ؎

اشارے سے تمہاری ہو تیزی طبیعت	ظفر	تم نے تو اے ظفر کان اہل سخن کے کترے
شبنم نے گل کے کان میں سیماب بھر دیا	"	کیا خاک پھر مزے اُڑیں بلبل کی ریز کے
کیے سوختہ جانوں سے کیا خطا آ پہنچی	"	جلے پھپھولے جو تم جی کے پھوڑتے آسے
اس کان سے اُس کان اُڑا دیتے ہیں	"	کان میں ہم نہیں ناصح کی نصیحت رکھتے
کیا نزاکت سے بیٹھے ہیں گویا +	"	ہیں وہ پھولوں میں اب تلے بیٹھے
کیوں ہوا کی رسیاں بٹتے ہو کب ہمسے آہ	سحر	تم تو آندھی ہو مجھے تہمت لگانے کے لیے
نہ رقیب تعلق سے طبیعت پاک ہے	نسیم دہلوی	دامن مدفن ہمارا سو جگہ سے چاک ہے
عصمت دیدۂ زنجیر ہے	"	آنکھ اپنی تہمت نظارگی سے پاک ہے
توبہ شکن لے توبہ معاف لے پاس تقوی اٹھ	"	ولولے ہیں مستیوں کے دخت رز کی تاک ہے
اپنے دم سے ہے فقط آبادی زنداں کی دھوم	"	ہم نہیں تو دیدۂ زنجیر میں بھی خاک ہے
خاطر گل عاشقوں کو بھی جو منظور مزاج	"	بلبلے اثر ہو کر اثر شور عنادل میں رہے
رشک ہے تا طاقت کی صورت ہر قدم پر گر پڑے	"	وہ مسافر تھے کبھی آکر نہ منزل میں رہے

ؔ کان کترنا - نہایت چالاکی دکھانا - کسی سے کسی کام میں بڑھ جانا ؔ اوس - شکل پارہ ہوتی ہے کان میں پارہ بھر دینا بہرہ بنانا - ریز - جانور کا گانا - چہچہانا ؔ جلے پھپھولے پھوڑنا - شکایت آمیز باتوں سے اپنے دل کا رنج ظاہر کرنا - دل کا بخار نکلنا ؔ اس کان سے اُس کان اُڑا دیتے ہیں - بالکل اسکی طرف توجہ نہیں کرتے ؔ پھولوں میں تلنا پھولوں جیسا وزن ہونا - نہایت نازک بدن ہونا ؔ ہوا کی رسیاں بٹنا - کسی کے ذمہ جھوٹا الزام لگانا آندھی ہے نہایت تیز و چالاک ہے ؔ قید تعلق دنیا کی بکھیڑے - مدفن دفن کرنے کی جگہ یعنی قبر مطلب یہ کہ ہمیں دنیا کے بکھیڑوں سے اسقدر نفرت ہے کہ قبر بھی سیکڑوں جگہ سے کھلی ہوئی ہے اور دامن کا پھٹنا آزادی کا نشان ہے ؔ عصمت - پاکدامنی - نظارگی دیکھنا - دیدار بازی کرنا مطلب یہ کہ ہمیں خیال پاکدامنی میں کسی چیز کی طرف ہی نہیں دیکھتا اور زنجیر کی آنکھ بے حلقہ دیدہ کی ہوتی ہے +

ؔ توبہ گناہ سے پھرنا - تقوی خدا سے ڈرنا اور پرہیزگاری ولولہ شور جوش دخت رز شراب تاک نظر سے دیکھنا مطلب یہ کہ اے توبہ والے تقوے آجکل مہربانی کرکے ہمارے پاس سے چلی جا +

ؔ اپنے دم سے ہمارے سبب سے - دیدہ میں خاک ہونا - تباہ حالت میں ہونا مطلب ہے کہ جب قید ہی نہ ہوگا تو زنجیر بھی مٹی میں مل جائے گی + ؔ عنادل جمع عندلیب کی بلبلیں مطلب یہ کہ عاشق یعنی بلبل کو خود اپنی معشوق یعنی گل کی تکلیف اور پژمردگی منظور نہیں اسی واسطے اُسکی فریاد بے تاثیر ہو گئی ورنہ ضرور اثر ہوتا ؔ منزل - اُترنے کی جگہ - اپنا گھر مطلب یہ کہ تو آگے کو چلا گیا تھک کر ہر قدم پر گر پڑے اسواسطے مسافر کہا - آنسو کی منزل آنکھ ہے اور وہ وہاں نہیں ٹھیرتا +

۱ تیرہ بختی نے بھی دکھلائی ہمیں آخر فروغ	نسیم	ہو داغ ہو کر ہم کنارہ ماہِ کامل میں رہے
۲ نامِ آزادی زباں پر آگیا تھا اسلئے	"	پاؤں میرے مدتوں قیدِ سلاسل میں رہے
۳ دیدۂ گریاں کی عزت کسقدر دریا نے کی	"	اشک جو ٹپکے مرے دامانِ ساحل میں رہے
۴ غیرتِ آمد شدِ دشمن سے تلوؤں سے لگی	مومن	جل بجھینگے اب کہ حالِ مشعلِ منکوس ہے
۵ گو کہ ہم صفحۂ ہستی پہ تھے اک حرفِ غلط	"	لیکن اُٹھے بھی تو اک نقش بٹھا کے اُٹھے
۶ نہ دیتا بوسۂ پا گو فلک جھکتا زمیں پر ہے	"	کہ یہ جتنا زمیں کے نیچے ہے اُتنا زمیں پر ہے
۷ کھاتا ہوں محبت میں اس آدابسے میں گل	"	گویا شجرِ وادیِ ایمن کا ثمر ہے
۸ ہے اعتماد مرے بختِ خفتہ پر کیا کیا	"	وگرنہ خواب کہاں چشمِ پاسباں کیلئے
۹ دم ترا شوخیوں سے ناک میں لائے	"	سونگھ کر بو کو تری ناک چڑھائے
۱۰ دستِ گلگلیوں سے لپنے عطر لگائے	"	بگڑے جتنا تو اور تجھکو بنائے
۱۱ طعن و تشنیع ہی سے کام رکھے	"	جاسے جائے کو تیرے نام رکھے
۱۲ اپنے پیدا کئے یوں چاہنے والے تم نے	"	گھر میں بیٹھے ہوئے یہ پاؤں نکالے تمنے

۱ تیرہ بختی (سیاہ نصیب ہونا) بدبختی فروغ - روشنی اور چمک - چاند میں بھی ایک کنارہ کی طرف دھبہ ہوتا ہے کنار کنا اور بغل میں رہنا - مفرور جگہ رہنا ۲ سلاسل جمع سلسلہ کی زنجیریں چونکہ عاشق کی دعا اُلٹی پڑتی ہے اسواسطے آزادی کے چاہنے سے بیڑیاں نصیب ہوئیں ۳ دریا کے دونو کنارے اُسکے دامن میں اور بڑی پیاری چیز کو دامن میں لیا کرتے ہیں مطلب یہ کہ آنکھوں کا رونا اسقدر ہے کہ وہ بہکر دریا میں پہنچتے ہیں ۴ آمدشد آنا جانا تلووں سے لگنا کسی بات کا نہایت خیال اور فکر ہونا - جل بجھنا - نہایت رنج ہونا - مشعل منکوس - اُلٹی ہوئی مشعل اور اُلٹی ہوئی مشعل کو بہت جلد آگ لگ اُٹھتی ہے ۵ صفحۂ ہستی - مرادِ دنیا حرف غلط حرف کو کاٹتے یا چھیلتے یا دھوتے ہیں تو اُسکا نشان باقی رہجاتا ہے یہی ہمارا حال ہے نقش بٹھانا - نشان چھوڑ جانا - حکومت کرنا ۶ جتنا زمین کے نیچے ہے اُتنا ہی اوپر ہے - نہایت ہی شریر اور چالاک ہے - حد نظر پر آسمان اور زمین ملے ہوئے دکھائی دیتے ہیں اُسیکو آسمان کا جھکنا بیان کیا ہے - گویا آسمان تیرے پاؤں چومنے کو جھکتا ہے ۷ گل کھانا معشوق کے چھلے یا کسی اور زیور سے اپنے ماتھے یا کسی اور عضو پہ گرم کرکے داغ دینا جو علامت عشق سمجھتے ہیں اُسکو وادی ایمن کے درخت کے پھل سے تشبیہ دی ہے جو نہایت متبرک ہے وادی ایمن کا بیان پہلے مفصل لکھا گیا ہے ۸ پاسبان اس سبب سے سو گیا ہے کہ وہ جانتا ہے کہ میں کتنا ہی شور کروں اسکا نصیب کبھی بھی نہ جاگیگا +
۹ دم ناک میں آنا - تنگ کرنا - ناک چڑھانا - نفرت کرنا - ناراض ہونا ۱۰ بگڑنا - ناموافق ہونا - غصہ ہونا بنانا اُلٹا مسخرہ کرنا - ٹھٹھا - ہنسی اُڑانا - ہجو کرنا ۱۱ طعن عیب گیری کرنا - تشنیع برا کہنا - ملامت کرنا - نام رکھنا - برا کہنا - عیب لگانا ۱۲ پاؤں نکالنا - سرکش ہو جانا - بد چلن ہونا +

تیغ ابرو[1] کی یہ جنبش ہو کہ بس تو کٹ جائے	مومن	دست مژگاں کے اشارے سے کلیجا پھٹ جائے
چپ ہی لگ جائے[2] تجھے جب وہ فسوں گر بولے	″	ہر جگہ بند کرے جب وہ زباں کو کھولے
ذکر[3] درماں سے اور درد بڑھے	″	نام تبرید سے بخار چڑھے +
پاس[4] اپنے بٹھا لے سے تیرے	″	کھڑے ہوتے ہیں رونگٹے میرے
پھر کھجائے[5] ہے ہتیلی دیکھوں	″	سیمتن کو لسا ہاتھ آتا ہے
زندگی[6] کے ہمیں لالے پڑے	″	ہائے کیں بیدرد کے پالے پڑے
ہو گئے[7] کیا آتش حل کردہ لے ساقی شراب	ناسخ	تاک میں بھی دانۂ انگور تبخالے ہوئے
تجھ بن[8] اے رشک چمن نرگس اگر بیمار ہے	″	باغ میں لالہ کو اپنے زیست کے لالے ہوئے
گر کسی[9] مہوش کو دیکھے ہے	سودا	شیخ بھی اپنی آنکھیں سیکے ہے
آم[10] کا کون مرد میدان ہے	غالب	ثمر و شاخ گوی و چوگاں ہے
خیال[11] خواب راحت ہے علاج بدگمانی کیا	مومن	وہ کافر گور میں مومن مرا شانہ ہلاتا ہے
صورت[12] شمع ہوں ہر چند فروغ محفل	آتش	بات کرنے نہیں پاتا کہ زباں کٹتی ہے

[1] ابرو بشکل تلوار ہوتی ہے۔ کٹ جانا کسی چیز پر فریفتہ ہو جانا۔ کسی کے طعنہ سے دل میں رنج ہونا۔ کلیجا پھٹنا سخت صدمہ پہنچنا [2] چپ لگنا کسی بات کا پیچ پڑ جانا۔ حیرت کے سبب کوئی کام کرنا بند کرنا۔ روک دینا۔ زبان کھولنا۔ بولنا +

[3] تبرید دسر دکرنا۔ ٹھنڈی دوائیں۔ بخار چڑھنا تپ لگنا۔ وحشت کے مارے کانپنا [4] رونگٹے کھڑے ہونا ڈرنا وحشت کھانا [5] ہتھیلی کھجانا روپیہ ملنے کی علامت۔ ظاہر ہونا۔ سیم تن وہ شخص جسکا بدن چاندی جیسا سفید ہو ہاتھ آنا ملنا +

[6] لالے پڑنا۔ ناامیدی ہونا۔ بلا میں پھنسنا۔ پالے پڑنا۔ معاملہ پڑنا کسی کے اختیار میں ہونا [7] حل گھولنا تبخالہ چھوٹے چھوٹے چھالے۔ جو تپ کی گرمی سے لب پر پڑ جاتے ہیں مطلب یہ کہ بغیر ساقی شراب بھی صرف حل کی ہوئی آگ نہیں نہیں معلوم ہوتی بلکہ دانہ انگور بھی سوزش کے سبب پھپھولا بن گیا۔ شراب سرخی اور گرمی میں آگ سے مشابہ ہوتی ہے +

[8] رشک چمن وہ شخص جسکی خوبی دیکھکر چمن بھی حسد کرے۔ نرگس کے پھول کو چشم بیمار سے تشبیہ دیتے ہیں کیونکہ چشم بیمار کی آنکھ بباعث جاگنے کے کھلی ہوئی اور نیند کی مخمور رہتی ہے۔ لالے ہونا ناامید ہونا [9] آنکھیں سیکنا حسینوں کو دیکھنے سے آنکھوں کو آرام پہنچانا۔ دیدار بازی کرنا +

[10] مرد میداں۔ برابر کا لڑنے والا۔ ثمر بشکل گیند اور شاخ بشکل چوگان ہے اور یہ دونوں چیزیں جو مقابلہ کرنیکا سامان ہے آم کے پاس موجود ہے جسکو دلیری ہو آم سے مقابلہ کر لیوے یعنی اوسکے برابر کا دوسرا پھل نہیں ہے +

[11] خیال خواب وہ خیال جو حالت خواب میں آدمی کو آتا ہے یعنی صرف وہی بات جسکی کچھ اصل نہیں ہوتی مطلب یہ کہ مجھے راحت ملنا تو نصیب نہیں مگر معشوق کو یہ گمان ہے کہ یہ قبر میں آرام سے پڑا سوتا ہے اب اس بدگمانی کا کیا علاج

[12] فروغ محفل محفل کی روشنی اور رونق کا باعث۔ زبان کٹتی ہے بالکل بولنے نہیں پاتا ہوں +

[1] دنیا و دیں کے ربط کی رسّی کو کاٹ کے	نذیر احمد	دھوبی کے کتّے ہوگئے گھر کے نہ گھاٹ کے
[2] جاگو کہ شرط باندھ کے مُردوں سے سو چکے	؍؍	خارِ قنوطِ راہ تمنّا میں بو چکے
[3] بس جنتری میں قبر کی سب بل نکل گئے	؍؍	رکھنے کے ساتھ لحد کے سانچہ میں ڈھل گئے
[4] بخت بیدار ہوئے سبزۂ خوابیدہ کے	قطب الدین	دن پھرے شکرِ خدا بلبلِ غمدیدہ کے
[5] زلف ناگن تھی حمل سے کیا کیا شانہ نے آہ	۔	چیر کر اُسکا شکم لاکھوں سپولے کر لیے
[6] تشنہ بھی کوئی تم سے ہوا کامیاب ہے	۔	یا مثلِ گوہر اپنے ہی چہرہ پر آب ہے
[7] اب کون ہے رقیبوں کا ڈر کیا کرینگے ہم	۔	ہم تو بُروں کی جان کو پہلے ہی رو چکے
[8] رفوگر میں کہاں طاقت جو ٹانکے عشق کے ٹانکے	۔	اگر دیکھے مرا سینہ رفو چکر میں آجائے
[9] مزا برسات کا دیکھو تو ان آنکھوں میں آ بیٹھو	۔	سفیدی ہے سیاہی ہے شفق ہے ابرِ باراں ہے
[10] آبلۂ پا جب سے کھائے اُس دلِ رنجور نے	۔	دانت میں تنکا دبایا خوشۂ انگور نے
[11] جلا تو دونو دیتے ہیں ولیکن فرق اتنا ہے	۔	مسیحا قُم باذن اللہ سے دلدار ٹھوکر سے
[12] کنیاتے تھے محنت سے نہ آرام سے بھٹکتے	۔	کوشش کی گھٹا میں تھے وہ بجلی سے کڑکتے
[13] سفلے تھے مشیر اور مصاحب تھے چھچھورے	۔	وہ عقل کے تو دشمن اور انسے بھی کورے

[1] دھوبی کا کتا گھر کا نہ گھاٹ کا - نہ دین کا نہ دنیا کا - کسی کام کا نہیں [2] مردوں سے شرط باندھکر سونا - نہایت غفلت سے سونا - بیدار نہونا [3] جنتری - سناروں کا ایک اوزار لوہے کا ہوتا ہے جس میں بہت سے چھوٹے بڑے سوراخ ہوتے ہیں چاندی وغیرہ کا تار اُس میں کھینچنے سے بالکل سیدھا ہو جاتا ہے - بل نکل گئے - سب شرارتیں جاتی رہیں - سانچہ میں ڈھلنا کسی دوسری چیز کی صورت قبول کرنا - ویسا ہی ہو جانا [4] بخت بیدار ہونا - نصیب بامراد ہونا - دن پھرنا - اچھے دن آنا [5] زلف کے پیچ و خم کو چھوٹے چھوٹے سپولے کہا ہے [6] تشنہ (پیاسا) - خواستگار - کامیاب - بامراد - موتی - آب (چمک) رکھتا ہے لیکن اُس سے دوسرے کو فائدہ نہیں [7] بُرے - دشمن - رقیب - جان کو رونا - کسی کا مرنا چاہنا - بددعا دینا [8] رفوگر - سوت سے پھٹا ہوا کپڑا درست کرنیوالا - ٹانکے ایک معنی دھاگہ کی سلائی دوسرا فعل - چکر میں آنا مصیبت میں پھنسنا - آفت میں گرفتار ہونا - متحیر ہونا [9] آنکھ کے ڈھیلے میں سفیدی اور سیاہی ہوتی ہے شفق آنکھ کی سرخی جو رونے کی کثرت سے پیدا ہو جاتی ہے - ابر و باراں - آنسو رونا - پس یہ سب لوازمے برسات کے ہیں ❊

[10] دانت میں تنکا دبانا - نہایت عجز و انکسار ظاہر کرنا - گڑگڑانا - جان بخشی چاہنا مطلب یہ کہ عاشق کے پاؤں کے آبلے انگور کے خوشہ سے بھی زیادہ پھولے ہوئے ہیں [11] جلانا - زندہ کرنا - مسیحا لقب حضرت عیسیٰ علیہ السلام قُم باذن اللہ (کھڑا ہو خدا کے حکم سے) مطلب یہ کہ حضرت عیسیٰ تو خدا کا نام لیکر مردہ کو زندہ کرتا ہے مگر میرا معشوق صرف ٹھوکر لگانے سے زندہ کر دیتا ہے اسیواسطے اُسکو فوقیت حاصل ہے [12] کنیانا - خوف کرنا - ڈرنا - ٹل جانا - بجلی کی طرح کڑکنا - مستعد رہنا - خوب کوشش کرنا [13] چھچھورے - لڑکوں جیسے کام کرنیوالا - کم حوصلہ - نادان - عقل کے دشمن - بیوقوف - احمق ❊

اوروں سے تو بودے نہ تھے مانا کہ ہم ایسے	اسمعیل	میدان سے کیوں بھاگ گئے لوگ دم ایسے
یہی حال دنیا میں اُس قوم کا ہے	مقبول	بھنور میں جہاز آکے جسکا گھرا ہے
گھٹا سر پہ ادبار کی چھا رہی ہے	"	فلاکت سماں اپنا دکھلا رہی ہے
نحوست پس و پیش منڈلا رہی ہے	"	چپ و راست سے یہ صدا آرہی ہے
نہ ٹلتے تھے ہرگز جو اَڑ بیٹھتے تھے	"	سلجھتے نہ تھے جب جھگڑ بیٹھتے تھے
وہ نبتین جو ہیں آج گردوں کے تارے	"	دُھندلکے میں پستی کے پنہاں تھے سارے
بہار اب جو دنیا میں آئی ہوئی ہے	"	یہ سب پود انہی کی لگائی ہوئی ہے
عرب ہی نے دل اُنکے جاکر اُبھارے	"	عرب ہی سے وہ بھرنے سیکھے ترارے
یہی عیب ہے سب کو کھویا ہے جسنے	"	یہیں ناؤ بھر کر ڈبویا ہے جسنے +
توبہ تو خدا نہ تھے ہم لیکن	شوق	دی ہمکو بدلنے کی خدائی ہم نے
آخر ہوئے تحقیر کے ہم پر ریلے	"	اپنے ہاتھوں سے ہم نے پاپڑ بیلے
جو لوگ ہیں لا الٰہ الا اللہ پر	"	سب ایک ہی تھیلی کے ہیں چٹے بٹے
باد زمانہ اور بشر باد نما	"	بدلے جو ہوا تو رخ بدلنا ہی پڑے
یا سوجھتی تھی فلک کی یا خاک ہیں ہم	"	برباد کرے نصیب برباد کرے +

سلہ بودے کمزور۔ کم ہمت + لوگ دم بھاگنا بے حمیتی سے بھاگنا سلہ بھنور میں جہاز گھرنا کام تباہ ہونا کام میں بربادی کے قریب ہونا سلہ ادبار کی گھٹا چھانا بدبختی اور تباہ حالی پیش آنا + فلاکت زمانہ کی گردش۔ مفلسی۔ سماں دکھلانا پوری کیفیت ظاہر کرنا + سلہ منڈلانا صدمہ پہنچانے کی غرض سے کسی کے اردگرد چکر کھانا سلہ اڑ بیٹھنا ہٹ کرنا۔ پاس سے نہ ٹلنا۔ جھگڑنا + سلجھنا حساب صاف کرنا۔ فیصلہ کرنا + سلہ نبتین قومیں + گردوں کے تارے بڑے ہوشیار ناممکن کام کر دکھانے والے۔ موجد فن + دھندلکا اندھیرا سلہ بہار آنا جوبن آنا۔ مراد ہر قسم کی ترقی اور علمی و شستگی اور تہذیب ہے۔ پود لگانا مراد کسی کام کو شروع کرنا۔ ایجاد کرنا + سلہ عرب مراد اہل عرب ہے۔ دل اُبھارنا کسی کام پر آمادہ کرنا + ترارے بھرنا کسی کام میں نہایت مہارت ہونا۔ کوئی کام پھرتی کے ساتھ کرنا سلہ ناؤ بھر کر ڈبونا بالکل تباہ و برباد کر دینا سلہ توبہ توبہ گناہ سے باز آنا۔ پناہ مانگنا + خدائی صاحبی۔ خدا ہونا زبردست حکومت ہونا + سلہ ریلے ہونا متواتر اور پے در پے حملے ہونا + اپنے ہاتھوں پاپڑ بیلنا خود مصیبت میں پھنسنا سلہ لا الٰہ الا اللہ (نہیں کوئی عبادت کے لائق سوائے اللہ کے)۔ لا الٰہ الا اللہ پڑھنا۔ توحید کا قائل ہونا + ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ایک ہی استاد کے شاگرد۔ ایک جیسے سب یکساں + سلہ باد نما ہوا کا رخ بتلانیوالا آلہ۔ جیسے لڑکے پھرکی بنا لیتے ہیں + ہوا کی طرف رخ بدلنا چاہیے زمانہ کے موافق اور حسب موقع کام کرنا چاہیے جس طرح باد نما ہوا کے رخ بدلتا ہے + سلہ فلک کی سوجھنا دور کی سوجھنا۔ عالی دماغ ہونا

مصرعِ اول	شاعر	مصرعِ ثانی
اِتنا[٥١] بیوہ کے عقدِ ثانی سے گریز	۔	کالا منہ ہوگا کل خدا کے آگے
اِسلام[٥٢] کو خود خوار کیا ہم نے آہ	۔	اپنے حق میں ہیں آپ کانٹے بوئے
نقشِ[٥٣] تسخیر ہر اک دل پہ جمایا جسنے	۔	سکہ ہمدردیِ عالم کا بٹھایا جسنے
جس[٥٤] میں آنے کو خزاں ہووہی گلشن نہ رہے	۔	جس پہ گرنے کو ہو بجلی وہی خرمن نہ رہے
ایک[٥٥] دل ہمیں آرزو سے خالی	ولی	ہر جا ہے محال اگر خلا ہے
رکھے[٥٦] سیپارۂ دل کھول آگے عندلیبوں کے (بلبلوں)	خان آرزو	چمن میں آج گویا پھول ہیں تیرے شہیدوں کے
دل[٥٧] پہنچا ہلاکت کو بہت کھینچ کسالا (مرنا)	میر	لے یار مرے سلمہ اللہ تعالے
نہ[٥٨] پھول لے آرسی گر یار کو تجھ سے محبت ہے		نہیں ہے اعتبار اسکا یہ منہ دیکھے کی الفت ہے
آسیا[٥٩] کہتی ہے ہر صبح باوازِ بلند	عرش	رزق سے بھرتا ہے رزاق (خدا) دہن پتھر کے
کہ[٦٠] دیکھ تو ستم سے سرِ تیغ تلے دھرے	سودا	پیارے یہ ہمیں سے ہو سرکار کو ہر مرد کے
کیوں[٦١] نہ روئیں پھوٹ کر ہم قصرِ جاناں (محل) کے تلے	ناسخ	دیدۂ تر اپنے دریا میں کرارا چاہیئے
تنگ[٦٢] اس وحشت کدہ میں ہیچ ہمیں ایسے جوشِ جنوں	”	عرش کے سقف مُحدّب (شادی) کو لتاڑا چاہیئے

٥١ عقدِ ثانی ۔ دوسرا نکاح کردینا کالا منہ ہونا ۔ رسوا ہونا ٥٢ اپنے حق میں آپ کانٹے بونا ۔ آپ اپنے ساتھ برائی کرنا ✤

٥٣ تسخیر فرمانبردار بنانا ۔ سکہ بٹھانا ۔ حکومت کرنا ۔ کوئی بات قایم کرنا ٥٤ بجلی گرنا ۔ برباد ہونا ۔ مطلب یہ کہ برباد ہونے سے

نہایت قلق ہوتا ہے اس سے تو اس چیز کا نہ ہونا ہی اچھا ہے ✤

٥٥ آرزو ۔ امید ۔ خواہش اپنی بھلائی کی ۔ مطلب یہ کہ کوئی دل ایسا نہیں جسکو کسی قسم کی آرزو نہ ہووے کیونکہ علم طبعی کے قاعدہ سے خلا یعنی کسی جگہ میں بالکل کچھ نہ ہونا نا ممکن بات ہے ✤

٥٦ سیپارہ ۔ تیسواں حصہ کلام اللہ کا پھول ۔ مردہ کا تیجہ اور تیجہ کے روز قرآن شریف پڑھکر مردہ کی روح کو بخشا کرتے ہیں ✤

٥٧ کسالا کھینچنا ۔ تکلیفیں اٹھانا ۔ سلمہ اللہ تعالے (اوسکو خدا تعالے سلامت رکھے) مطلب یہ کہ دل عشق کی تکلیفیں اٹھاکر

ہلاک ہوگیا خدا اوسکو بخشے جیسے مردہ کو دعاءِ خیر سے یاد کرتے ہیں ✤

٥٨ پھولنا ۔ غلطی کھانا ۔ منہ دیکھے کی الفت ۔ ظاہری محبت ۔ جھوٹی دوستی ٥٩ مطلب یہ کہ جب پتھر کو رزق ملتا ہے تو آدمی کو تو کیوں نہ ملیگا پس ہر وقت خدا پر بھروسہ رکھنا چاہیے ٦٠ تلوار تلے سر دھرنا ۔ مشکل کام میں پھنسنا ۔ آفت میں پھنسنا

سرکار ہے وہ ہر مرد سے ۔ ہر ایک کام کو ہر ایک شخص نہیں کرسکتا جو کام جس کے لایق ہو وہی کرسکتا ہے ٦١ پھوٹ کر رونا ۔ زار زار رونا ۔ رونے کو ضبط نہ کرسکنا ۔ کرارا ۔ دریا کا اونچا کنارہ ۔ مطلب یہ کہ میرا رونا دریا کے برابر ہے اور محل اوسکا ایک کنارہ معلوم دیتا ہے ٦٢ وحشت کدہ ۔ وحشت کا گھر مراد دنیا سے ۔ محدب کُب کیا گیا ۔ قبہ کی شکل ۔ لتاڑنا ۔ دھمکانا ۔ مطلب یہ کہ جوشِ جنوں کے سبب میں دنیا میں نہیں رہ سکتا اور اوپر کو بھاگنا چاہتا ہوں مگر عرش کے پایہ کھطرح کی چھت مجھے روکتی ہے پس اوسکو دھمکانا چاہیئے ✤

یہاں[۱] جو برگِ گلِ خورشید کا کھڑکا ہو جائے	اوج	ڈھول دستارِ فلک پر لگے تڑکا ہو جائے
زاغ[۲] بھی گر ترے صدقہ میں رہا ہوتا ہے	وزیر	اے شہِ حسن وہ چھٹتے ہی ہما ہوتا ہے
نویدِ[۳] امن ہے بیدادِ دوست جاں کے لئے	غالب	رہی نہ طرزِ ستم کوئی آسماں کے لئے
کھلے[۴] بات کا اُسکے ٹھکانا کہاں جب اک سخن ہیں سحر بیاں	.	کبھی عرشِ بریں پہ چڑھا دے مجھے کبھی فرشِ زمیں پہ گرا دے مجھے
سنکے[۵] میری جاں کنی کو کوہکن	ذوق	جوں صدا اُلٹا پھرے کوہسار سے
توبہ[۶] توبہ کہتی استغفار ہے	"	وقتِ توبہ میری استغفار سے
زلف[۷] کی قینچی سے دل ڈرتا نہیں	"	بھوت بھاگے ہے وگرنہ مار سے
میری[۸] دودِ آہ سے یاں تک ماند ہے سیاہ	"	آفتاب آسمان زنگی کے منہ کا خال ہے
جوشِ[۹] گریہ کا مرے تم کچھ نہ پوچھو ماجرا	"	چادرِ آبِ رواں منہ پر مرے رومال ہے
لیتے[۱۰] ہی دل جو عاشقِ دلسوز کا چلے	"	تم آگ لینے آئے تھے کیا آئے کیا چلے
زخمی[۱۱] ہوں میں اس ناوکِ دزدیدہ نظر سے	"	جانے کا نہیں چور مرے زخمِ جگر سے

[۱] ایسے ڈھول بجے کہ تڑکا ہو جاوے۔ محاورہ ایسا بجے کہ بیہوش ہو جانے پھر ہوش آجاوے اور سورج کے نکلنے کے قریب تڑکا ہوئی جاتا ہے [۲] اکثر صدقہ میں کوّا سر پہ وار کرتے ہیں مطلب یہ کہ تیرے سر پہ وارا ہوا کوّا بھی ہما کا رتبہ رکھتا ہے [۳] جو بیداد دوست زیادہ ظلم کرتا ہے وہ میرے لئے نہایت خوشخبری ہے کیونکہ کوئی ظلم وہ آسمان کے لئے باقی نہ چھوڑیگا جو وہ کرے پس آسمان کیطرف سے مجھے امن حاصل ہو جائیگا +

[۴] بات کا ٹھکانا لگنا۔ کیفیت کھلنا۔ اصل حال معلوم ہونا۔ سحر بیان وہ شخص جسکے کلام میں بڑے زبردست اور لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنیوالی ہو۔ عرشِ بریں پہ چڑھانا۔ بہت بڑھانا۔ نہایت قدر و منزلت کرنا۔ فرشِ زمیں پہ گرا دینا ذلیل کرنا +

[۵] جانکنی دجان اوکھڑنا، مجازاً سخت تکلیف اٹھانا۔ صدا کی طرح پھرنا۔ فوراً واپس آنا۔ مطلب یہ کہ میری مصیبت فرہاد کی تکلیف سے بھی زیادہ ہے اور وہ میرے تکلیف کی خبر سنتی ہی فوراً میری حالت دیکھنے کو آتا ہے +

[۶] توبہ توبہ کہنا۔ پناہ مانگنا مطلب یہ کہ میں ایسا بد اعمال اور گنہگار رہوں کہ خود استغفار یعنی دعائے بخشش ہی میری استغفار سے پناہ مانگتی ہے + [۷] مثل ہے کہ مار کے آگے بھوت ناچے۔ یعنی مار سے ہر ایک چیز خواہ کیسی ہی خوفناک ہو ڈرتی ہے لیکن تعجب ہے کہ دل زلف کی قینچی سے کیوں نہیں ڈرتا [۸] زنگی حبشی جو دنیا میں سب سے زیادہ کالے رنگ ہوتے ہیں اور زنگی کے منہ کا تل تو بہت ہی سیاہ ہوگا پس آہ کے دھوئیں نے سیاہی کے پہنچنے کے سبب سے آسمان کا سورج بھی زنگی کے منہ کے تل جیسا سیاہ ہو رہا ہے [۹] چادرِ آبِ رواں چلتی ہوئی پانی یا دریا کی چادر جو بڑے زور سے نیچے کیطرف گرتی ہے۔ رونے کی کثرت سے میرا رومال بھی میرے آنکھوں کی دریا کی چادر ہے [۱۰] آگ لینے آنا۔ کھڑے کھڑے آتے ہی چلا جانا [۱۱] دزدیدہ نظر چوری چوری دیکھنے والی۔ کن انکھیوں سے دیکھنے والا۔ زخم کا چور۔ کچھ الائش زخم کے اندر باقی رہ جانے اور اوپر سے اچھا ہو جانا اور یہ اندر والی آلائش پھر بہت تکلیف دیتی ہے +

دنبالہ[١] یہ جو سرمہ کے دانہ ہے خال کا | ذوق | گویا کہ دست چشم فسونگر میں ماش ہے
لگتی مرچیں[٢] سی کبابوں کو ہیں کیا کیا سُنکر | ،، | دل بریاں سے مرے سوز محبت کے مزے
خنجر ناز نے کیا چاٹ لگائی دل کو | ،، | چاٹتا ہونٹھ[٣] ہے لے لیکے جراحت کے مزے
ہوئے وہ کب قائل[٤] قیامت جو تیرا قامت دیکھ لینگے | ،، | رہینگے رویت سے بلکہ منکر جو تیری صورت نہ دیکھ لینگے
زال[٥] دنیا ہے عجب طرح کی علامہ دہر | ،، | مرد دیندار کو بھی دہریہ کر دیتی ہے
جو دل قمار خانہ میں بُت[٦] سے لگا چکے | ،، | وہ کعبتین چھوڑ کے کعبہ کو جا چکے
کیا[٧] دیکھتا ہے تیغ نگہ ایسی اک لگا | ،، | قصہ تمام عمر کا اے پُرجفا چکے
ہنکار[٨] رو آج خوب چلو میکدے کو ذوق | ،، | چھوڑو کہیں وظیفہ بہت بڑبڑا چکے
اڑائے[٩] خوب گلچھرے نکل مجنوں نے زنداں سے | ،، | کہ ہر سو گلفشانی ہے شرار سنگ طفلاں سے
فلک کیا[١٠] فتنہ سازی میں ہو ہمسر چشم فتاں سے | ،، | گرا تھا یہ بھی اشک سرمہ آلود اسکی مژگاں سے
اپنوں[١١] سے تنزل اپنے ہیں سب انبوں کے دشمن | ،، | ہر نئے میں بھری آگ نیستاں کے لیے ہے
کس لئے[١٢] ضبط اشک آہ پہنچی فلک پر | ،، | مرا عشق کم خرچ بالا نشیں ہے

[١] دنبالہ (پیچھا) آنکھ کے سرے سے سرمہ کا باہر نکلا ہوا۔ جو تل کی شکل ہے اور جسکو ماش کے دانہ سے تشبیہ دی ہے منتری ماش پڑھ کر پھینکا کرتے ہیں [٢] مرچیں لگنا۔ برا معلوم ہونا۔ ناگوار گزرنا [٣] ہونٹھ چاٹنا کسی لذیذ چیز کا ذائقہ یاد کرنا [٤] قائل ہونا۔ ماننا رویت (دیکھنا) مراد دیدار خدا سے جو قیامت کے دن نیکبختوں کو ہوگا معشوق کے قد کو قیامت کیطرح فتنہ اٹھانیوالا مانا جاتا ہے مطلب یہ کہ جسنے معشوق کا قد اور صورت نہیں دیکھی وہ قیامت اور خدا کی دیدار کا قائل نہ ہوگا [٥] زال بڑھیا مجازاً مکار فریبی علامہ دہر۔ زمانہ میں سب سے زیادہ علم رکھنے والے مجازاً مکار شریر چالاک دہریہ وہ شخص جو زمانہ کو خدا تصور کرے [٦] بت معشوق اور وہ تختہ جسکو آراستہ رکھکر جواری کوڑیاں اور پانسہ پھینکتے ہیں کعبتیں دو چھوٹے چھوٹے پانسے شش پہلو مربع ہاڑی کے کہ جسکے ہر ایک پہلو پر ایک سے چھ تک عدد کھدے ہوئے ہوتے ہیں اور اس سے نرد کھیلتے ہیں یہاں جوا کھیلنا مجازاً عشق میں مبتلا ہونا مراد ہے۔ جا چکے بطور استفہام انکاری یعنی ہرگز نہ جائینگے [٧] قصہ چکنا۔ فیصل ہونا جھگڑے کا مٹنا [٨] ہنکارنا۔ نشہ کی حالت میں شور مچانا شیخی مارنا۔ بڑبڑانا۔ طنزاً آہستہ آہستہ وظیفہ یعنی کلام الٰہی پڑھنے کو کہا ہے [٩] گلچھرے اڑانا عیش و عشرت کرنا گلفشانی ایک دوسرے کے پھول مارنا جو نشان نوک جھوک کا ہے۔ شرار۔ چنگاری آگ کی جو پتھر کو پتھر یا کسی سخت چیز پر مارنے سے نکلتی ہے اور اسکو گلفشانی سے تعبیر کیا ہے اور پاگل یا مجنوں کے پیچھے اکثر لڑکے پتھر مارا ہی کرتے ہیں [١٠] فتاں فتنہ انگیز مطلب یہ کہ معشوق کے سرمہ بھری ہوئی آنکھ میں سے ایک آنسو گر پڑا تھا وہ سکا آسمان بنگیا پس آسمان اوسکا کیا مقابلہ کر سکتا ہے [١١] جسطرح بانسوں کو آپسمیں ٹکرانے سے آگ لگ جایا کرتی ہے اسی طرح اپنوں کو اپنوں سے صدمہ پہنچتا ہے
[١٢] کم خرچ بالا نشین۔ تھوڑا سا خرچ کرکے عمدہ چیز بنا لینے والا

مصرع اول		مصرع ثانی
نعلِ اشکلِ مہ جب ترے توسن کو لگے	ذوق	چار چاند اور فلک پر مہِ روشن کو لگے
پھرتے ہیں لکھے پڑھے سودے میں ملک و جاہ کے	"	طفلِ مکتب رہتے ہیں گنبد میں بسم اللہ کے
دل غش لبِ جاں بخش پہ جاں طرۂ مشکیں پہ ہے	"	عیسائی اپنے دیں پہ ہے موسائی اپنے دیں پہ ہے
کیا تاب دل جلوں سے جو برق لاگ رکھے	"	دوزخ بھی ہو تو اُنکی چلموں پہ آگ رکھے
ہوش میں کعبے کے کیوں شیخ تبخانہ سے تو گمراہ ہے	"	یاں تو کوئی صورت بھی ہے واں اللہ ہی اللہ ہے
ہمارے سینہ میں وہ آہِ آتشیں ہے ذوق	"	جو برق دیکھے تو فی النار و السقر ہو جائے
خاک اڑاتا دشت میں گر تیرا سودائی پھرے	"	پھر بگولا ہے تو کیا آندھی بھی بولائی پھرے
دل بچے کیونکر نگاہِ چشمِ شوخ و شنگ سے	"	اپنا گھر تو سوجھتا ہے سینکڑوں فرسنگ سے
کہا جب دل نے تو کچھ کھا کے سو رہ	ق	بہت الماس کے توڑے نگینے
نہ ٹوٹا جان کا قالب سے رشتہ	"	بہت سی جان توڑی جاں کنی نے
یہ عالم ہے وہ خمخانہ کہ جس میں ورگردوں نے	"	گلِ حکمت کیئے کتنے ہی خم خاکِ فلاطوں سے
زباں کھولیں لگے مجھ پر مدزباں کیا بدشعاری ہے	"	کہ میں نے خاک بھر دی اُنکے منہ میں خاکساری سے

لہ نعل۔ پہلی رات کے چاند کی شکل کا ہوتا ہے۔ توسن۔ گھوڑے کا بچہ جو تند و شوخ و سرکش ہو چار چاند لگنا بہت خوبصورت دکھائی دینا بڑے درجہ پر پہنچنا مطلب یہ کہ معشوق کے گھوڑے کے نعل کو چاند سے تشبیہ دینے کے سبب چاند کو عزت حاصل ہوگئی ہے ۲ سودا۔ سیاہ نام خلط مجملہ چاروں خلطوں کے دوسیاہ بھی طفل مکتب۔ طالب علم مجازاً نا تجربہ کار بسم اللہ کے گنبد میں رہنا۔ امن و امان اور سیاہ کی جگہ میں رہنا ۳ غش ہونا فریفتہ ہونا۔ طرہ۔ زلفوں کے بال عیسائی اپنے دین پہ اور موسائی اپنے دین پہ ہر ایک شخص اپنے ہی بات کو اچھا جانتا ہے یا ہر ایک شخص کی خواہش علیحدہ ہوتی ہے ۴ دل جلے عاشق۔ لاگ رکھنا نسبت رکھنا ان بن رکھنا چلموں پہ آگ رکھنا غلامی کرنا یعنی [illegible] آتش تجلی ہے تو کیا نسبت بلکہ دوزخ سے بھی زیادہ جلانے والی ہے ۵ اللہ ہی اللہ ہے۔ خدا کی ذات کے سوا اور کوئی نہیں ۶ فی النار و السقر [illegible] دوزخ میں پڑنا) بالکل جل جانا ۷ خاک اڑانا۔ بیفائدہ کوشش کرنا۔ بولانا۔ [illegible] [illegible] اور بگولا کو دیکھکر آندھی بھی حیران رہ جائے ۸ فرسنگ۔ فاصلہ ۳ میل مثل ہے کہ اپنا گھر دور سے سوجھتا ہے۔ اپنے نفع نقصان کو ہر ایک شخص سمجھتا ہے مطلب یہ کہ مجھے پہلے ہی معلوم ہوتا ہے کہ میرا دل اوس نگاہ سے نہ بچیگا یا یہ کہ اوس کا گھر یعنی میرا دل ہے وہ تو اپنے ہی گھر میں آویگا ۹ کچھ کھا کے۔ کسی قسم کا زہر کھا کر۔ جان توڑنا۔ بہت کوشش کرنا سخت صدمہ اٹھانا۔ ہیرا کھانے سے آدمی مرجاتا مگر میں ایسا سخت جان ہوں کہ میری جان ہی بدن سے نہ نکلی ۱۰ خم شکستہ شراب کا۔ گل حکمت کرنا مٹی سے کسی برتن اور دھکنے کے کناروں کو بند کرنا منہ خام کرنا مطلب یہ کہ زمانہ کی گردش نے ہزاروں فلاطون جیسے عالی مرتبہ لوگوں کو ہلاک کر دیا ہے ۱۱ زبان کھولنا۔ بیجا کلام گفتگو کرنا۔ بیہودہ بکنا۔ بدزبان۔ زبان کا بھوہڑا۔ گستاخ۔ منہ میں خاک بھرنا چپ کرا دینا۔ احسان سے کسی کو شرمندہ کرنا بولنے نہ دینا + +

لوگوں کو کتاب کی زیادہ خواہش ہوئی اور میرے مدرسہ میں واپس پہنچنے سے پہلے ۵۷ درخواستیں بطلب بہار ادب پہنچ لیں۔ پھر تو کتاب
کو سونے کی چڑیا سمجھ کر مولوی صاحب کے خیالات نے پلٹا کھایا۔ اور چند بد ذات خود غرض خوشامدی ٹٹو شاگردوں نے بھی ہاں میں
ہاں ملائی۔ استادی شاگردی اسلامی اور ہم وطنی کے خیال اور باہمی عہد و پیمان سب کو بالائے طاق رکھ خفیہ طور پر جناب منشی گلاب سنگھ
صاحب کو لکھ دیا کہ رجسٹری صرف میرے نام کی ہونی چاہیے۔ منشی صاحب ممدوح نے حسب تحریر مولوی صاحب رجسٹری صرف انکے نام کی کرا دی جب تمام
کارروائی ہو چکی تب اس راز سربستہ کو کھولا اور کج بحثی سے فرمانے لگے کہ ہم تمکو تہائی حصہ دینگے بشرطیکہ یہ اقرارنامہ لکھ دو کہ میں کبھی علیحدہ طبع
نہ کراؤنگا مجھکو اپنی محنت اور مولوی صاحب کی بد عہدی پر سخت رنج ہوا اور دلمیں خیال آیا کہ تہائی حصہ لیکر کیا میری اوقات بسری ہو جائیگی
چند روز تک آپس میں بحث و تکرار رہی اور اس اثنا میں شرفائی قصبہ ہذا و دیگر معزز اشخاص گرد و نواح نے بھی مولوی صاحب کو ہر چند سمجھایا مگر
انکے خیال میں کچھہ نہ آیا کتابیں کل انکی سپرد ہو چکیں۔ ڈاکخانہ خود انکے متعلق۔ مجبور۔ بیٹھے اپنا روپیہ جو بابت انطباع کتاب مولوی صاحب
کے پاس جمع کیا تھا اور کچھہ روپیہ منشی گلاب سنگھ صاحب کو دے آیا تھا رسید دیکر واپس لے لیا اور علیحدہ مطبع افتخار دہلی میں طبع کرانیکا بندوبست
کیا یہ خبر پاکر مولوی صاحب پنجے جھاڑ کر میرے پیچھے پڑ گئے اور اسوقت ظاہر کیا کہ رجسٹری صرف میرے نام کی ہو چکی ہے۔ چند روز تک گوتش
بازی ہوتی رہی اور عدالتوں تک نوبت پہنچنے کے قریب تھی اگرچہ مجھکو یقین کہ سانچ کو آنچ نہیں مگر دوستوں خیرخواہوں اور بزرگوں
نے سمجھایا کہ تم ناتجربہ کار۔ عدالتوں کے حالات سے ناواقف۔ بہتر کہ مقدمہ بازی کا نام کبھی خواب میں بھی نہ لینا۔ اگر فتح بھی ہوگی
تو جائداد متنازعہ فیہ خرچہ عدالت کی نذر ہوتی ہے۔ ذلت اور رسوائی اسکے سوا مثل مشہور ہے جو جیتا وہ ہارا جو ہارا سو مرا۔ کتاب کے موہوم
نفع کی دھن میں راس المال بھی نہ کھو دو۔ وہی مثل نہ ہو "دمڑی کی بڑھیا ٹکا سر منڈائی کا" علاوہ ازیں لوگ کیا کہینگے کہ استاد شاگرد
افسر ماتحت خود لوگوں کو مہذب بنانیوالے عدالتوں میں پیشیاں بھگت رہے ہیں۔ کیا تمہاری قسمت اسی کتاب پر منحصر ہے مثل مشہور
ہے "کرتے کی بدیا" تم اس سے بھی بہتر کوئی اور بنالو۔ عدالتوں میں جاکر ایمان کا صحیح سلامت رہنا محال ہے میں نے اپنی خیرخواہوں و مخدوموں
کے فرمان کو بسر و چشم منظور کیا اور خود نقصان اٹھا کر حسب رضائی مولوی صاحب فیصلہ کر لیا مگر افسوس کہ اب بھی آپکے دل سے تنفر کینہ رفع نہ ہوا
مسلمانان در گور و مسلمانی در کتاب۔ پھر بھی آپکو یہی خیال رہا کہ کسیطرح یہ کتابیں عبداللہ کی فروخت نہ ہو سکیں چنانچہ رسالہ خطوط نویسی
و زباندانی فارسی کی اخیر میں پبلک کو کیا دھوکہ دیا ہے کہ عبداللہ کی تمام کتابیں فروخت ہو چکی ہونگی اب یہ کتاب بھی مجھ سے ہی ملسکتی ہیں
تاکہ کوئی شخص عبداللہ سے کتابیں طلب کرے مگر کیا آپکی تحریر کا کچھہ اثر ہوا ہوگا۔ ہرگز نہیں۔ وہی مثل ہے "راہرو چلے جائینگے اور کتے
بھونکا کرینگے" ایک مستقل بھی مولوی صاحب کو اتنا ناز ہے کہ شاید بلبل شیراز و طوطی ہند کو بھی اپنی تصنیفات پر اتنا ناز نہ ہوگا۔ سبحان اللہ
آپ لکھتے ہیں (ع) عیب پوشی سے کوئی پوشاک زیباتر نہیں مگر "خود را فضیحت و دیگراں را نصیحت" مولوی صاحب کو اب تو میرا شکر گذار
ہونا چاہیے کہ میرے طفیل سے آپکو کئی رقعوں کا مضمون سوجھا سو ماتم دریا دلاں شادی تنگ ظرفوں کی۔ ہے "گریہ مینا ہے باعث خندہ ہائی جام" کا
اب چھ ماہ کی عرقریزی سے یہ رسالہ تیار کرکے ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے امید کہ محنت کی داد دینگے اور عیب پوشی سے ممتاز فرما کر ممنون فرمائینگے اس
رسالہ کے دو حصے بنائے گئے ہیں حصہ اول میں اول نثر کے ۴۴ نسخے جو مضمون و خوبی عبارت کے لحاظ سے لاثانی ہیں اور پھر ۵۰۵ فقرات با محاورہ ضرب الامثال
و کہاوتیں مع شرح جو تقریباً ۹ کتب مستند اردو کا لب لباب ہے اور اسکے بعد ۷۰۰ الفاظ با محاورہ مشکل مع معانی درج کئے گئے ہیں قیمت ۵؍ محصول ڈاک
حصہ دوم میں ۱۳۵۰ اشعار با محاورہ جو چیدہ مستند استادوں کے دیوانوں اور حال کے نامی گرامی شعرا کے نیچرل اور قومی نظم سے منتخب کئے گئے ہیں
مع شرح و حل معانی و بیان نکات ضروری لکھے گئے ہیں قیمت ۸؍ محصول ڈاک۔ یہ دونو حصے ایک جلد میں بھی شامل رکھے گئے ہیں
جسکی قیمت ۱۱؍ محصول ۱؍ ہے۔ حق کاپی رائٹ محفوظ ہے یہ رسالہ اور کتب مفصلہ ذیل میرے پاس سے ملسکتی ہیں دو روپیہ کے خریدار کو صرف محصول
ڈاک معاف زیادہ کے خریدار کو ۱۰ فیصدی کمیشن مگر محصول ذمہ خریدار۔ زیادہ کتابوں کے خریداروں کے ساتھ زیادہ رعایت کیجائیگی۔ جو دریافت کرنیسے معلوم ہوسکتی ہے

فہرست کتب موجودہ

کتاب	قیمت
بہار ادب طبع ثانی	۸ر
مراۃ الجبر جسمیں امتحان داخلہ کلکتہ یونیورسٹی کے سو سال کے سوالات مع حل درج ہیں	۶ر
مشق نستعلیق حصہ اول	۱ر
مشق نستعلیق حصہ سوم جسمیں ۲۳۰ الفاظ مشکل مشکل درج ہیں برائے جماعات اپر پرائمری و مڈل	۲ر
ہدایت الحساب جسمیں ۵۰۰ چیدہ سوالات نہایت عمدہ برائے جماعت چہارم درج ہیں	۲ر
فرہنگ گلستان دو باب حکایت وار نہایت مفصل و مشرح درج ہیں برائے جماعت پنجم	۱ر
اردو کی دوسری کا فارسی میں ترجمہ مع فرہنگ ضرب الامثال فارسی بمقابلہ اردو مؤلفہ مولوی عبدالدین صاحب	۲ر
ماہر حساب	۶ر
سوالات حساب بے نظیر جسمیں پورا اکٹھا کر سوالات چیدہ چیدہ درج ہیں برائے جماعات مڈل انگلش	۵ر
مصباح التاریخ	۴ر
نو جہاں ساز دو مؤلفہ مولوی محمد بلاق صاحب	۸ر
مذ سولی مساحت مع حل مؤلفہ مولوی خیر الدین صاحب ہیڈ ماسٹر ٹی سکول لدھیانہ	۶ر
گلدستہ مساحت جو جماعات مڈل کو نہایت مفید ہے	۴ر
حل گلدستہ مساحت	۳ر
گنجینۃ المساحت مؤلفہ منشی کرم چند صاحب	۱۲ر
کلید ریاضی	۸ر
کریم اللغات	۶ر
تاریخ بے نظیر مؤلفہ جمعیت سنگھ تو ترسیم	۴ر
جغرافیہ بے نظیر مؤلفہ ؎	۴ر
خلاصہ جغرافیہ طبعی مؤلفہ ؎	۰۱ر
حل رسالہ حساب دوم سرکاری	۴ر
حل رسالہ حساب حصہ سوم سرکاری	۰۴ر
حل مساحت سایم صاحب	۰۲ر
حل مساحت ٹوڈ ہنٹر صاحب	۰۵ر

کتاب	قیمت
سوالاً جواباً خلاصہ مبادی العلوم	۲ر
خلاصہ علم طبعی حصہ اول مدخلہ جماعت دوم مڈل	۰۴ر
ایضاً حصہ دوم مدخلہ جماعت سوم مڈل	۰۱ر
خلاصہ جامع القواعد مع سوالات امتحانات مڈل ۲۰ سالہ	۴ر
خلاصہ قواعد اردو مع سوالات امتحانات مڈل ۲۰ سالہ	۱ر
خطوط نویسی کی پہلی کتاب برائے جماعت دوم	۱ر
خطوط نویسی کی دوسری کتاب برائے جماعت پنجم	۱ر
رسالہ خطوط نویسی برائے مڈل	۴ر
حل ترکیب گلستان باب اول مع ترجمہ بامحاورہ	۳ر
؎ باب دوم ؎	۰۵
؎ باب سوم سے آخر تک ؎	۱۱ر
حل ترکیب بوستان باب اول مع ترجمہ بامحاورہ طبع دوم	۰۵
؎ باب دوم و سوم ؎	۵ر
ترجمہ تزک جہانگیری	۲ر
ترجمہ گلدستہ دانش	۴ر
ترجمہ گلستان دو باب	۲ر
ترجمہ فارسی کی پہلی	۱ر
ترجمہ فارسی کی دوسری	۱ر
اردو کی پہلی کتاب کا فارسی میں ترجمہ	۱ر
اردو کی دوسری کتاب کا فارسی میں ترجمہ	۱ر
اردو کی پہلی کتاب کی فرہنگ	۱ر
؎ دوسری کی	۱ر
؎ تیسری کی	۱ر
؎ چوتھی کی	۱ر
شمس الترکیب اردو	۳ر
ہندسہ بہار ۵	۔ر
جغرافیہ ہندوستان مؤلفہ منشی گلاب سنگھ صاحب	۰۱ر
جغرافیہ پنجاب مؤلفہ ؎	۱ر
جغرافیہ ایشیا مؤلفہ اکبر حسین	۳ر
مختصر جغرافیہ ہندوستان مؤلفہ ؎	۲ر
جغرافیہ پنجاب مؤلفہ ؎	۱ر
مختصر جغرافیہ پنجاب مؤلفہ ؎	۱ر

کتاب	قیمت
قصص ہند کے پہلے حصہ کی فرہنگ	۱ر
ایضاً دوسرے حصہ کی فرہنگ	۲ر
رہنمائے مشاہدہ حصہ اول یعنی اردو کی تیسری کتاب کے جملہ مضامین بطور سوال و جواب	۰۳ر
ایضاً حصہ دوم یعنی اردو کی چوتھی کتاب کے جملہ مضامین بطور سوال و جواب	۰۴ر
رہنمائے اشیاء حصہ اول یعنی اردو کی تیسری کے جملہ مضامین علم اشیاء کے سبقوں کے طور پر	۱ر
رہنمائے اشیاء حصہ دوم یعنی اردو کی چوتھی کتاب کے جملہ مضامین علم اشیاء کے سبقوں کے طور پر	۱ر
خلاصہ الف لیلیٰ مع فرہنگ	۱ر
تحفۃ الحساب جماعت اول کے لیے	۱ر
رہنمائے حساب برائے جماعت سوم	۳ر
ارمغان حساب برائے جماعت پنجم	۰۲ر
تکمیل الحساب حصہ اول برائے جماعت ششم	۳ر
؎ حصہ دوم برائے چہارم و پنجم	۶ر
گلشن حساب برائے جماعت پنجم جس میں تقریباً ایک ہزار سوالات درج ہیں	۳ر
ضمیمہ ارتھمیٹک	۳ر
گوہر آبدار جسمیں قواعد حساب کے ثبوت درج ہیں	۲ر
ترجمہ تدریب الطلاب	۲ر
مراۃ العالم	۱ر
مراۃ الکرہ	۱ر
گلدستہ جبر و مقابلہ	۳ر
براہین مسلم فی اثبات دوران العالم	۱ر
مفید اللغات	۳ر
میزان الصرف	۱ر
خلاصہ حفظ صحت مع سوالات ناتمام	۲ر
تاریخ وفات جناب محمود صاحب جالندھری نقشبندیہ معہ اردو فارسی نہایت عمدہ نظم میں	۱ر
جغرافیہ پنجاب مؤلفہ کرم بخش	۱ر
جغرافیہ ہند مؤلفہ ؎	۲ر
مختصر جغرافیہ ایشیا	۱ر